

کھنڈا ہنسے دم رور ہے
قضا علی جو شر اس کا مل کی

بھرا اگلونہ رگنہ چوین بور ہے
جہ میں شمع محبت کے بور ہے
مکمل ہے اریا تر سوج و سج ہے
تہا منے مع یہ شوق تری سطا کا ہے
دوڑ جلد سی تھر کتا ی کار کا ہے
بوج و ہر اعالیٰ روم و کیکر ہے

شک کو تھار صوف اتر اشر

کیا بھرتی ہے پار کی قھنکر ہے

پڑ پڑ کسی بوجھا کتا میری ہے
چیتہ تیز تھتا ہر جھاسر ہے

حسرت تھا مرقع عالم کا + کون سے اور حلاوتی نہ تھے
 شراب رکھا ہر شے کا + تیریں اس کا مالک نہ تھے
 قدم دقت میں گر گئے والا جو + حشر کی کشتی طوفانی نہ تھے
 وحشت میں اپنے کناں جگر جان + قیصر کو ہوا تھا لیس تو دلہنی نہ تھے
 اس قدر کہ اس کی کیا تھ + چاہا کہ مرنے سے پہلے نہ تھے
 قبر لے کر لو گھر سے نکلتے + عرصہ یہاں سے نہ تھے
 ویاختاں کی مگر گناہ کا + بدست ہر مرد و عورت نہ تھے

جس نے ہر شے کو گھر سے نکالتا تھا
 وہ نگاہ باری میں نہ تھا

تلاش قبر میں لو گھر سے نکلتے + کھر سے نکلتے جا
 اوکھالے نرم سے ہم کی جو جھل + قدم قدم پہ وہ رو جھل جھل

کہ اور اس کو مار لیتا تھا مگر گاہ کہ نہ اور لڑا یہاں نہ خوشی نہ غم آتا
 تھا کرتے ہر شے جالی ہم طلاق و شرک و ہمارے ہر کس کو نہ گستاخانہ آتا ہے
 سارا کو وہ لوگ گشت و عبادت کو مصلحت لعل کی باتوں کا بیانہ آتا ہے
 تنہا کی قریب لیا تو کیا ہو گا کہ کہیں گشت و عبادت سے ہر کس کو دلہ آتا ہے
 کیا خوشی و خوشی و خوشی کو
 سارا کو دل کی گشت و عبادت

یا رہے محض ملاقات ہو کہ سب سے معنی ہے میرا تو سب طالع و سر رہا ہو کہ معنی
 خوشی و خوشی کے رہا ہو کہ پاپا ہو کہ خانہ و میرا تو سب طالع و سر رہا ہو کہ معنی
 حشر کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے کہ خوشی و خوشی کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے
 حشر کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے کہ خوشی و خوشی کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے
 حشر کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے کہ خوشی و خوشی کے دل ہر کس کو دلہ آتا ہے

یاری ملے لیا دلے تو جی برلاک

شہر تاور کی سو گاہی کے ہر رنگ جو مقدر ہے مگر حلقہ کے
صورت جو شمع یاری کی پیر غلام کے ہر جوتہ فی ہر مگر حلقہ کے
لما او کیا نے سے خود ہو گل حادہ ہر نالہ و حبیب و ہر حلقہ کے
و کیا تجھ تو ہمہ کلا حادہ و شمع ہر چھایا ہر مگر حلقہ کے
کلا حادہ و شمع کا کار یار نے ہر اسو مگر حلقہ کے نہ ٹہرے و حلقہ کے
ہر بار ہر مگر حلقہ کے آخر و کٹی ہر کلا حادہ ہر مگر حلقہ کے
ہر یونہی مگر حلقہ کے حادہ و شمع ہر یونہی مگر حلقہ کے
مرہم ہر مگر حلقہ کے حادہ و شمع ہر مگر حلقہ کے
کچھ لے او مگر حلقہ کے حادہ و شمع ہر مگر حلقہ کے
ہر مگر حلقہ کے حادہ و شمع ہر مگر حلقہ کے

دولت کی جو سوسلہ محکومت درگاہ اگر خانہ عالم تر دولہا
مردم رحمت کو کوکھ سیاہ کا ہر کوئی کا تہیاریا
تو جان کا تہا جو دولہا ایک ماہر ہو تو دولہا
محشر نہ آئیں تلاطم نہ دیکھا گندہ جی او شوقی زفا
مشاقی سہا کی جی او شوقی تاکا ہر تہا سوسلہ حار
مرا دلہا اندر دیکھا ہنس پیر جانی انیس مر سکار
سے اوکھلے نہ پیکر سے بچا ناہر مردود در شہار
جی یا رجو دولہا ستر پیکر سہا کیا کہ جو ہر جہا
انیس گندہ ستر سار کی جہت کو ہر اس کا عالم نمودار
قسم کے گندہ ستر شوقی کو ہر جہا او جہا نہ ہو اس تہا سوار
شہ قضا او کو ستر سار پیر ہر گندہ تہا تہا جو بردار

نیز کتب معلک باطن کھجیا کی اتوا قاتل کا شہر آدرن گئے
 کہ در طرک دم نکلتا تھا خواہ خط سوا ہے بڑے ترتر مر گئے جو آدرن گئے
 رنگت بہر پائتا ہوا خود رفتہ ہلا ہوا کی مانی سے تر آدرن گئے
 نصرت کت درسا بہرے اوٹہ گیا ہے خجست کی تعبیر آدرن گئے
 حق کہا قاتل کے سیر بہر فوج کمرہ کٹ کے جگہ دم بکیر آدرن گئے
 اس حال میں کتسے رنگ کا دوتا ہوا گساٹا اوٹے اوٹے سر آدرن گئے

و لہ

بہر محرم میں آدرن گئے کا یہ عجیب ہر ممکن ترس
 تمام غم نہ ٹھہر سکائی سے لڑی لڑی لڑی لڑی
 میں مالوہ محرم السلام کہ ہر دم روح خیرت سے ہر ادھی چار سو میں
 یہ وہی ہے جو کہ لوہے کی و محسوس ہے ہمارے روح بلکہ کل میں

جولہ اس کا لگاوا کی سرت سر گیا + جلد سے لڑی نہ شکر و مہ
رود مال کی ان لوہی ڈوڑر چادر + ماتہ لکھا جو مرا کہ دن و مہ
انک سے اترو لوف تر نطاس کو پڑ گڑیر حاکمی کو نہیں خود قدر و مہ
ر گیا سر عطا لکھ کا بروی ماتہ + باتیں و کرسیم اول لکھا لکھ
گد و لکھ سر غم پیر طے ہیں + ٹانگی و میر و لکھ شفق و مہ
کرسیم ایسا کہ قیوم سے سچا کر کہ مہ جو کس سے نہ لکھا سحر و مہ
لکھ عیال و لکھ سر سکا و مہ رگد نیا لکھ اول و مہ
حشر کو سر شکر لکھ گد پیر گیا + خمر ہر اتو رتے کرسیم و مہ
رکھ ماتہ لکھ لکھ مہ + اول لکھ و مہ و مہ
ویر کرسیم ہو مہ لکھ لکھ + خمر کو امیر لکھ لکھ و مہ
مر لکھ و مہ نہ چو لکھ لکھ و مہ لکھ لکھ و مہ

اشتر تہ بندہ سر کو سے صلاو کے

کسے پوچھ گیا گلی کا خون مجھ نامہ کے ہے دیکھ تو تیسرے ٹٹوں ہاتھ سے صیاد کے
کسا حلق لمجھائی کسے فریاد کے ہے دیکھ اعلیٰ علم و سرور حقیقی صلاو کے
میر ٹکڑ کے لبی کدھر لوسی کا تھا ہے اسٹ کا سر کو پر نہیں سے فریاد کے
گل کھلا جو قریب کسے کشتوں ہو ہے نہ کر کے موجد ہو گھرا رہے بنیاد کے
جگہ ٹھہر محنت صلاو کو لو و ہناتی لگا ہے گر پڑے بحر میں باو پر خداو کے
صویر میں ہی تر جو کھل ہر تصویر گھنہ کیا مرقعہ بر پڑی گلشن ایام کے
سرفرو ہونا ہر آواش شاو حاصی ہے بیٹھ کر گردن کھکا کر سامنے خلاو کے
گرگیر باد کب دم نکلا رہے کو ہے کیا میل غبارت مولا ہر اس صلاو کے
یاری ٹکڑ مٹا دو و صلی شکر کے جو ہے لالت یہ عالم را بدلی مبارکادی
خنخن مایہ و کھتر گر ٹھنکشی آیا ہے خود کلام توڑنی تو شر او گئی صیاد کے

نور کی ٹکر سے حاضر ہو دلت پر پہنچا ممت پر اور کسو خیر کب ہو گی
 مار کی حق سیر شوق کروں رو کا پہ پہ پہ جسم لگ لگ کر کھو گیا
 گلہ خے کر جو ضانت تر جو شرم کی پہ رو بہا ر تر ای حب گ کب ہو گی
 صبح از نیند کی ستمی مورچے سے ۛ اور پوٹ م سر پوٹ ہی اوہر کی
 حالت ترخ سر کی پسر کا عالم ۛ جان و نیر کوہ شکل مفک کب ہو گی
 ہجر سے سر پہ لکھتے ہو کہ دم دیکر
 افسانہ محکوتہ تراش کر لکھی

کہ نہ ہوتا کہ نہیں تر تراشا کے ۛ کاف و فہم کا کر سقدے ایجا کی
 دفعہ پڑھ کر انہ کو نے استاد کی ۛ ہو جو جم قلب کے محو خد کی ۛ کے
 عمر ہر حاضر محو یکیر و نا شا کے ۛ گور میں کے مدد و با اسر اسد کے
 بچلا ہر گھر چو پک ہو کا جو شوق پہ خوب کے آرا لکھی کے ۛ کے

بہو لکھے نہ کہ ہر خبر لے اوسنے ۛ اس قدر بھرتے کہ سکر غافل ہو جائے
نورم جلد بھلا دھجے فرصت پاوے ۛ یاخی یاخی کہیں آنسو کے طلعے ملے ہو جائے
دکھائے جو تر تار کے جھرت سیر سی ۛ چاہے صبح سر ابلے گاہ یہ تل ہو جائے
تنے عم کہیں جو تو سر ٹاکی بولے لہو ۛ آبرو انسر سیا نامہ شکل ہو جائے
جلد پر جا کہیں تر تنے سر گھول ۛ برہ ہو نہیں جے جو مہیشیاں نہ قاتر ہو جائے
آرزو سر بڑھی جا جا رہا صدمہ ۛ جانے ہو جا اگر طلع نہ مار ہو جائے
خون کی غنیمتیں گئے نہ تر نہ دیت ۛ جھوڑا جسے جسے دیہل ہو جائے
جاوے رکھنے ڈائیں سر تربت ۛ بڑھ رو شربان ۛ سر گور کی سر ہو جائے
ذکر سن ۛ باخو خاطر شکی کا تیر کا ۛ صدمہ ملے جو ہو تو نہ بھلا ہو جائے
کیا پھر تر نہ جے اللہ واکر نہری ۛ قند طر کا کہ کہیں تو بسمل ہو جائے
خوش تر و شمر نہ پنا ۛ جو ملے پھر ۛ میرے گنگ ۛ نہ پھر ۛ اصل ہو جائے

گدا کو اسکو بہ شوکر نشان نہ رہی مگر محمد خاں سن مانند نقشب پانچا

کھنڈ شوکر کھنڈ ہر کوں محلو
فتر حوالہ کل پھر کھنڈ پانچا

دو ہفتہ کون کھنڈ کے پانچا اوکا کھنڈ اوکے جفا کے

اولا لاتی بر بورے کے پانچا چور کھنڈ پانچا کے

جھمکے شہنشاہ کھنڈ پانچا کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کے

مٹا دلا جوتے کا سر قح پانچا کھنڈ کھنڈ کھنڈ کے

نارت رنے کی جوتے آئی پانچا تر تصور پانچا کے

تصور پانچا جو آیا پانچا کھنڈ پانچا کھنڈ کے

خدا معلوم عشق و عاشق پانچا کھنڈ کھنڈ کھنڈ کے

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کے

نرالد رنگے ان نازنیوں کی سیاست کا
 خا کو باغے لالہ کی پسواہیں تھرت
 شہید ناز سمن میں غرق ہو خونیں ہوئے
 فرشتے دینگے مجھ کو غسل میت ایک نوز
 گلونکو کر کی خدمت پہ صدمہ باغیا نونکو
 کوئی اودھائی پٹا سرور کوئی صنوبر
 کلونکو زکلف دیکھو الہی خواخارونکو
 پڑی اوس اس خزان پر حکم ہو کلن میں
 سہی لاریب اپنی وقت کے اوس ہی مرد
 خدا بچے زبان دہی سہی تہا کوثری

مرا احمد دتا ہے نہواں لیلی کا
 شرف کفنا و غنونا کو مری تر کج جاوے

خدا ہے حوہ بادین شامی
 جہاں سر تو شاید کھیتا ملی
 تمام کمال دلا دل را می
 خدا خوفنا کر کی محو کیا سر ملی
 چھ ہر نرم اوس نے نیاز کی
 بہت ہے جو طہیر کو جا ملی
 سلام قہر کو سر بہت کھتا
 جو تھر کے صحرے سر صا ملی
 ہر جسم سے سر ہر امر سر
 کہیت یہ بھڑچہڑ محو دست ملی
 زیر سر لو مریان نہ لڑنا
 تلاش کر کے کھلانا قہر عا ملی

لہا کی سر نہ لکھا جس طرح ہی کہیں
 تو وہ اوپی ہوئی جہاں ہواں کہیں
 نیاون گزرتی گزرتی میں کہیں صبا
 سہا کی پر محبتی لادی جو اشیان کہیں
 اور ادوں جسکی صبا دے میں بدل کو
 نواب سوگا جو یونو لکھا پیران کہیں
 رہی کا مانع اوں مجھ نا تو انکی صیت کا
 سب کر سینگے وہ اکشت استخوان کہیں
 کہی تو زور سہ نازی سنی تو و جد کری
 شکار ہوگی عدل لینگے غنیمت گل
 ستار ہی سن بکیرن اکی تربت میں
 بہار ای ہی صبا و دیا عیان کہیں
 سب طبع کی قیامت میں بہان کہیں
 حداثی سجایا وارث اس مکان کہیں
 یہ او سکونام سے اعلان کے تفرت
 سلم گانہ لیا عطر عطر دان کہیں

جو سکو چاہی تہا حق دوستی وہ کیا
 نرف مٹی مٹی اک اپنی مہر لکھی

بہار رفتہ لای ہی کٹھا گنہ گور ہی
 تہا رفتہ لای ہی تو میری مجھ میں لو لکھا رفتہ
 تراز انو جہاں یا سہ کی برکتہ مری سر
 ہم اغوش کو تر سیا با خدا بھی مہترست
 بہت دشواری و البتہ زلف مغرے
 شب قدری دل بہار طہی ہی مہترست
 خبر و کی حسیک اپنی دل جان نام نہی
 تو ہی دیدار کا مارا تر تہا ہو نہیں دن بہر

غربت پہ کیر نازل رحمت کو خود کیا رو نیلگی ملے ملک اس بحر سے دھماکا
 جو چاہی تھی الفت شیریں وہ ادا کیا جہان اپنی دیوی جسم فرما دی تھا
 دل رلف میں سر پہ ابرو کمان لکھنا کا بسج تو بہی کہ سمنی کتنی بڑی خفا
 اندھ ہی نکالی طوفان غم سے دل کو افسوس ڈوبتی ہی کشتی کس لڑنے کا
 معشوقہ خبر جو میری دل کی طرح ہے اک مہم اور ہی سو ہی خوش رنگی جانا
 طاعت تری سمجھی کرتی ہیں ادا عادت پر ہی سو ہی تسلیم اور رضا
 میری ہو سے تیرے طر حنا نہو گا تم سو رنگ کے تو دیکھو بواقی ہی خفا
 دنیا کو جوڑ بیٹا شاہنہ کو تاج بخشے باہر بانے سے سمت تری گواہ کا
 برہم ہی عاشقوں سے مانہا ہو با جلد کی طلب ہے تیرے میری لڑا
 جو کل صحن میں مہکا مرچا او لکھو دیکھا جب روح تن میں ای عبرت ہو قفا
 ہیں دونوں جن نام صحرائیں بیلہ خلقت میں تہی جدای مٹی تہی ادا

غنیمتیں سر سبز ہیں لیکن تر ہو سکی
 ادا زاری بھی دل سے پیاسا کسے

تجہی قسمی جو رکھی قصاص تو با ستے
حمال نزع میں ای بی نیاز و کھلا دے
سرزد سوہن معنیخ فروشی آریا ہوگا
ہمیشہ ناز وہ بوفے کر کی کہتے ہیں
بھوی ہی روح کو نادرہ شتائی تلاش
خزان کی قیادت کا قہر ڈالیا ہے
سوال و اصل کا ہا پر جواب صاف ملا
کمی کر لیا خاندان کا بنو نہ :
خدا ہی ہی کہ جو دریا سہا کی کوزہ
خدا کی سامنی زرقوں سے ہوگا پیر جاہ
غضب کے توجہ ہی عسرت اکیلی نہیں
تماری سن جو پر تنش کرونگا کہہ میں
غل کیا جی ہوس غنہ ز رفت نے
کچھ آبرو نہ ہی او کے اوپر و ہے

سرف کو دھونڈہ جیو گاہ عالمی

سہا ہی جمع محشر میں سبھی ہے

برید

جیری نہ روک اسی لفظ سے گلو ستا
مری ہی دلی نہ ریحی ای آرزو ہے
رہی گی اوسمین عماری ہو کی بونیا
کونین میں گر کی بھی رہتی ہی آبرو ہے
مری یہ بھی ہی تمنا ہی جستجو ہے
خزان کا نام نہیں ہی کتا جو با ستے
ستم سہو تہی عای گشتگو با ستے
کلیہ چلتی ہی رہی سیکار فو با ستے
دنا سادل ہی سبت سے ہی آرزو ہے
را سہا جو شید و غنی ہے ہو با ستے
سوار کی غنی رکتا مقام سم با ستے
جگہ نہ رکھو نگا سجد و سج ہارنو ہے
کچھ آبرو نہ ہی او کے اوپر و ہے

غافل نہ سمجھیں نہ مجھ اپنی جان تو
 اس دنی کے عہد سے مرنا قبول ہے
 بیدم پڑا ہوا سون ہو گئی مولو کے
 ستر او بار غائبی والوں کا سو گیا
 ایسا ترس جو غریب متناہی پر مری
 دل لیکر جانے بولے بولے کبی کبی مری
 سینچا سی تری دم کیلے اپنی خون
 دیکھیں گے ایک سکون وہ اکبر اور ہاکی
 پوچھنا نہ اونکو اس کے رحیمی حشری
 اک ماتہ زمین پہ جو خوشی یار کے
 کب داغ دلوں پر کو لیا چراغ طور
 نسیم جو درد کا شکار کیا کئی شرف
 تقدیر لای بی اثری ہر دوا کی ساتھ

جرناسی تجھ کو دور نہ اپنی قصا سمجھ
 کتنی بڑی خوشخبری دی ہے حسن

نکل بڑی سن انگر دُرباری اندر سے
 حبیبک جابای لبر سو تہای جو بچانہ
 نشیبی چالی پر کرتی ہیں جو صحتی قابل
 جگا دیتی ہی کشتونکو تری زفاد مستانہ
 نیا سودای مار بار محبت میں جو بکھائی
 تو اوس سودای کو داغ جگر تہای سہانہ
 ہنس مٹتی ہی قدر زلفت کچھ نہیں کھائی
 رہا حشر نہ کلزار سی بہتر یہ دروانہ

مشرف ای شرف ہم موکی مولکی زبانی
 خدا کی سہی مدد ہوگی اگر کھت ہی

ہم سببہ یار ہی تصویریت اپنے
 ہوگی ہی یار ہی تسخیریت اپنے
 زانو نیز اوسنی رکھائی او منصب
 حاص خلوت خانہ ہی جاگر نیت اپنے
 کہل گئے قلعی تو قدر اوسکی نے نیر کی
 خاکین سب گئی اگر کشت اپنے
 طوطی و بیل شاکی کیوں نہای صید
 کاش دل کرتی مرا کچھ نیت اپنے
 جاکے اوس خود بین کا وقت خود تہای بونا
 بولتی ہوئے اگر تصویریت اپنے
 دیکھی محکومہ جب تک ہیں اوسکی اون سن
 وای میں حیران خون نقدیریت اپنے
 جہان نکتی جاتا ہوں سودای حبیبک زبانی
 غل چپانی لگتی جہ زنجیریت اپنے
 کوئی ایسی کرون تدبیریت اپنے
 زنی چہہ کیٹل دہر کسد دی محکومہ شکل

اکون کلد کئی کامراتیغ باریست
 سونہا ہی واقعہ بہ قضا و قدر کی ساتہ
 ایدل سار طالع خفستہ جو جو نکستی
 سونے لپٹ لپٹ کی ہم اوس سہ کبریا
 جاہ چشم و دس باریکا دیکھنا
 ادتری ہی الکی باغین کس کو فوری تا
 ایدل نٹک نٹک چلی گئی وہ ادوری
 رہا ہی اتو طرہ گیسو کر کے ساتہ
 برہم وہ سو کی حجبہ یہ چو کی کتہ
 کیا نکستی لکای ہی دیوار و در کی

لبتی دسویں غم حیرانے ای ارف

اوس بری تک جانین مگر کیا فائدہ
 مفت میں کہلین جوانی جا نہر کیا فائدہ
 جاکے گھر سے رشتہ نامہ میر پتر تاشن
 ایسے ظالم کی ملکائی سے خبر کیا فائدہ
 سو منن ای صیاد وہ بدل حسن کا جو
 سرورش کو فوجی سے میرانی
 کیوں ملی تھی حجبہ ملی جواب ملی سن
 کیا خد اب سے گیا نہا بستہ کیا
 حشر دیکھ اسکا سایہ مجھ تک اسکا سن
 گور بر باد د لکائی سے شجر
 باب زندان ہی فضل علی کوئی سن سن
 قید یو نگر ڈری ہم جو سر
 نہ غمیں کہالی ہی جوئی نو شاد و یاد کی
 دیکھی کرتا ہی اسکا اثر
 دہلی رونق سو جاہین جلوہ گرام جو ہو
 اصح جدار ہی ایسے تمس جو
 کیا بیٹھا تھو کیا اند کو دوگی جواب
 باندنی سے صحن ناضی پر کر

کولہ ایجان جان بینی کما ہی تیری عین کا
تشہد کو اذان کو سجدہ کو نیت کو رکعت کو

شروع جو عالم ارواح سے ہی مانی

اجل کو ساتھ کر دیتی ہیں او کی فطرت کو

آنس افروز در ضبط نوری جانہ دیکھ

عاشق معشوق کو دیدار و خلوت حکیم

بزم دنیا جو غافل کو رکھا کاشانہ دیکھ

نہ سوچائیں بہن اے زرخشاں تری

بہل سے قابض جو دراز ہے تیری

شام رات سو ہمراہ تیرے

راہ کٹر کر مر صواب سے پیدا باگ جا

بقولاری دلی کہا خون تو کہا سرخ

تو جگہ تو ابھی خود عدم جسے نہک اور نول

اکٹے دنیا سو پیدا خاک اور انیلی نے

صدمہ رحمت کا اہل ہر جو کج و شقی

نعل سر جوئے سر پہ نعلین با تو سے

شمع کی سربالی و جان ساز سرودانہ دیکھ

کریا و بندہ ناچر کا بارانہ دیکھ

حبیب رہا ہی سیت حل و فصل و خانہ دیکھ

انکس کمال جابجہ او سکی برکتناہ دیکھ

کیا ہم سر کی سر کا محبت مرادانہ دیکھ

تو ہی پروانہ نہیں چلی محفل جانانہ دیکھ

دل اول و حاکم تیرا تو یہ ویرانہ دیکھ

اضطراب بلبل و بتیابی سرودانہ دیکھ

امتحان سو جا شریک ہیں ملا کی شانہ دیکھ

ای پری بیکرا اگر تو جانب ویرانہ دیکھ

کل کو خوشدل دیکھ لی بلبل کو بتانہ دیکھ

عاشقوں کا ای شہ خوبان جو ابر خانہ دیکھ

نشان انسا لکار تہا نہیں شہر خوشنمای
 ہماری انکھ ہے پنی جو وقت نہ عمر کمل ہے
 کوئی تہا غم میں ہم دم و بعد عالم میں تہا کی
 کوئی پرسان نہیں میرا خدا چاہے میں میرے
 خدا عطا ہے شادی ہے شہنا بیکار خدا
 مجال ای یاد دیکھ جائے میں دنیا میں حضرت
 خدا عباد سے سمجھی اورادی اسکو دنیا سے

مسافر خاکین ملتا ہےں طہ کی نرل کو
 خوشی سے دم کھلتا دیکھ لیتی اپنی قاتل کو
 محب عالم میں دیکھا نہیں جاکی اسکی لگا
 نہ ظالم ظلم کرتی ہیں ہم اتا ہی مظل کو
 کلیجہ منہ کو اباسی موساسی جیسا دیکھو
 دم انکھ میں ہی انکا ہسل کر جا میری
 قفس کے گرد جبریاں رکھی سہما با خدا کو

بباد قبر کو دنیا کو جو رو مع دنیا
 کرو اباد چل کر ای شرف دنیا و نرل کو

شہن وہ دہان میں لانی تھی تو فری کی حریت کو
 خدا میں چلو اول میں کیونکر اپنی قسمت کو
 قیامت کا تمہیں ہر نافرستو قاتل نامی
 رہو لکھا عمر ہر ممکن میں جس تصور کما
 تری حریت میں غنچوں فی گریبان پادشاهی

کہ اپنی انکھ سے دیکھا کئی ہیں میرا حشر کو
 کہاں دھوئے ہوں کر بھی عطا ہو سکے
 لوار دیتی ہو دل پر کشتہ کر دیتی ہو کشت کو
 لکھا باہی مری دل میں تری تصویر وہ
 لٹائی دیتی ہیں سب سول اپنی اپنی رنگت کو

بی بی

جلی لہو کی صلیب لٹھا
شہرت تھی تمہارا تو مٹی
الکاتھ سے سی رک آگے
اشکو کی شہرت نہ نکالو
مجھ سے نہ تو کو خوش و غوار
ای ماری شرب و بلبل
انبوہ قاصد کو ہر جا کو
کیا سال کر بھی قمر علی خلد
دم ہر چھی آرام دی ای کوئی
نیکری تہا کی کہ روایہ کی

دل و نہو نہ پای بر سر تہا
جو کی رویتیں تیرو مارا تو ہر
مرد و ملو صلا پای کو کو لاری
احلو نسی اوڑنی سو و صلا
تیر و ملی بی پردی پس قند
تیر ہر پس و ملک تیری ہر پس
سبلی جو جو دی سے کد
مبت مر محتاج ہی دنیا حق
ہون تازہ مسافر ہی جو در
بر شمع نی رکو سے ای جو

قاصد کو ہی آئی مبارک و ہوئی

ہر دون میں شرف و تیرو سے کی

اتنا و نہ کہتے گھلا مای نہ کو
جہو ای کوین سکڑوں چوڑی کو
کس طرح تیرا لوگ جو ہنوا
ناید کی سکھو دلہا نہ دین کو

ری سوکھا

سب سے سو دنی ہر اپنی طلبگار کو
 کر کا وح جو صیاد گرفتارون کو
 اپنی بگنائی مری علی رسول وی
 چدر بلبل کی جو صیاد کی فوجی
 مر صابی تری کج و کاکا کیا کسا
 مری صیاد کی اور خوشی گلشن
 جوڑی کوئی اور کوئی خوشی گلشن
 کون تر ابریدہ پوشی جو صیاد کی غم
 دسوم سے گرمی بازار قمار کے جوئی
 لدا لدا اور ڈھاپول سے ملک انور
 متو کا بار اور ہائیکسی کی تین موجود
 چٹنبوئی تر از مری دلکش
 موجود گلشن عالم کی مرز کیا ہی
 جوئی شیر کو لیا مری مہال

بوی گل بہا ندنی سی باغی دلوار کو
 مشب راوڑ کی گئی دھوئی گلزار کو
 خم حرفوں کی دایع و مایار کو
 یاس خسرت سرور سے سردار کو
 جگر و دل میں گدہ دینی میں سو حار کو
 خون بلبل سے لگا باغی دلوار کو
 گوشت بھکی سلوانی ہوسیدار کو
 سالہا سال سے و مایہی رہی کمار کو
 مری بوقتے بلایا ہی خرد دار کو
 مری مانوئے لکھنؤ دی یار کو
 ضعف دی سرب طاعت سر بخار کو
 جیسے کشت میں ہم کہتی ہیں زوار کو
 سلوی گل میں ہوا باد کنا خوار کو
 کاش خاتمگی کو دم میں سے تیار کو

سنبھالو دلو ذرا اپنی لکھن شہزاد

شرفہ آئی تھیں ہی فضا کرو

جان ارادہ گلگون سیریں
نور کے صورت پر ہے بہن سونگرو
گفتگو سے سگدہ غم دین کیونکر
لا جواب کا لفت سے علم سونگرو
بوی گل جس کے روئے صدف کیونکر
ہوں سا مگر اسی غم ساو سنو
غم من بلبل کی غمراہانہ چین کیونکر
کھڑکھڑاتی ہے چاندنی کیونکر
کوئی صورت شہرستان میں کیونکر
وادی خوشنوری الہی شہر کیونکر
حق کو ہی منظور اس کی سرور کیونکر
عاشقوں کی جڑ دی ہر جگہ کیونکر
باکدمانی نی دیا بس بڑی کیونکر
ہو رہی ہے گرمی جسے شہر کیونکر
میرزا دل آری غم کی خبریں کیونکر

نمانند تر و دیوانگی نکلون کا	بنوای شو و کدیر لگی غبار و نکلو
ستم و لے سحر کار کرے ہیں	جہڑای تھرو دی اللہ دوستدار و نکلو
بوا جو کو غریب با فسی سوسہ او نکلو	نشان ثنائی کدائی نشان ہزار و نکلو
گلوئی کویر تہا ہوا تو دہی ہیں	لہو جو روٹن نو دیکھیں حکر فگار و نکلو
بسمہ راجو شو پیر نہ کہلے دی	بیا جوش جاہ گلوں کی رو نکلو
اجل خوشتر خوشان میں لگی ہلو	نہ ہمسر ہو نہ بھانا صاحب دار و نکلو
طلب نشوئی ہر دفتر قیامت کے	ضدانی یاد کیا ہی کتہا گار و نکلو
نہ رکھو دیو دیر سے او نہیں محروم	سڑی امیدی سے تمہی امیدوار و نکلو

شرف بکل ہی کو کون جنو علی عالم میں

جہٹ کی رو لین دوڑای سوار و نکلو

کون نہیں ہوں و شا دم سنگی بیان آرزو	اوسکی نیاز مند میں حو لہ سی حال آرزو
اسکی مدد سی بھی ہم دلبر با نیاز	عشہ بھو لگی شو و نشان آرزو
مار کا جھوٹے بکٹا سوا لکھتے ہیں	بوجھتی انتی مات اگر ہوئی زباں آرزو
چاہ کی تھلو ہوئی مار سزاروں حشر میں	دل میں بھاری دیکھیلی کھلی حو قان آرزو

سحر بھو

چہاں جس نے سونامی و چندم آہ کرنا
 برائی کو دیر نہ نام دم کی آمد نہ کرنا
 دعا میں مانگ کر تو جہان کو بلدا ہی
 خدا کو باری دمی و کتو تو کھول دلاہی
 یہاں نہ بند کاپی میں صرگائیم مارا کہیں
 نہ مجھ میں ہوں نہ نہ والی قادی میں ہوں
 سحر جیسی ہو کسلی حال رومی کی
 حقن جام سونامی بوالہول و جبر میں
 جلا دیر ہو او کو دیکھ لکھی ہو جو روئے
 مجھ ہی گناہوں سے تمہاری سارا نامی
 نگو میں سے سکوتہ جبورتی ہوں غافل
 بچھا ہوں ہم الو کو میں احوال کرے کہ

زحانی تو بلا و سیاہی حکما دل تلالی ہو
 لکھ میں تم روض ہو کس آنی حال ہو
 کہے سائی ہو دیکھیں سے صلوہ کھائی ہو
 شہیدان ادائی جو کھن کھائی نام نہائی ہو
 ہمارا دل اولت دینی کو کم جادو کھائی ہو
 کلیمہ برہم ہی پڑتی ہی جدم بادائی ہو
 ہر انگوٹھ کھوں ای تہا روہ جلاہی ہو
 نہائی ہو تو عطر مشدق دیا بباہائی ہو
 لگائی ہو جولوئی صراغ او کجا کھائی ہو
 کلیمہ سے لکھی ہی قادی نہ کھائی ہو
 عجا رب کھلائی ہو لکھا کھلائی ہو
 بہت محظوظ ہوا ہوں جو مراد لکھا ہو

شرف میں گھاؤں نہ خج کھائی کی ہر
 اہی تو دم لکھا تھا اہی تم سکر آئی ہو

دشمن کی ہستی خاطر کروں ہوں وہ

اعوش میں آؤں محو فضا ہو

غل ہوں نہ بائی محی ہنساؤ ذہن

جب ہونہ ہنکار ہو میں ضد ہو

دیا میں لہان ڈھونڈتی جا ہی اویس

جس تک صبر گاہ نہ بنا ہو

دلہادی تھر اپنی رحیمی وارے

بلو الی جمال معرکہ بزم ہو

تم مالک و مخا دیوس نہ تریں بن

جاہو جیسے لٹواؤ نوازو جیسے جاہو

دامن کو چھوڑ گیا کرو عکس ہا ہی

اقا ہو مر رہی جو نصیر کی خدا ہو

رکھو نہ محی دولت در پے مالویش

بندہ ہوں تمہارا میں محلو ہو

مرا تو ہوں میں عالم ارواح سے ہم

لکھن نہ لکھا کہ کم کون ہو لکھا ہو

سنائی محی آئی میں شاہی جگہ

ای قند لو لگد نہ زندان مہر ہو

دل رفت سلسلے حیرت لار تم با

کس بجلی باتیں میں شرف تہی سرا ہو

صوم لوگھا اوکھا ملٹر انازل او ہو

گر ٹر گنا ماؤں پر ربا قیامت ہو

ضبط کو کر موصوفائی فرے ہو

صبر ک برداشت مارو دلیس غلو ہو

بی نیازی تم کرو اور آرزو میں اک

چاہی محلو و فائیم بی مرو ہو

سبج

اہی ہیں یوسفیہ کیسے تیرے بھوناز
 ہن گل خولی گلابی پیرین میں ہم کو
 تو ہی منصف ہو کہ ہی ڈو ٹوک گنگو
 کرتے ہیں دم بازیاں قول و سخن میں
 ہم نہیں ہی قہر جسے جانتے جانیں
 یہ ہم تکامل سور الفت کی فہم ہم
 سنی سہ عاشقی عشق کا جاری کیا
 ای نہ خواباں کہری ہیں سخن ہر

ترک عشق عاشقی کو پہنہ کہتا ای ترک
 جگو کہا میں مندر سچ و محسن ہم کو

طرح تری بار رساؤ گفتگو
 کرتا ہی زور توئی ایجاد گفتگو
 ایدل زباں ملا فی پہی پاتہن کو
 سناہش کے وہ صلاؤ گفتگو
 کو چاہی وادوی کہندی افسار
 کچھ جانی میں طالع لب رساؤ گفتگو
 ویدر کی سو میں نہیں رہن تیرا
 کیا کر سچ مایع اشاؤ گفتگو
 دم ہندی مسیح کا تو رہے تری
 کیونکہ عشق کروں تری جس کلام
 بنیل بکری لائی تری صبا و باغبان
 لہجہ رولوب برنراؤ گفتگو
 کیا حالی کیا کلام ہی ظالم کی ویر
 دونوں میں سوئی سرتی میناؤ گفتگو
 ارواں بگیا نہ رہی یاد گفتگو

ہم نہیں ہی کہ ایدل کوئی مایہ نہ جا
 یہما ازین سخن عشق میں ہیں ہم کو

ای خوش کریمانی بہ لکونکو سول جا	دکن دی اڈکنو نکا ورم ابر بار کو
نہرم خیال و خوارین ٹوٹا سوا	رو لو ار دہی جام جم
اتانی شاد شاد برسی کیو اسے	کلش کا دیان کیو کلم
اسے سی کی تہی گو دغریان رخسہ	لدا کٹان کٹان کٹان کرم
اوس چشم ترکی فیض کا جو یا ہی دل برا	جسے دیا ہی چشم

کیا کی جیک جیک برتیا ہی اسی ہر
کسے کیا ہی سرتی دم ابر بار کو

مارا ڈالا ہی جو بچرم قضانی سکو	داو دینی کو بلایا ہی حذانی سکو
رنگی دیکھی جم سکتے ہیں اونکا جلو	نچو دی نی نہ دیا سو سہیں سکو
دل سمارا جو دکھاتی تہی وہ خود ہی ہیں	آب دیدہ سہی جو اتی تہی روکے سکو
نجد میں تسول و حثت جو کبی محل گے	ای کلش کے سوار راہ بتانی سکو
ای تہی عالم ارواح کے دیں دیا ہی	خاک میں ملے جو زانہ قضانی سکو
وہ جبر و کمائی جو سپر تہی کس فریاد	انتیک لوگ سہن دیتی سہن انی سکو
فلور ہی نہرم تہی وہ ری سہا نہ ابر	نکھ الموت کو سچا ہی بلدی سکو

اگاہ شرف تم سن اندکی خفگی سی

اس مرکضات کو شلو دیتی ہو

سپٹ گیا الفت میں دل نڈری جگر کو نڈر

صدمہ ہمدردی باہدگر کیونکر

حبت کو انکس میں لگی ہو چکا ڈر کیونکر

بایں میں اشد بزمیری نظر کو نڈر

جان جان توئی اسے عواج کی فابل کی

قدردانی برتری نازان نڈر

جست بڑبستی ہی تجم ہی دکھو دلے

غش عوین اوپر دھسے بر خیر

اویان جلتی ہیں بلی بعد آئی ہی خرا

سوت سے عی نفس شستر

ادسکو میر ہنہ سبیلانی اسے اجائی سیم

صاحبو مری دعاین ہر انڈر

تو ہی نصف سو ہر پشے کل تریا دیکھی

سوش اوڑ جائیں بچ دیوانہ نڈر

کتے ہیں نہ سس کی وہ جبت نہیں ہی سس

غم زدہ غفلت کا مارا بجمیر

مو گیا سون لپی ہی حسرت اف نام کی

گر پو لوئی مرا ایک ایک پر

ساتھ دالی چل بھر جی ہری رکار

کو بچ کا حقت الہا فکر سفر

ایا پر قدرت اندہ سر محفل تری

وجود عالم میں خوفتہ نڈر

جو کر پان سپاڑ تاج بیٹھی جھونکی پاں

کتے ہی لیلہ کہ صحت کا اثر

افسردہ دلی کیوں کرتے تھوڑے بچو
 اس پاس کو میر دل برباد ہے بچو
 ظلم اوس کے نہ مجہ کشتہ بد اوسے بچو
 بچرم خبری سپری ہی جلد اوسے بچو
 فریاد تو نہیں نام لکھا جانی گا میرا
 ہر یاد ہوں برباد ہوں دیر نہیں
 ہر بار جو ہم کو لکلی رہی تھی ہنغار
 دیکھا ہی اونیوں پر روضہ کائنات
 مردان حوٹے اسیری کا قاضی
 کیا دل نے ستایا ہی تو لکلی ہی ہے
 صحرائین جو کوزی ہی کو قیس
 کس نے کسی شوقے کٹوای ہی کڑن
 حبیب لکا ورق دیکھی لیلہ پہ بکار
 بو بچی حورم قید کیم لدا اب اسیری
 کلکین نے دکھایا ہی رعل جو چین
 جس جس کے محبی عشق واردت ہی کرک
 کیا نذر جنون کرنے ہی ہوتا ہی جو سودا
 محبت الی کے نہ داماد
 تحقیق کو قیس

لائیگی قاجو میں ہم ادس بادشاہ کن
 فوج جانبا ندگی بہت ہو لشکر کن
 واری نارسو کل تک بارہا آئیں
 رچ دھن ہی کہ پلو میں دل مضطرب

دیکھتی ہیں انا شروئے کو کستی میں ہم
 غم میں ہر کجا جو سکونچ اسکندر کن

بہکدوں پسکی دکن جو تری یاد ہو
 جیوت کتاہوں تو پلو کبی آباد ہو
 حشر یا ہو جو لڑان بل صیاد ہو
 میری نالی میں یہ بلبل تری فریاد ہو
 تمکو دنیا ہی مدھیمی ستم ایجاد نہ ہو
 وہوم اورای ہی اچھکے تو جلد و نہ
 تم کرو ظلم یہ ہر وقت دعای میری
 اف کون میں تو یہ دل قابل فریاد ہو
 اونکی آنکھوں میں ہر دن وہ جو نظر بند کن
 قید میں ہوں تو بلد قید میں عیاد ہو
 موبی کل اقبو ہر تہی ہی سن کلشن میں
 اسقدر میں کوی ادارہ وار نہ ہو
 مرغا والی جو شب میں عدم میں جاکی
 ناز کتا ہی یہ لیتے کبی لڑو ہو
 اپنی ساہ سے ہر کلشن میں جیکے غائب ہو
 دل لڑتا ہی کہ یہ ہر کوی صیاد ہو
 میری محبوب کی اندنی سدا جو
 بولے یقینا کہ سایہ ہو سحراد ہو
 کوشی میری ہی ابدی تری فریاد ہو
 اس طرح کچھو اندسے چپکی چکے
 سچ کہیہ

اوڑی پڑی جو ہو ہو کر کیا استین دامن
 جیو کی نام پر سہی دنی فراد و محنون کو
 سہا فی الصدور کھلون سہرین زخم چوڑی
 سوئی ایسے تری حش کو زیبا با لوانی
 جنون کیم ہی صحرایں کھوئی نہ کم رنگ
 پریر و جا کا صحرایں انکھوں سے نکلی
 خدایے بولنے کی جاکی اس پر جو حش کا
 پریر و دلچ و دم نہ ہوا کی نقاب چھوڑا
 سفینہ قیس کا انا جو صحرائی تاباں
 وہ کلو جب کا شکوہ خوشی ہوئی پہنی د
 جنوں کا سو گیا عالم پر پو جو دل ہاردا
 نہ تھا خوشی جنوں جب تک کھنکھریں گاتا
 اہی سو گیا سودا جہان کو کس پر دلا
 سہی حادہ سی کیوں باہر کر پیا استین دامن
 لٹائی ہو کی تنگی سر
 رسی سرکون ہو بین تر
 سوئی حادہ دم محشر
 پھریری ہو نگلی کا ٹوٹیر
 سخی دیوانو کی اکثر
 دم نکامہ محشر
 سوئی میری اطلاع ور
 تو میری ہو گئی نگر
 کل شب کو بہر شب ہر
 رسی ثابت بہر دم ہر
 کو کھانکی میں ایک ہر
 سہ کیوں بھٹی لگی گدگد
 شرف سار تو سار بہر کوچ خوشی حش
 نے پرتے ہو گیا در در کرمان استین دامن

کلیجہ بہت رانی غم کی ماری ہم نہیں
جب دنگو بار اچانک ہر طفل اشد پر
بچائی سہی بچائی کس پردہ کی توش
لیا تولدہ موہی کر کی جوڑا اوسے دنگو
نفل سین یار کی خفیہ دماغ نہیں مکتی
مری طوق کل کو قدر دیوانہ کیا جانے
نمایاں ہی جو اوسے نور کا لوسین ہی
شبہ اولسنی شہید ناز کی اپنی لکائی
گرام کا تبسین مونی لکی اعظمی نہ کو
سماہر دلے بوجھو تہ طوق از سری کا
حقیقت میں یہ جو بچوں مر جا پاوہ مرایا
دل تیار کوئی لہذا رقتل مونی کا
سجاکر ابر کو دست کی نہیں لیتی

سماہر دنگو لٹکا یا ہی لٹکیل کر دین
لٹائی میں اسے شوق اپنی اپنی دین
گر اسی کیون گریبان دھجیا ہو کو
تہ دبالا کیا عالم کو جیت کی کر دین
وہ کل تہا میں دفائی بوسوا احوں
اسے سہی کا جینون رنگ سہی کر دین
کوی بکوانہ حلکی رہ گیا شمع روشن
صوچا بوسو کی ارہی عور کی روشن
تور رحمت ایسا فرار از محبو دین
یہ وہ زبور سہا ہی جقمعے کر دین
سہی اتی بار رفتہ رخت کک کلشن
کہ مرنی کی سوکھی رفتہ رفتہ جا پڑا
خوردن سوکھ تو ہر دن میں کس تہا سہی

نہی انھوں نے کون کون گہرا چاچو

سماہر اتی سہی لہذا زار دین بدار

مشکلی بنی ناراشنا کو راشنا کتا ہا جو من
 اسم اعظم سنکے عمام خدا کتا ہا
 بکریا تو ہی تو محکوب ہی تجھی عشق ہے
 گہیر لیتی تشفی میری دلو دور کر
 ای فرشتہ قبر میں عوجا و تم ہی ہوشیار
 بخش دی میری گنہ تو ہی کریم و کارساز
 ہاتھ اڑھا کر جو تبا دیتا ہی محکوب قصر بار
 منس ہی ہوتم جو سنکر میری تنہا دل
 ناز غینو نکلی سیاست سی بجا لیا نمی
 محدود و ارادہ قدر ہوں سوئی انسا نہیں
 گوتش زوج جیے سر لن ترانی کی
 اسی خوف دس دن لے لو سکوکریا کتا ہا جو من

عشق تو یوسف کیا وصل کے نہ پیر سن
 بی چوری ذبح لیا ہی محبی بہتائی نے
 حوا و دیہا ہی جس خواب کے تعبیر سن
 سین وہ سبیل ہوں کہ جو واقعہ تبکری سن
 عشق بزار نے کشش کے بہت نیچر نہیں
 شیشہ دلیں جو اتر میں برزاد

حقانین سب اران الف کی دوا اچھی ہے
 حق ہے دنیا و مافیہا کی نچے سیر ہے
 اسی پری پکر تری سرکار عالیجاہ میں
 دم پری جایار کا سوئی تھیں سی تو
 بورڈر الای سی رفیع کی در نام
 نعم تو کتہا ہی کہ مانگو جان بچنی کے دعا
 عالم اسباب میں جو ہے مہر مہی موجود
 منزل ترست میں میں سوچا تو ای سی
 نوجوانی میں تھی کیفیت سار محسوس
 بشکر افروش میں تازہ و سادہ نہ کر
 چاہی پر ہر حوزہ لوگ سے توجہ میں اثر
 ظہر اسکا کچھ ہی مایوس میں ہو کر ای زیور
 دشمنوں کو شرمندہ کر دیا صاحب ای شرف

فتنے سے نام نہاں بہتر ہے قضا اچھی ہے
 خیر فکرم تری قدر تھی میں دریا میں
 مجاہد و شہداء میں بیباک ہو کر ل دریا میں

حشر کے روز تو عیدار سے دل خوشی اردو اج تک عالم ارواح سے غمناک سوئمن

سار دنیا سے شاد ہے غمناک لوگ ایک دن سب کو مٹا دوں گا مٹا دے گا کسی

میں وہ ای شوخ و فادلا ترانہ سون سر بکار لگا مرنے قابل فراق

نیر اکلسن میں جو غم سامہن دیکھا شمع کل کو بے تمنا کر سوار

قول ہر اور ازل سے غم حیران کا لعل دلو جو ترانے کا وہ حکاک

نغمہ منبر و کرون بار کا بیل سو کر پیر نہ جبریل کس نے طائر اور اک

قول خاصان حذر سے صبر پر پناہ تیرے لوگوں کو نور میں و بونار

لا مکا میں ہر تمہن جا کی کو فکا دریا اور کی بچو فکا دہی طائر اور کر

تہا ہی لدا نہ کوئی بحر کم کی تیرا بار اس پیر اور اسون و بیکار

نرم عشاق میں کئی صفت و رنگ موت کا سار و حذر کو سر سبز

نزل کو رہی کتے سر پہ صفت ہیرا وی نہیں کتے سوار وہ چادر

نرم محبوب الحاکمین کو داناہ سون لدا لحد و قلع شہ بودک

تو سہی فکرو مکار مر خوشی و ہونہو عطر کچھ اکی لکا و جو کبر خاک سوئمن

خوشی و عاشقہ چہ ناز سدا کیا ہوگا

ای شرف و نور کا خود اک سوئمن

جیسے دریا بس نہی اونکو سمارا پاس نہا
 تہی ہماری قدر جسے قدر دار کھلا
 اہی پری چکر ترا میری سہی تم تک نہا
 سنج مویا فوس ماس غفرانی اریا
 بد مزاجی تو جو دانی فی سکھای ہر کونہ
 دشمن جان ہو گئی امن مویا بانی
 یار ڈنکدا تھا ایل پر وہ کیوں نہ لگا
 سو گیا آن پہی ہر امر نا کہانی
 بعد میری پر کسینی سہی سستی اوارزار
 تہی محبتی کن ترانی ترانی ترانی
 باغین ہرین ہرین شہرین ہرین ہرین
 بندہ ہن کسے قفس دانہ بانی
 تیری اور اپنی حقیقت جاکی عیسے کون
 اس قدر طاقت سلما ای نا تو اے
 شبیقتہ جسک نہ نہر نہر نہر نہر
 دوسرے تہا سکی تا ای بار جانے
 دلیں طاقت نہ نہر نہر نہر نہر
 گور لیتی تہی جفا کاروند جفت نہی
 جانین حالت نہر نہر نہر نہر
 اپنی قدرت اوسی دکھ دہی شہر ہمیں
 ہو چکا لبس میمانی سہانی
 حال دل کو آتی تہی جفا صدا آتی جاتی
 نامہ شوی اور سچا م ریا

دلیخ دل دوسنی دریا تہا دلو سہنی کودا

ای شرف اوس ہر شرفی نہا نہا

بجائز ہم غائب کو مجلس نام سمجھتی ہیں
 تری بندہ میں تجھ کو تیرا عالم سمجھتی ہیں
 رگ کرتے ہیں ہم دست نشین فقر کیا
 سہر حواس کو دشمن ترقی اس فہر کیا
 کوئی اور تہہ سمجھی تھی ہم نے کون
 شہید ناز کو چریان لگاتی ہیں ہر پر کیا
 بیلا ہم کب پہنچتی ہیں کسیک دوی رو کیا
 کیا ہر فقر و مایوس دو دل نے جنسی کیا
 فروغ انگسا درسی تمہاری خاکسار کیا
 بڑا ہی رقتہ رقتہ دل اٹھانے کی حرکت
 سحر دم حالی کلشن جو ہم باریک کیا
 کچھ جو خون جم جانایا دلکاسینہ کو کیا
 جیسو سو جوانی میں سچے خواب کیا
 جیسا تھا دینی اتنی ہر جو غوغا دنیا کیا
 دور دور اندیش میں حواس کو نہیں سمجھتی
 ہم اپنی بیسٹ کا کہہ کو عام جم سمجھتی ہیں
 ہر یکہ کو کہہ کو نہ مقدم
 جلو کے داغ کو جویر شد محترم
 جوہن ہر جاتہ دل جانے ہم
 ہوز خونے جاری وہ رکوم
 تہ کا اگی پر یکو دم کی نرم
 سب کا دل سے کوئی اتو
 دنا سے دندہ کو سب نیر اعظم
 کہ بیان کو سب ایترو گیسو رنج
 تہادت کو کلون کر باغیان شہم
 تو ہم زخم حواری کا ادسے ہم
 کہ اپنی کچھ میں اور دیکھا ملک
 ہم دیکھو سر تری کو در کا مات
 ہر سوز میں غلغلا اس بات کو نہ سمجھتی

خوفناک سوئی اوسکی محفل کو دیکھو نہ
 غریب زدہ مسافر منزل کو دیکھو نہ
 فریاد کی موسیٰ اب کون دلو دیکھا
 ظالم سے دل لکائی عامل کو
 پروانہ موہ رہی ہیں سیاری اسما پر
 ثابت نہیں کیسے محفل کو
 معراج میں ہیں جو باندیدہ ناشتا کی
 مقبل بارگاہ میں مقبل کو
 تیری کرم سے عالم ایسا غنی ہوا ہے
 ملتا نہیں نہروں سائل کو
 الفتن میں سو گیا ہے سودا کی سر فروشی
 ہم میں اجل رسیدہ قاتل کو
 ایل جفا کے تو جو سری عاشقی کا
 جو مرد ہیں مہم مشکل کو
 حسرت ہی تر عین ہی دیکھیں
 وقت روال باہ کامل کو
 غنیمت سے کہا کہی جو تہا ہی شوں
 اوشہ اوٹکی اپنی بار غافل کو
 جو یا ہیں قاتلو عین معشوق رحم دل کا
 سودا ہی ظالموں میں عامل کو

دیکھو نواہی شرف کمال کو نہ پڑا ہے

دل بکھو دیکھو نہ تہا ہی ہم دیکھو نہ تہا ہی

موسم کلی میں جو گر گری کہیں داس
 سوس اور جاتی ہیں جن سے ہوا میں داس
 چل بے ملک عدم تمنی بلایا حسن کو
 بادای تو غریبوں کی قضائیں اس میں
 روح تاری سو ہی تر پست ہنڈی ہنڈی
 باغ فردوس کے سو سے ہوا میں اس میں

بڑی دوستی انہوں نے دیکھ کر تم کو کہ ابوصاف تمہاری فکر کو دیکھتی ہے
 شب اس کے سوچیں رخصت ایسا ہے مسافر نہ چراغ سحر کو
 وہ گہری راج تو ایل جیری لکای کہ خود جیکی موی زخم جگر کو
 بہتی ہے عہد جوانی کی یادوں کی جنت اب یہی دوسروں کو
 شب وصال سے تیرے دہن تو رہا کبھی کبھی جو تیرا غم سحر کو
 کیسے تیرے مودوم میں تمام سنن روارو میں سمیت لہر کو
 ہلاک ہم نے سنی سحر کی مرقع ماتم لہر جو خاکین ملتی لہر کو
 دلوں کو اونکی اور ذاتی تیرے مودوم کا حوہر یاری ترجبی نظر کو
 تہا ہی جانی کہ کیا حوصلہ اونہں سکایا جو دم بدم مرزقم جگر کو
 جلد ہی لیکر تری نیم سے رنہ وں داغ غریب دیکھ ہم اس کو رنہ کو
 قریب ہے کہ کوی راہ اسی شرف سراز

جو ہم صفر و نکی حمت پر کو دیکھتی ہے

وہ نازنیو میں کل سنی رصبت میں بڑی ہے باعین اور میں ساو صحت
 حنا جو ملتی بکافہ نکار صحت میں جن سے نور کا انی بار صحت
 قریب ہے شمعوں دیکھتی اندل کسے بلال کی بستانا ہی بار صحت
 سنا

لہ الحمد تری چاہی کو جان من دل ہم اس میں ہم تن

سالہا سال سے مشتاق بڑا تھا میں تیرا دم کل تھا تہا مرا

اج کلہاودی جبر سے خدارا چلیں جان من دل میں

دل مرا تودے نکلونکا تو پر وہ تہا ہی ہم اندر سرینا

میرا تربت بہ بہت سچ بہا شمع روشن مای محبت ہے چلی

کل وہ مرجا گئی اتھا فتنے پہو کا کلشن لہلہاتے تہا چن

کلشنی افروزی تہا تہا بہ کلشن رنہ میں سر و سخن

کلشنی خاکین سب عضو تری کشتونکی خوب زیب ہوئی

فانی فانی کوئی نہ کہو دوا مومن کون پہنکا کفن

ستبر میرا یہ کیا درد جگر عالم ہو گیا ذوق من دم

نبض نہ کو نہ کیا سو بندگا جی بسن ای سی جای ذوق

جان کیا ہی جو کوئی راہ عدم میں دم کی حال عبرت کا یہ ہی

زندگی ہو کہی رستہ سہج چلتی رہن ایسے تہا ہی کئی

ارزو عفو جبرام کی اشارے ہی پر گئی دنگہ مرجا

مای اسر ہو سے محبہ نہ ملی جان من مہلت بہم دن

رخصت ۛ کلتانے سار چستان : : نداد اب جو غنیمت ہی وہ تو کمال
 مستون کہیں کہ چھپ نام کہلا ہے ہم ہی جگر و دل پہ کل کہای
 معلوم نہیں کہ یہی غدا دین ایا ہر ہم ہی نواج اچ وہ جھکے
 گہرائی سوا جانا تھا بلوے روانہ دل کو تری تصویر سی سلا
 ذکر ای خوت کا تو کل پڑا ہی سو ہم ایسے تم دیدہ ہیں ملک پاد
 تو ہے محبت میں جواب نہن ابدل ہم ہی تو جگر سی بھی لیا
 صوا کی سی حسرت میں ادھی جنوں کے سنائی کی عالم میں گہر
 رہے رہی گہریا چلی اتنی خوشبو نزدیک کے باغ کی وہ ای

ای شمع لقا دل نہلا دنیا سرف کا
 پروانوں میں خفیہ کہن ای ہوئی

ممکن اوس ایہ رو کی حجبی تصویر کہان صاف تو یہ ہی کہ ایسے مری تقدیر کہان
 شکر کی جا ہی کہ دل میں مستوق ہو میں کہان او قدر اندر تر آئیر کہان
 تذکرہ عالم موسوم کا ترتیبی کیا سو کی حجب پر اوس خود ایک تصویر کہان
 تن بدن کا چھر خوش منن کی جانوں سون کہان قید بنیای چھر نجر کہان
 تمہیں منصف کھوجم ترسا نہوا چ سواد واجب الہم کو ملتی ہی ہم تصویر کہان

و دنیا میں جو تباہ تاج تاجان معلوم نہیں سنا وہ کہاں

عبرت کا محل کہہ نہیں اسے اب گورین ہی ہر نام نہیں

بلبل کے فغان پر خندہ دلی عین چون نے جو کی پڑوہ سو

ایسا یار حنین و غمزہ پر نہ سے کا بخیر انجام نہیں

و دیر کی سو کی تری جو میں ہی ختم او نہیں پر نفس

کچھ خدمت و فکر قوت نہیں دنیا کے فریے کام نہیں

تم قرین یوں اوٹھ بیٹھی شرف ارادہ کو دارام او

یاران وطن روتی ہیں تمہیں کچھ خیر نہیں کو انہیں

پری پیکر جو مجھ و حو کا پیر اس بنائی گریبان چاک کو دیتی ہیں لبہ دامن کی

جو نہیں جا کجاں جو ہو رہو ہیں صحرا گلہ نکی شوق میں ویرانہ کو طعش کی

جس نے عشق و محبت تہا نام جیتی طہارت سی ساری خاک کے ٹھرن بنائی

مرفع کنجی میں جو تری گنج نشید نکا تہ شمشیر تصویر کے گردن بنائی

دیا کرتی ہو تم حسیطوں کے زنجار کو مسافر کلبی یوں پہاں سیمان رنہ بنائی

حسیناں جن پر خاتمہ ہی صابہ نہیں کا پٹا پڑتا ہی جو میں جو تیرا نہیں بنائی

تری گلشن جو دھونی رہی مٹی ہے
 کرو تیری خاموشی لکھ کے پردہ سے
 سہاری غلو میں نوی مرد آتی ہے
 سہ دیا جو قطر اور سن عاشقوں کی مٹی کا
 اوٹا کی تر سے غلو میں تھک بوجھاتی
 وہ شکوہ نرم ہیں نہ رس کے پوختی مٹی
 ازل سے ہی بہ دو عالم میں رستی کو
 عروس باغ ہوی جاتی سن تیار اور پیر
 بیان ہی جس سے کوئی نہ پائے گی دم
 اوٹا وگی ہیں اب کیا تم اپنی محفل سے
 کہ نئی ذبح عناول کو اس لگاوت سے
 فریفتہ رہی اس ترحیبی ترحیبی جھونکے
 سہاری دفن کفن کے لب برو تدبیر
 یہ لپٹہ سمجھنے سودا یونہی رحم کرو

اجل رسیدہ سن مریدوای مٹی ہے
 کہ میان سن تری عیالی مٹی ہے
 تمہاری سلو میں ہم حب ای مٹی ہے
 کہا کہ ہم نہ ملینگی نہای مٹی ہے
 یہ سوختی ہے کہ اپنی برای مٹی ہے
 یہ کون سن کہ جو انسو ہای مٹی ہے
 اوسے چراغ سی ہم لو لکائی مٹی ہے
 جہن سن زکرم اپنا جای مٹی ہے
 مزار میں ہی بیکریں ای مٹی ہے
 ہم آرو سوکے کھنڈ ہای مٹی ہے
 عروس کل جو گنہگار ہای مٹی ہے
 چہری کلیمہ میں اپنی لکائی مٹی ہے
 خبری ہی مٹن زہر کھائی مٹی ہے
 حواس کوک جنون میں ادرا مٹی ہے

مراد لب لباب کی درود و حدیثیں کراہی
 ہم اغوشے سے حبیبی یارانی پہنچتی
 سترے تصویر حبیبی دہن و دہنی اوٹا ہون
 تڑپتا ہوا دل تیری خدایا داتی ہے
 تصدق تجھ پر جسدن محمدیوں کا یکساں
 خذنت نازکی اندر ابد اسمین رہتی ہے
 الہی مری اور او سلی وہ ہم اغوشے سے
 سوا اس درجہ حبیبی سپہ سوار سوار
 فی شیر لب مستوحانی کی زخم برداری
 برابر اپنی بیٹی دیکھا ہی لہو کو دیا

سر ہارون روئی کو اپنی سن زنجور سلو
 اوسیدل سی سوی سی بیکلی ماور سلو
 بیٹا لیتی ہی منت کر کی محکوم سلو
 چمک جانا ہی یارب کس پر کیا نور سلو
 جگہ دیکھا ترادو لوانہ معصور سلو
 ہمہ باب و کشتا ہی باکہ ہی ناسور سلو
 کہ جسے دل کی ہر حبیبی مشہور سلو
 کہ اخرو دل عابد ہو گیا کافور سلو
 تسلط تو کیا دلیں ہو انا نور سلو
 خدا چاہی تو اپنی وہ رستہ نور سلو

مسلم اسکا ہونی شرف تہ سبر تلو
 پڑا ہی مد تو لے شیرت دل چور سلو

ہو کی ٹوای ہر زار و نگر تصویر و عین
 پر لکھا و لکھا جو اپنی سی تری ترو عین
 جہت بھی حسن حسین کی کہ چک ہی رگ
 کی خوشی سہی سن جگر سوی زنجور و عین
 و نمود اور جانیگی اور سن مورخ و عین
 طور کی دوستی ہی کو لے تیور و عین

خون روتا ہونیں اباوی و دیرا میں
نسبتو عین میں جس بحر میں کلزار ہونیں
میں وہ مجرم کہ نواز ہی تری جیت
خاک سی چاک مع اسوں کے گیار ہونیں

میں جاننا تھا شرف کس کی عمار او سکو

مردم ارزار جس چشم کا بیا ہونیں

تری سو میں اگر الے کوزہ جان
یقین بر تندرہ جاوید میں جو مر جاوے
سنایا ہی ہے یہ میں نے کہ وہ پروردی
یہ ارزوی کہ دیوانہ ہو کی مر جاوے
کیا ہی توفیق شادیت گرداں وہ
لہو میں تم مجھی بندو تو نکھر جاوے
مہم عشق میں بارب کرون وہ جانبار
مری نعلی میں جس جہاں پہر جاوے
کسے کنہا کا یار نہ مجھو سوس رہے
عدم کو جاوے تو دنیا سے بچر جاوے
وہ دم دل میں جو جو نہیں کہو تاقابل کو
خدا ی بوجہی کو ای تو مکر جاوے
ساری درد کی اولے دوا یہ نہ بختی ہی
انروا ہائی کو جاوے کہ بی اثر جاوے
ادب ہی حوالش ساری تو آر تو بوسا
مجھی لیتی جلو ساتھ میں کہ مر جاوے
سکے ہوں حیرت حلیہ میری مجھ پر
نواب لی تری قربان ہو کی مر جاوے
روانہ ساتھ حوالی سحر کی ہو کیا میں
کہاں میں دھونڈنی الوقت سے ہوا
چلوں میں کج کو بخونے دل تو پہلی کا
وہی میں چاک کہتاں پر نہ سر جاوے

کلمہ کفر نہیں ہے کہ سنا نہیں سکتیں

کدای دولت دیوار یار ہم ہی ہیں
 جہنم نہ بھولو امید وار ہم ہی ہیں
 جو بندہ پروردہ نور یار ہو تم
 تو یہ ہی دیوانہ ہی خاکسار ہم ہیں
 شریک خاک غافل ریگی خاک اپنی
 بہار باغ کا گرد و غبار ہم ہی ہیں
 جگہ دور نی کی بھگو ہی طوڑ پر ہو
 لشکر میں بندہ پروردگار ہم ہی ہیں
 سزا شکر قلند میں شہید دل میں
 زہی شرف تری جان تدار ہم ہی ہیں
 پسند امی ہی پردانوئی جو بتیانی
 اوپر ہی دیکھ لو تم بت پرست ہم ہی ہیں
 تمام عمر ساری نہ انکھ چپکی گئے
 حوائج مکرہ انتظار ہم ہی ہیں
 ادھیں کے بوسے موطر دماغ ہی اپنا
 وہ رشک کل ہی تو باغ و بہار ہم ہیں
 لپٹ ہی جاو گلی سے ہماری خلوت میں
 اکیلی تم ہی سو اس وقت یار ہم ہی ہیں
 جہا نہیں تھی رخ روشنی تری پرداتہ
 امیدوار حیرانہ فرار ہم ہی ہیں
 کہی نہ لکنا اشارہ ہی بھگو چشمک کا
 جواب لکھی ہیں عابدہ لکار ہم ہی ہیں
 خیر ہی حسن پرستوں کو وہ نواز نیسا
 سزا رشک کہ امید و حیرانہ ہی ہیں
 عمار و عوین شکیو جن میں خوشبو ہی
 عجب دورنگی لعل و نہار ہم ہی ہیں
 نشانہ ناک کی کاوی تو دل بچار بگا
 حویب لکھی ہیں عابدہ لکار ہم ہی ہیں
 کیسے نیر کی قابل شکار ہم ہی ہیں

مستوف کہ تہی ہنی مرداغ عشق کو

خواب عدم ہے پر جو ضرور ہو گئی ہے

قدرت سے حسن یار کا ایزہ ہو گیا

کس نے کیا ہی شربت دیدار کا سوال

اجا پٹن ہی درویش از در عشق کا

سچ کہہ نہ کو اپنی تلوک صحی قسم

دل میں جگہ تو دی ہو نہ ہی حق و شوق کو

وہ مدد ہی کہ تیری پسینے کی بوند

رضیے اطراف کل آتا ہی جیس جیس

ایسے جگہ دیکھ تو سن اپنا تہی

ہو تہا ہی کہ جس زمانہ ہی کہ تقدیر ہی

ایمل دکھا رہی لکھانہ نہا گیا

گھلواتی ہو جو سوہنہ الماسی ہی

دق ہو کہ مرگئی اس ہزاروں ہی

نا شکر رہی کی سر کہ تقدیر ہی

بحرین سہی بند کی اس جہاں ہی

خوشبو زرد ہو لوٹکی مہکی گلار ہی

سہی خدا کی نور کا جلوہ نہا ہی

ہوا ہی جا کی فطیح محبوب شریف

دیکھ ای دل صبح صبح کباب

کیا حراہن جو بلدا میں تو وہ اہی سکیں

ستودہ دیکھو جاسن تو اہی کل کر دیں

ہم یہ کہتی ہیں کہ اونی کتاب

کہ جنم یہ سن ہی ہو نہ ہی ہو وہ خدیں

نجم

مجھ ہی دولت سرائی یار کفایت بجا دے
 گہری چو مو گہری لہو نہ خود و نشان
 خرامین خستہ سوگی کل ملاج مجبت کے
 صغیفی مٹی رہی گی میرے تھوڑے حوالے
 نشان میرا شاکی حشر تیرے خستہ دیکھا بھی
 زمین سے میرے تیرے کے طلبہ ہر نشان
 غبار مجھ کیسے نہ بکری صورت اگن بھی
 رہا اس از رو میں متک و غبر کا دھواں
 خدا کی کارخانہ میں جو میر جمع محسنی
 لٹا ہے سب سے موسوم میں بیکار و اہر
 عدم کی راہ میں ہر صغیفہ نونہ پائی
 ملک انکی تعاطل سے یہ سنگی نوحہ ال
 توفیق ہو گا اک عالم میں کس کی تصور کا
 یہ وہ ملا ہے جو دلیں گر کیا ارشاد
 مری دیکھو اور اکی سیر پر کائی جانیگی
 دیکھا رہی دیگی موثر تیر وکان
 تری شمشیر میں ظالم ایک کفریات
 کچھ دم بہر عالم شور و لعلان
 شکستہ چند فرس ہیں شکر اک سو کا عالم
 دکان رہا ہو میں اتنا سن ہر وہ جبار کو

چونکا ہوں جبکہ لوں کل کو خود
 بنیای تہوار ہر چشم سراسر
 جیتی تھی وہ محاسبہ غائب میں
 لکھو ایسا رحیمی نے اپنی حساب
 تصویر وہ سو کی بڑا سونہاں
 جاتی ہے کہ ڈھونڈنی اوہ خود میں

جہانین قاتل عالم سنائی سنی حبیبؔ ترا دم بدرسی ہی پیر کی ہی شہر آشوبؔ

مقتدر کو ہم اکی عالم ارواح میں نویؔ کہ اتی ہی اجل کے پیر کی تصویرؔ

نہ ایکادہ ظالم اپنی منزل کو ہی کرناؔ سفر کایام دم تیرا ہی کون تاجر آشوبؔ

جال اپنا کی تو مردم دہیہ کو دکھلاؤؔ یہ دونوں پیر کی تحسین کے تقرر آشوبؔ

یہو سو کر نکالتی ہیں جو وہ انسو ہی دوتاؔ الہی کس حاد کے سوتا شہر آشوبؔ

یہ سوئی کایا عالم عالم ارواح میں دیکھاؔ کہ مردم اب یہ نہی ہی تاجر آشوبؔ

کے محبوب جس کے سر ہم جو جو جاد
شرف تھو جبہ دین جلال و انکس

حسن عالمگیر کا سکہ پڑا ہی شریف

مہر کی سی عاقبت فی دماغِ نیمہ دل

قوسِ حسنِ نرمِ سینِ لوسین کو غمی شکر
ای پیری بیکر صفائے صوفیہ محفل

خیری کون اج قتل عام ای قاتل
سوق سی خونیر نو یکا سانی میل

زندگانی کا بہرہ سا کر کی چھ حاصل
کیا یہ مشکل فنِ حسنِ کھول مال

استدلالی جو پروردہ ایست حسن کو
کیا مری اُنکے تر دیدارِ قابل

کل میں خوشیو لڑا دلیں بریزا دوس
روحِ عیسیٰ بوسے تو کمالِ دھول

میں نہ مانو لکھتا ترینی دوزخِ فہاش
جپ ہو لپس چھو تا جو میں دل

کدوہ عاتقی میں جا دینی بخشد
سوقِ سہت کا تھانہ کوی سا دل

خاکِ کشتہ کی تیری ہر چھ کی رشت
کونسل کل ہی شہیدِ زندگیاں دل

میر کا دلیں لکی ای سیدی محمول
اک طعشہ حسن کا شہیتِ جہیم محمول

حضرِ عیسیٰ تو عالمی ہوں سیجا دین
ہم ہی میٹھا نگی تم پر کیا ہم کی دل

یارِ محاسنِ اندکِ یادِ دلجو
 مٹا رونا بہہ گم اداں اچھا
 غبارِ روئے یکبارہ کنی زلی
 نیم روت بہہ کجا حادہ اچھا

ہی ہر اک سنگِ جانِ شیریں
 کون تھا وہ جس کے پر لگی ہیں
 کچھ زلفِ منہ مری خونریز
 رنگ کے بدلی ہو ہر ہوا تصویر
 شام کو دروازہ ردا کجا کس
 فصل بڑا ہی پر دل میں
 حق تعالیٰ ہم ہی خدایا
 جاب ہی بڑی کجا کس کی تصویر
 دیکھتا ہوں عالمِ اویا میں
 خوف و کیف شہی میں جو کجا کس
 آج بیا اویا کی جو دہلی
 کس قسم کجا کس کی عالم میں
 محوِ جانائی تم سوتی ہو جس
 سحری باتو میں یارِ عجاری
 دیکھو اوسکو جو میں ترا ہوں
 خون اوتر تا ہی اوسکی
 دل دیا ہا میں اوسکو اوسنی
 صاحبوہ کو زلفِ قصیر
 صاحبوہ کو زلفِ قصیر

اوسنی کلن کے موقع کی جو کی زلی
 بولی کل الی لگی لکوتہ تصویر میں

خاک اور پتھر اور اودھ توئی نیمچہ چکی واک حبس لیتی ہیں

میں یہاں بول اللہ کے عا کرے میری نسخہ کی لئی حکم ان کے ہیں

بارگاہ صوفی آوارہ کو گئے منت میں مسافر صبر میں

اس طرح کہ غم کی طرح دہری میں جانہ نہ لگا اسی وہ کہ لیتی ہیں

نہ اس کے سر پر یہ قیامتوں کی ناکے چکی رگڑی کمر بولی

چشمہ نگاہ میں سر اور کی لاری کا مختار ہے حاصل شہر لیتی ہیں

یہ نہ ناپا علم غصہ خواہش ایاھی بیکار ہو سکھایا خود کہ لیتی ہیں

شہر اس صید دار کے اور حال تیرے چکا کا ملک وہ لیتی ہیں

اہستی میں خور و پی و لیس کی لیتی اسلی جو میں سا کر نہ نکھرتی ہیں

لقدیمہ و بیغام کو ترسایاھی بھیجتی ہیں نہ خبر اپنی نہ خبر لیتی ہیں

دم لعلی میں گلچسپ لہو جاری سالس لیتی سری نقشہ لیتی ہیں

غل لکری ہوئی تو ہستی میں نہ لیتی ہیں باحال چند نفس و غم لیتی ہیں

ہم وہ شہر کہ جو خون جگر ہم باوٹہ تخت رواں برائے لیتی ہیں

سامنا کرے جس جھوٹ کا ترے

وہ متعین ہوں ہم ہی جگر پہ گریں	جو اشیاء سپرد خان میں تو عیاں ہیں
وہ بھجیں جانتے ہم میں حوصہ	رفانی کی جو خبر وہاں میں تو عیاں ہیں
نجل میں کانوں اونی عاری عیال	خروج شمس و قمر وہاں میں تو عیاں ہیں
تم آئینہ میں کس ساز میں کہتی ہیں	بغور دیکھ کر وہاں میں تو عیاں ہیں
زینب ار کیجے کہ ہم میں شام خرا	اگر امید سحر وہاں میں تو عیاں ہیں

وہ کالی دنگی کو کو شہ فرستے لڑکا
طاؤس اگر وہاں میں تو عیاں ہیں

دیباہی دل اچھی کس پر منتہی	کوی سراں میں ہم قتل کی تعصیر
حسینو کو غنائی خود کے سا بحر میں	خفتہ نفس یہ سب آسمان و تصویر
درجہ پہلو ابھی اسے فوج کو	گرماں گہر جو پوئی دامیگس
نہ کہ شرف و راجہ جس میں	نہ کہ کس میں انعام حسن
خون چھوڑ کر جان سے	سہم نہیں ہی جہالت
سورج میں شمشیر کی	یوں نہیں کہ کس میں
میرت پر کچھو کچھو	یوں نہیں کہ کس میں

رو لوانی یار محکو گنگار کرشین	آکھیں پیر تر تو پو مر داتو پشین
امید وصل رسہ ہی تو صد نہ کم ہوا	کیا درو جا گیا جو دو اکا اترشین
دیکھو ہی دناغ دیکھ نہ کم ہوا	یہ بوی اور سر سر حراش
تنہا جلی میں مولا عشق جلی میں	اوکی طرف خدای ہی کوئی اور نہیں
خالی صفائی قد کے سیر عشق	کیا عیب ہے کہ جسکی مقابل نہیں
فائل کی راہ دیکھ لی دم تر کر لیا	ابدل قضا کو ال دی ہمو مر نہیں
تو کمر سامان نہ ایک کروڑ تر لیا	سو کا مقام کو کر منزل فر کھو نہیں
رہاں سر شگای حب میں دیکھ لیا وہ	بی گنا خون تر نہ حتم ہوگی نہیں
اکھیں سر میں مری ترقی جس	پیش نظر ہو تم جہی تاک نظر نہیں
یار و ماو لہو آکھیں کھانوں میں	اوس شوخ کی کدیر کو ہر کد نہیں
نندہ نوزد میں رتوع و سجود میں	طاقت عطا فل راکی کوئی نہیں
برہو کی ماس وں میں دل بچنی	سودا جو مول نون نہ محبی درو
راہ عدم میں نہ رگی سری سولا	ہر دہش نہو جو ہر ہر نہیں
ظہوت ہر ای یار میں ہو کر لیا کوئی	وہ نیکو فکر نہ ہوا کا ندر نہیں

متہم لوں کہ گھر سے دور دور
 دم راہ ذوق خویش تہا نہیں
 کوئے خبر دلہ کروں انہی آہ
 اک سے جو جی نہ وہ آہ نکلی
 دید میں راغش حیاں او کی نام
 مانگی خبر کی خیم میں نہ نگر گام
 اسکو منع کرتی ہوا احسانہ او کا
 شاعر محال دیکھا وہی نام

ابدل جو عاتقہ روئے قابل بوسا
 اس پر ہی طرب جو بہ منزل بوسا
 راحت میرا شری ہو مشکل بوسا
 معشوق ماورائے قابل بوسا
 ناچار ہوں نہ توئی سائل بوسا
 گل شری با عکاس ہو محال بوسا
 یہ تو ہونہ عالی میرا دل بوسا
 نظارہ گاہ ہو مستحل بوسا

مرحوم دوکتر شریف اویس

نشد به سوز و زاری حاصل نوبت او

ناصحابو غنیمت! مری اللہ تعالیٰ
 دم سرفراز میں! ہو کہلتا ہی
 بوزغ و اڑی شمشیر و عین
 تلوں مرگد زونہر مار گاہ میں

کسمین شہن خدا نہیں نفسا نہیں کے جو
محبوبت الخلد کے دادا دین سہن

زنجیر کیا بنار کا سودا کو تر یا
عبرت کے ماری لگا ہی حد او میں

اللہ اپنی بند کو دیتا ہی چکی داد
اور اسلمی مری مرنا د میں شہن

برگ و فضا چھوڑی کوئی کہیں جہی
جا عارف کے عالم اچھا د میں سہن

سکھلا رہا ہی محو فرشتوں کی جہت
خوبی شہنیت میں غم لو میں سہن

کل تا جو میں تو نہیں نہ تا با عبا
بلبل سوہن فابو صبا د میں سہن

کس نقش کو نظر کا موجد نہیں تو
نیرنگ کون ہی لیا د میں سہن

کیا وجہ ہی جو بلبل و کل میں تھا
کیون بول چال فخری و شہن د میں سہن

ای شرف کی مقصود کی سب کو بچار
 ولہ ری خوبی قسمت ہا پر ہی

بے رستی ہن جہول اپنی انی رست	راہ کرتا ہن خوشی تیر باد چرست
خدا معلوم حصہ ہی مرا کس غایت	نہی رست دیا و ما فیہا جو قسمت
خوابین نظرانی لگانم اوکے صورت	صفای نہ بڑاں سوا ایدہ حیرت
ازل سے پرورش ہو ہا سون دلا رست	پہلون سو پڑنکارین دنیا سے کی باغیت
رہن ہم اور تم اک جاد و خالہ سون خلی	کروایے لدا سنی سمیع تصویر سوا
جو مرغوب خدا ہر حصہ فرای اسکی رست	نظارہ میری قسمت بحر نعمت توکل
تسہدین اندرین سجدہ میں رست	نمار سچکانہ میں سر جاذ کی اوسکا
لیا ہی میرے طفلی اسکا کون رست	مجل جاپہ رکن ناہم کی رحم توکدو
الہی خرابہ طلب سوتا ہر خلوت	دل لدا رجا سہ صورت سے اپنی شوق
خود کرتی غن رنگ امیران لغت عمار	محل عسویں جو خوشنشا توکھا ہا
نسلہون میں ہو اک بدلی کر کلزار	خدای وہیکر نہ ہر صبا ہا چہا ناہول

میری پر ہی شرف کے دونوں انکوں برابر
 خدا جلی کہ دم لکھادی اٹکا کے حیرت

منتخب

مرجانی لنگی نکل کے تری انجمن سی ہم
 جاتی ہیں اوس کریم کی ماسک لکھنئی
 بیل شبنم چمن باجھ میں چرس سی ہم
 حلقہ کا لطف اوتھائی لکھنئی اس شہر سی ہم
 مجھ کو نہ روٹھو یاد اسے خوب جان لو
 عیسے کو جس نے سچا نفس کیا
 خلوت میں لیچلے گئے تمہیں انجمن سی ہم
 کیونکر سینے وہ بات تمہارے دھڑکے
 زخم اسلانی جیسا ہی میں اپنی کفایت
 تصویر بنی لکھنئی گئے اپنی کفایت
 زنجیر نہ سکتی تھی یا ہم حاشیر سہی
 برسوں جیسے مرتے تھے لکھنئی نام پر
 یا بل سے نہ نڈر تار کفایت
 کرتی ہیں اپنی روح کو از توں
 بنجو دیکھتا ہوا نور تباہی فی العذر
 نکلے تھی گھر میں اگ لکھنئی وطن
 مرجانی لنگی پھر لکھنئی نہ اپنی سخن
 بول اس میں ہر دی قبر کا مٹی نکال کا
 روح انا جسم میں تو کہن گور کی
 چشم سیر کیا جنوین جو یاد ای
 صحابہ میں خوب دی پیکر برن
 حرمت تھی مری دوزخ میں شہر اکائوت
 مجبور سوئی لکھنئی میں اپنی وطن سے

حق و حق کا ادھار چھوڑ دے کہ نہیں
 بیخیر ہم وہ زمانی کی خبر کہیں

تری در سطحی جانبہ کسینگی ہم ہم سہای ہی دلیں خدا قسم
رہ عشق سے رہے ہینگلی قدم ہمیں اپنی ہی صدق و صفائی قسم

مری پرزی اور دایکا اگرچہ تو کل زخم سے لگی عشق کے بو
کچھ تیرے تری تو رگڑو گلو مجھ تری ہی حور و صفائی قسم

مرنام جو یار ہی بوجہ رہا ملین تاجون تجھی لقب سے مرا
مجھی کتی ہیں کشتہ باز و ادا تری عمرہ ہوسن زبا کی قسم

اب گور اگرچہ جوی میں ہوں مگر ایہ دلکی صفائیں ہوں

ترا محو خدا ہے خدا میں ہوں مجھی اپنی ہی عشق و وفا کی قسم

کئی ظلم جو تم نے میں نے سہی مری انکھوں سی ربون سی اترک ہی

کوی عشوہ و نار اب رہے نہ رہی تمہیں اپنی ہی باز و ادا کی قسم

سب عیر میں اب کہ جو بند ہو تری زلف کے یاد دو چند ہو

مری سانس اور لہکی کند ہو مجھ تری ہی زلف و وفا کی قسم

تری چال نے حشر بیا جو کیا تری خوفِ حشر مرا یہ ہو

ہوی جاتی تھی روع بد میں فنا مجھی اور روزِ حشر کی قسم

مرا اہو میں چون ملو جو دزد اسے دیکھو تو زک و کمانا ہی کیا

روانہ ہو گیا وہ ہی کنار کش ہو کر غبار ہو کی جو بیٹی کے عذار سی ہم
 ہم وجہ ہی کہ ہو کو خوشی خوشی خدا کی سامنی جانیکو ہن مزار سی ہم
 اک اور شرفیات میں ای شریف ہو گا

کفن کو ساڑ کی کھینک جب مزار سی ہم

کیا ہے سو نکو مری فریاد کے کیا کام
 جلتی میں ہی سو روانہ تری اوس کے
 کیوں ساہو آہنی کے عکس رہیں
 ظالم کا گندہ مری گلشن میں نہو کا
 انشا و محبت کے برہوں کیوں کس کے
 سنجس گشتش سے تری تصویر جانی
 جبکہ جیا غم کی ساڑ اوس پہ گرای
 تسکین عکس قوت دل مچتی ہی سدا
 دم بہر میں قضا کو کئی ہی ساتھ ہو گیا
 اباد رہو تم نہیں برباد کے کیا کام
 میں صلیب پہ ماراں اوس میں برباد کے
 سایہ ہن جھکا اوس ہن نہو کے کیا کام
 ہوں بلبل سدرہ محبی صیاد کے کیا کام
 الہام ہو ہی محبی اوستا دے کیا کام
 مانی سے غص کیا ہمیں نہو کے کیا کام
 پیر جان دی شیریں تو فرادے کیا کام
 اسی یار بکلی میں تری بادے کیا کام
 شیریں تو لیا کرتا ہی فرادے کیا کام

بحر شرف کون کھد کا لیا کا میرا

خوشی میں نہوں مجھے جلد دے کیا کام

ظالم فی مری در کو بونجانہ ای شرف

سٹ مشکی معنی مفت میں کی اپنی جان

نیکوہ گئی راضی ہر جا بھی کیا کام

سائنس یعنی گوشت حکم ہوا سی کام

بوی گل خانہ صیاد میں لپٹی ہی

سالہا سال میں لکھا ہی صبا سی کام

شاہ خواب میں ہو گوی تو بھی کیا

دوم ساری خدائی میں تری رحمت

ایتوا کسیر کی دل نہ ہو کس ناتو

حشر کا روز ہی پرش ہی کیا روکی

تو کری ہم مری روح ٹری تو تحلیل

تندرستی میں غرض کیا ہی خوشی کی

تیری بندہ میں طرفدار ہی رحمت

گلشن میں غرض کیا ہی صحرائی ہوں

کیون لوہن یاد کریں ملک عدم میں

جلد یا رو بھی سنجی دوری میں

شرع جانید و خطیبی لپٹ جاؤ ہی

سلطنت ہی جو کسی کو گدا سی کیا

ہر مری جان بھی جو رو جھاسی کام

جانشینی موت کی جگہ ہی تو دوری

رج ای متقیوں نیکو خدا سی کام

چاہی خوف خدا خوف قضائی

سو جکا وعدہ برابر تو شفا سی کام

مطمئن میں ہیں تعذیر و مزا سی کیا

سو کی عالم میں راہوں تو قضائی

جوڑائی تو عزیز و رقا سی کام

مشوق فردوس میں دنیا کی سودی

جان جان سو کی ہم آغوش جاسی کام

وہ کون ہی کسی سچوں تری خبر کھلی
 بلا کسی ہی ہکا نا ہی میری غفلت کا
 سنا ہی سنی کہ ہی بی نیاز و بی پروا
 فرشتی مانگی بجگو یوں میں وہ صبا
 لگا ہر کی جو دیکھا تمہاری بھل کو
 از کسی یوں کسی سیدہ نشتر کا تزاری
 مجازیہ جو حقیقی کی جانب آئی ہم
 جو مجسمہ گزری ہی حاجت نہیں کنی کی
 پیرائی روح جو مدفن میں محکوم حیات
 عجب حکما ہلا وہ جا ہی غفلت ہی
 جا نہیں آئی تہی نادیدہ آشنا کی ٹہی

کسی کو ہی تری گہ کا نہیں تھا معلوم
 جانکی خاک یوں بجگو یوں جا معلوم
 حواضہ سہی بجگو ہوا نور معلوم
 خدا کی فضل سی ہی کشور و فنا معلوم
 چار سمت ہوئی قدرت خدا معلوم
 مرض ہی وہ ہی کہ جسکی نہیں دور معلوم
 لگاہ کی تو ہوئی شان کبریا معلوم
 خدا در تھیں سب حال ہی میرا معلوم
 کھلی جو آئندہ ہوئی شاہ لاقتا معلوم
 جا نہیں آئی کسی کو نہیں قضا معلوم
 بیان وہ آئینگی کسوقت ہو گیا معلوم

جنوں کا جوش ہوا تھا پتا نہیں ملتا
 کہ ہر چلی گئی گہر سی شرف خدا معلوم

اللہ ری ناز حسن ہوا اک حیات تمام
 ہستی میں ملکی تہی جو دو نشتر
 باقی ہی امتحان ہوا امتحان تمام
 دم دیکھی لوٹ لیکھی عمر روان تمام

رہتی ہیں گرویش بر نرا د سیراؤں
 رکھو مہم ہی خدا نہیں جسکی شبا کی
 صیاد تو کر لگا ہماری جو کچھ ہی
 دل پر پڑا ہی تیر صغیفی کی رنج کا
 صحر کی سیر کرتی ہیں اس عظم و شان ہم
 عالم میں عشق کرتی ہیں اوس حق حوالہ ہم
 سمجھنے کی اوس کوس کو سوا آشیانہ ہم
 جبک جبک کی جلتی ہیں جو غمیدہ کمانہ ہم

مہم ہی رفیق میں غم بھرانے ای شرف

منہ میں ل و جگر نکل آئی جو کھانے ہم

شمع ن رنگی تری جہ میں ای بار قدم
 اس قدر کرتی ہیں جو کچھ تری بار قدم
 مینی رہا ہی رہ عشق میں ای بار قدم
 ہم کو اس عالم ایجاد میں کیا مطلب تھا
 مر مٹی موعود عشق میں ڈھنکیالی
 دست شفقت سیر افراز نہ جسک لوگا
 روس جاکنی مطلب نہ ہی گھسانہ رخ
 تنگ پوشاک کو جانوں نہ گریبان باروں
 کس طرح روٹھنے کی جلی جانیں تیری کویم
 سر پہ لٹی ای تو سر کا میں نہ نہ بار قدم
 چلتی پرتی سی بیان میں نہ نہ بار قدم
 ڈھنگا ٹنگا نہ میر کسی نہ نہ بار قدم
 دیکھنی آئی تھی ہم ہی تری ای بار قدم
 منہ نہ دکھلائی سٹائی جو وفادار قدم
 گر کی قدم نہ نہ چور لگا لگا بار قدم
 تاب طاقت ہی جو رکھی ہوئی ہمار
 پہنکدوں سر میں تو ٹکڑا نہ نہ بار قدم
 دل گرفتہ وطن آوارہ گرفتار قدم

گردن پہ پیرہی چھلکی لہون مانتو کورو کا
 مانع نہ بھی ہو تم پردہ میں اولت دینا
 بی حرم و خطا مومن خط بھی نہیں پڑنا
 خود قیدی الفت یوں بھی من تم حورو
 کیا جاوے حرم چاہوں مٹی ہی مٹی کو کر
 بسمل نہ کیا توئی بی موت کیا ہم
 ہی کس کا فرستادہ تو اس سے لو لیا
 مشتاق مومن جس کا وہ شکل کہاں ممکن
 لازم بھی تم کو الفت کی پیروی

یہ کام ہی جلد کیا تاخیر سی کیا حاصل
 کچھ ہی نہ سونگائیں تقریر سی کیا حاصل
 رو کو ہی حیرت نا حق تکبیر سی کیا حاصل
 دل بستہ کا کل مومن زنجیر سی کیا حاصل
 مسند یہ جو بیٹھو نہیں تو قیر سی کیا حاصل
 صیا دیر ہو ان خون پھر سی کیا حاصل
 ای دل بھی ہوتا ہی اس شیر سی کیا حاصل
 ہو گا بھی یوسف کی تصویر سی کیا حاصل
 تم اپنی طرف دیکھو تغیر سی کیا حاصل

مہبت سی شرف کی تم لکھ نہ سیرم ہو
 مٹی اسی دلواد و تشہیر سی کیا حاصل

ہمدرد اس کو جانکی شور و فغان ہم
 صیا د کی عناد سی بی خانمان مری
 کرتی میں غم غلط جبر میں کاروان ہم
 آگاہ بھی ہوئی نہ کہی آشیانہ ہم
 پیر رہتی میں لیٹ کی تری آستان ہم
 دیو پول مانگ لنگی کسی باغبان ہم
 گلزار میں گذر جو نہ ہوتا بہار میں

حسرت کو تیری دیکھنی والو نکلی سسین قدسی ہوئی من آ کی یہ باشندگان
قدرت خدا کی رنگ داغوں کا ای شرف

ہی اک عجائبات چمن بوستان دل

شمیم گل ہی ہووی ہزار کی قابل درماغ جا بھی خوشبوئی یار کی قابل
فروغنی جو نہ کرتی تو رنگ کب جہتا حنا لیسے تو ہوئی ہی سنگبار کی قابل
۱۲۳ بھی بلایا ہی اوسے کدہ کروں سجدہ خدا فی جگو کیا وصل یار کی قابل
یہاں تک آجکا مینی تو رستہ دیکھا کہ آنکھیں بھی رین انتظار کی قابل
جاری دل یہ ہی اک تیر تم لگا مینی الہی شکر اوسے سمجھی شکار کی قابل
تمہا ر شکل جو دیکھی تو دلنی محسوسا حقیقتا میں یہ صورت ہی باری
شہید باز ہوں ہوگی مری غبار کی قدر یہم غارہ ہو ٹیگاروی نگار کی
کسی حریف فی ایسا مٹا دیا جگو کہ میری خاک نہ رکھی غبار کی قابل
خونگ لیس کیا ہی جو سیس قاتل فی یہم تیر ہی میری دلکی شکار کی قابل
جہا غمین و موم نہ ہو کر ہو کی داغوں ہی زمین تہی میری مزار کی قابل
بہلا ہوا کہ ہوا دفن تیری کو جہین خدا کری تجھی صبر و قرار کی
مراد آئی مبارک ہو داغ عشق میں کیا ہی رحمت پروردگار کی قابل

ایسا شگوفہ یارنی جوڑا بہار میں
بابل گلو نسلی گل موی گلزار میں
چوڑا اسی خدائی فی اسنی خدائی کو
رحمت تری ہوئی نہ گنہگار میں

روکا ہی نارسائی فی ای بادشاہ سن
اقتادہ ہون جو پہلوئی دیو لری
روبا جٹا خدا کر غنسل شفا کری
سب دھوک ہون تری ہمار میں

منظور ای شرف جو ہی یوسف گامی
گفت و شنید کجیو بازار میں

معتوق بی نیاز کا گھر ہی مکان دل
کیا منزلت ہی شان الہی ہوا دل

بیکان دل کا دل ہی ہی زبان دل
سو فارسی موت ہوا ہی زبان دل

قصہ ہی درخیز بڑی سرگزشتی
ای یار ہی بیان سی باہر بیان دل

دو ملکی بوجہ اوٹھالیں تری فتنوں کا
دسورسطی جگر سی ہوا ہی قرآن دل

ہر گل فریقہ ہی سیم وہ عندلیب ہی
جو غنچہ ہی چین میں وہ ہی آستان دل

بتیابی و فراق فی جوڑوں کی
صبر و شکیبائی فی بنائی میان دل

دیکھی جو جہلمانی شب وصل کا چراغ
فورا سسک سسک کی کھلی آبی جا

کشتہ ہی کشت و خون کی نشو و فراز کا
گلگون زمین دل ہی شفق آسمان دل

فریاد کی جو یوسف کینعان فی جاہ
ہم اوس فتن کی عشق میں سہم فغان دل

ہوگی کربہ وفا کی پیر سی جگو نیت
رکھی گی واما ندہ پیر نزل کہا تک

جلدی وہ چوڑی تم ہی جلو گری شرف
روڈ کی عینی لب ساغل کہاں تک

لاقی ہی تیغ یار ہی کیا تازہ چلکی رنگ
دکھلاتی ہی بیار گلستان او گل کی رنگ

منتصف جو ہو وہ بکھی یار ہی ل کی رنگ
بہر بردی عین شعرو عین کس کی رنگ

یار یہ برق طور بیلا دی کلیم کو
ایسا جگر جگر کری اونکا تل کی رنگ

بخشا جو جس صانع قدرت فی یار کو
کس کس ہما می ہی لیا ہی چل کی رنگ

یاد آ گیا ہی کونسا اسد شہید یار
سہدی کا تم جو دیکھی ہو ہاتھ مل کی رنگ

آیا گلو گلو بوش جو فصل بیار عین
سہنی لگا زمین عین میں او بل کی رنگ

میرنگی مزاج ہی دنی نہ چل سکا
تک تک گیا ہمیشہ زمانہ بدل کی رنگ

طہلی میں گوج مزاج میں سیرنگی اونکی تھی
اب ہی شبا رہ بکھی کوئی آجکل کی رنگ

یوچینگلی ایسی یار کی دمن میں شکر
عاشق میں ہم جائینگے بی زور مل کی رنگ

اللہ ری صفای کف دست یار کی
اکثر تو گر پڑا ہی حنا کا پیرسل کی رنگ

نازک مزاجیوں بہ تر سی رہی میں گل
کیا کیا کہلی میں یار تھی بل کی رنگ

اللہ ری نازکی کہ وجہی میں کروین
دوسیر گلو نکا کم نہیں تو یا چل کی رنگ

برسونین جانگنی کی شکل ہوئی آبی
نکلا ہی دم ابی تو تھا اترتا راتگ
کچھ قفس میں ممتو بیدم بڑی ٹپکن
لیٹی میں بستنی سی پولونکی ہار راتگ

دم ای شرف او کڑی ہوئی کی بجری سن

سکنا تو ڈہل چکا ہی سر پر ہی یار راتگ

بڑھی گا زلف معبر ہی کیا زمانہ مشک
تتا رو خوشن میں ٹپکن کی شانہ
سنواری زلف جو او کی ختن میں شاطہ
دساوی خسرو تا مار کار خانہ مسک

پیم فرق حلقہ گیسو میں آور نامہ ملی
وہ مرغ دلکا نشمین پیم آشیانہ
شمیم زلف جو سو نگہی تو ہو کی آوارہ
تمام شہر بچا ور کمری خزانہ مسک

تمہاری خال سیم میں مناسبت کیا
ہمیشہ سنکتی میں اس بند ہو کی دانہ
بڑھی گی شانہ سی کیا قد ناؤ آمو
کہاں معرب گیسو کہاں لیکانہ مشک

چیر ٹاکی زلف کا چلہ کہاں ابرو بر
اور ادا ہی نافہ میں تیر نظر نشانہ
تمہاری زلف کی خوشبو جو کی او میں سی
ازل میں نافہ فی جو روانہ آستانہ مسک

کسی زلف کی بونی ختن کو ٹوٹا ہی
مٹا کی نافہ کو غارت کیا ہی چاہہ
تمہاری خال کی خوشبو کا حوت موٹہ
سنا کسی جہاں میں نہ ہر فسانہ مسک

شرف جو حسرت گیسو میں روتی میں

نزع میں سورہ یوسف کوئی ٹکڑا نہ
 دم ہی نکلی تو مردوں کی میں فسانہ عشق
 ڈبڈبائی مری کہیں تو کیا کہتی ہیں
 دیکھو کبریا میں جھلکنی سیہ پیانہ عشق
 ای شرف کوئی دلی مقابل ہو گا
 ایک ہی ساری خدائی میں ہی مردانہ عشق

خاطر میں کیونہی نہیں لاتی میں معشوق
 کیا جس خدا وادہ پتراتی میں معشوق
 ہم عشق میں ہمیل میں وہ حسن میں لکھا
 ہم چاہی والی میں وہ کہلاتی میں معشوق
 اللہ کی قدرت نظر آجاتی ہی سب کو
 جستان خود آرائی کی دیکھاتی میں
 کرتی ہیں ہماری دل تیا کی بی چین
 ان شوخی و انعام سی شرماتی میں
 شیدا ہوں کسی میں گنگا رن میں
 دیوانہ تمہارا نسبتا ہی کسی کی
 ای یار تری گی حیرانگوں ہی لرزا
 خاطر میں مری آئی میں صحر کو لبانی
 جہان ہی لگاتی میں حج و لیر تو وہی
 کرتی میں ہمیشہ مری نیکا تا صنف
 مرنا ہوں تو کہتی میں صدی میں نیکی
 کیا جس کا ہی رعب کہ تہائی میں معشوق
 رہی کو بیان جہا و بیان جہا میں
 بسمل کھڑے مٹی پڑائی میں معشوق
 کیا تا تہ ہی کو کر بھی جہا میں
 اب دل کی کہانی کی قسم کہانی میں

<p> سوز کی پہل جاتی ہیں انسان پہل منزل کی طرف کیا کرینگے ہو کی مشقت پر عدا دل کی طرف خاص بندی تیری ہو جاتی ہیں سیال سبب جانانہ جاننا او سکی بسمل کی طرف تم ہو آسائش کی جانب ہم میں مشکل کی طرف آنکھ اوٹا کر ہر نہ دیکھا ماہ کامل کی طرف اک فقط میرا کلیجہ ہی میری دل کی طرف ہو رہی کیوں رجوع خلق عدا دل کی طرف اک نظر دیکھا تھا اوس ظالم کی بسمل کی طرف حسن انگیری اوس مشوخ جاہل کی طرف شان فی پردای ہوگی او سکی محل کی طرف قیس اک یاس میں دیکھا ہی محل مستحق ہی دلیلی تو رخصت نکا شرف میں یہ دو پردی برای نام محل کی طرف آئینہ ہوگی جو طبعی لب دیدار صاف تیری تصویر نظر آتی ہی یواری صاف </p>	<p> ہی کوئی ایسا محیط احوال خدا کی راہ دیکھ کر صیاد کو عبرت بھی شش و درجہ مانگتا ہوں جب عاتین کی آتی ہے صیغہ عشق پر پیر کا ہوا ہی دل جو مستعد مری بہم میں جان تم لینی یہ ہو جان جان حسنی تری کبار صورت کیلی کوئی ہی اسکا طرفدار اور الفت میں حشر کیوں نہ پای کی بیدار کس خلافت آتش برہ ہو گیا آتشو کبھی تہمتی نہیں فوج و لشکر کی حقیقت کیا ہی او سکی سنہ مٹ بھی گئی سائیک کی جو خاطر عشق بار رحم آہی جائیگا اگر جائیگا لیل کا دل مستحق ہی دلیلی تو رخصت نکا شرف میں یہ دو پردی برای نام محل کی طرف آئینہ ہوگی جو طبعی لب دیدار صاف تیری تصویر نظر آتی ہی یواری صاف </p>
---	--

ضعیف فی سہل ہی بجایا میرا	سحر کا وقت ہی کو نکر نہ جملایا
دوبئی آئی سری شمع کو کی مٹھل میں	جلو میں کسی سروادہ کو نہ لائی
بچہ ل دل ہی تصور میں سو سکی گسی کی	کہ جیسی مٹی کا لیکلی جملایا چرنے
کیا تھا کسی محروم یہ ناز تیری	نیم صبح معین ہی جو برائی
چروائی ملی خوشی میں ہوں تیرے	ہمیشہ کو مکن و قریبی جملایا چرنے
دکھا دوں شعلہ دماغ جگر میں اونکو	نہ پر نگاہ میں سروانو کی سمانی
نہ فوق ہو گا مری دلی مقراری	نہ در الفت پروانہ آزمائی
شب خراب کی صدمہ میں سوئے ناقت	لرز لرز کی نہ دنگو مری جملایا چرنے
ازل کی دے ہی روشنی سکی شعلہ	ہوئی ہی دماغ جگر میں ہی نہائی

سواری شوق سے گل ہو گیا کنول دل کا

یہ آندھی جی جی کہ صدنا شوق بجایا چرنے

کینچی ہوئی اجل دلی جاتی ہی سوئے	حسرت میں خرو میں نون ہوئی تلخ
عالم میں کرتی ہی حق و ناحق جو فصل	دبروی د میں آگ کی تیرے بگڑی ہی قوی
ایدل لبے لبے کی جہانم کسائی	باس میں ہی دلہوں جو صحن کیوں گلوئی
مجھ پر دھاکا ز سمن پر رہی ہی لہو	کیوں یارو ہوئی ڈالنائی آبروئی تلخ

محل میں تری ہو گئی جگہ دل شمع

ہر بزم میں ہو جائیگی پروانہ

دکھاتی ہیں محکوری دیوانہ

لی دیکھ جلوداری شانہ دل

سنتی جو کسی بزم میں دفانہ

اوس گل کی شرف ہو گئی روشنی آئین

اندھیری رکھ تباہی خانہ دل شمع

فی الفور جلایا دسمی والوں نے جلی

مفتوں خو چراغ رخ روشن کا شمع

سب داغ شب بھر میں ہیں مسمی

پروانوں کی کیا اصل ہیں داغوں کی

پروانہ تھاری رخ روشن کا شمع

اوس گل کی شرف ہو گئی روشنی آئین

اندھیری رکھ تباہی خانہ دل شمع

درد کی لہو لہو زنی یا جانی وقت

دیر تک یا جو میں ای یا جانی وقت

مرتی مرنے جاڑا اوسکی درد و دل

سبب رخصت گئی جاتی ہی ایک سار

نہیں آئی جاتی ہی سبب توئی جانی

مرتا ہو کون گڑوا جاتی ہی سبب

کیسی دھڑکتی ہے جاتی موت آتی

جان دھڑکتی ہے جاتی ہی سبب

اتنی مسرت دی بھی ای جانفشانی وقت

بیرخی تھی محکوری آزمائی وقت

اڑیاں گڑب گڑی با سببانی وقت

محکومے الٹی ہی نا توانی وقت

سو گئی زنجیریں شب خوابی کمانی

ای اصل کرتی ہی کون جگر خوانی

سنتی ہم نسیم اگر اوسکی زبانی

کبش کش میں پڑی ہی زندگانی

جان دھڑکتی ہے جاتی ہی سبب

عاشق و معشوق بی تاب ہی الیسا مکر
جسکی بن بڑتی سر ہی کوئی تدبیر
جان لیتی من او کی دل خود تابی
ای مکرین آکی میری پاداری

یہی ہی اسی شرف کج شہید امین بھی
کس قدر دشمن ہوئی ہی میری تقدیر

آرزو ہی یار کا پیغام لائی و تھیج
کوئیدم میں ہم نونگی ہوگا روٹیا
نامہ بریار فرشتہ شکلی آئی وقت
دیکھنا ہوگا جو حکو دیکھ جائی وقت
راہی جنت کی آخر دم میں کی موت
جس طرف کو یار ہوگا رخ مرا ہوگا دور
جان لینی میں شہابی اس قدر کی موت
دیکھنی آؤ حذر اتم ہی دم ہر کھلی
دم ہو میر ہوگا کلہ میں ہوگا یار کا
قبض کیں روچیں شہید و نکی جو غرر دل
جسہنی دیکھی حکم مجھ میں سنا سنو
مرتی مرنی آمد آمد نکی اوس محبوب

کیون جان اپنی کوتاہی شوق خندگ
 ای عند لب کیا تھی صیاد غرض
 یو خینگی محبے کی نگیریں کیا شرف
 رکھتا میں عالم ایجاد ہی غرض

ہو میں کتا جو کرتی تھی ہمار ضبط	صد مہ در و جگر کا ہی بہت دھول ضبط
کس قدر زخمی میں وہ خبر بہ جگر کا ضبط	ہو رہا ہی یار کی سرکار میں زنگار
درد تنہائی میں کیا ہوتا میری نگاہ	صبر ہی آرزوہ خاطر آوری آزار ضبط
کر چکی زلف معبر مشک کی ہستی اوجا	آجکی ضبطی ختن کی موچکا تار ضبط
آفریں صد آفریں آفریں ای عند لب	ودہ کیا نالہ کیا ہی ہو لی شکار ضبط
جان جان لوٹا تو لوٹا اس دل پر غم	رہ کرنا یوں کسی مظلوم کا گھر بار ضبط
دولت تنگی کثرت سی ہی میرا دل غنی	کیا کرو گی ضبط اسی ہو گی نیم زہار
کیا گنہ مینی کیا ہی اس شب تنہائی کا	کیون کہی میں اسنی مہری طالع بندار
اہل حرفہ کو جو آیارم مجھ بودای ہر	کر لیا اس بادشاہ میں فی بازار
دیکھ لی قاتل ہمار تو فی جان بازمان	جس میں لی تحبے لیسکر کی تری تلوار ضبط
لوٹتی ہو تم جہی ہر جان تک جہتی نہیں	دولت امید تک کی ہو تم ای یار
برہمی افہم	کی خزان فی دفعتاً کیفیت گلزار ضبط

جان بلب غنیم کوئی سورہ یوسف
دل ہمارا تو حسناں جان گری
ای سیر و یہ روش کسکو عین
کیون نہ سترت موخو آرائی سائیں
مول کوئی حسن بھوگی گلوری و نکو
ہر وزرخشیا حرم و موس و انوکو
عشق کی نشہ میں مخمور با کرتی ہو
کچھ حقیقت بھی نہ چھینگی وہ پروانگی
بندر پتی ہی صبار پتی جس صحرائیں
خال عارض ہی بدلا شکر و نسبت
کیون نہ میں دیکھو یہ بھی گائی کیوں
دمتھان کر کی تو دیکھو کبھی سیریں کا
ہر طرف مجمع محشر میں تھی کوڑھوڑا
کیونکر اوڑھ کر تری محفل میں مرادلی جاٹی
جگر و دل کامری ہی ہی خدا ہی حافظ

گر مرون ہی مرون سکی میں افسانہ
عشق منزل ہی یہ کتنی میں پریا نہ
نوش و دروہی جو لبریزی ہمانہ
خلوت آئینہ ہی ہی شانہ سی بارانہ
جان جان روح و جگر میں تری تیرانہ
خاص ہو گونگی لٹی جا لٹی بیجانہ
تیری متوالی میں شہور میں ستانہ
آگ میں کووڑیگی تری جوانہ
ہوگا عالم ہی ہمارا جو ویرانہ خالی
تل نہی آنکھوں کی ہی بہر ہی سیدانہ
دوس سیر و کا یہ شور بھی کاشانہ
شیر ہی ہی نہ کبھی چھکی گاؤڑانہ
حشر کو شرنہ سبھا تر اووانہ خالی
بی پروا ہی دھوس یہ پروانہ
بحر عشق ہوں ہو نیگو ہی جبرمانہ خالی

جو وقت قدم چو می گلی بکلو گایا

چلا کی چولیا تو خفا ہوئی وہ بولی

حسرت کسی معشوق سی ملنی کی نہ بجا

سرتابی کا پھر ٹکوکھی بل ہی نہ ہوتا

کئی ہو تو ای یار نہ شراؤ نہ گیراؤ

بہر نعمت دنیا کا کسی نام نہ لیتا

غل ہو گا اسیران حین میں کہ مبارک

ای یار سنوارو لگا تری کسوی بھی

چوڑا ہی گلستا نہیں شگوفہ جو کتنی

ہو گا گل شاداب داغ جگر کا

دل ملنی لگایا رکی غرت یہ ہمارا

سنستا ہوں وہ او سرور گلی محبتی

جامہ سی جو یا سر ہو تروت مار خم شکی

ہو آئی ہو کس اہل تعافل سی ہم آغوش

جنت میں ہوا صاحب دلدل سی ہم آغوش

ہوئی نہیں اس شود سی اس غل سی

ہو آئی حسیو نہیں جزو کل سی ہم آغوش

ہوئی جو کے عاشق کا کل سی ہم آغوش

کیا جلدی ہی میں ہو لگاتا مل سی ہم

ہوتا جو کے اہل تو کل سی ہم آغوش

صیاد جو ہو گا کسی بلبل سی ہم آغوش

رو یا میں ہوا ہوں جو میں سبیل سی

غنیہ کسی ہوئی نہیں بلبل سی ہم آغوش

قسمت جو کر لی تھی اوس گل سی ہم

شہت نہوئی خوف تزلزل سی ہم

گل ہو شکی جس دن کسی بلبل سی ہم

کس سن سی صاحب قبر ہی غاموش

بیٹا ہی وہ خاموش کہ تصویر غاموش

برون بار لوئی میں فی موافقت کی
 لیکر مری مراد میں آئیگی ناز کرتی
 سیال کا پر دیاد دل دولت او سکو
 بی یار کیون گئی تھی کرنی علاج دل کا
 کبر ہی کے زمانہ آمدنی ہی کسی
 راہ وفا سی آکی لیجا نیگا وہ محبت
 لائی نہ نکلت گل صیاد کی مکائین
 تمیر فرقت ہوں دل دیکھی شکو اپنا
 ہوتا ہی ل تصدق الفت کی عارضی
 مگر او کھاد و اپنا تم مسکرا کی محکو
 اوس گل سی میں رما خوش محبتی گل
 تیری کرم سی کیا کیا ہوگی مری دعا خوش
 ناپوس جسکو دیکھا فی الفور اوس کی خوش
 تاثیر زہر خستہ پیکر ہوئی دوا خوش
 عالم میں جسکو دیکھو کر تہا ہی جا بجا
 محنت وصول ہوگی خبر و زودہ ہوا خوش
 کیا کیا کیا ہی دیکھو بلبل کی ای صبا
 اتنا تو کھد و محبتے راض تم ہوا خوش
 دیکھو تو کیا ہوا ہی رہن سی رہنما
 ہواؤں میں ہی خوشدل رہی تم خدا

کیونکہ ہر عطا ہوا غلام شرف کو
 اللہ خوش غنی خوش حسین و مرتضیٰ خوش

دیکھتی ہی اوس پر کیو آئی اور جاہیں
 یار آتا ہی تو ہم دل ہر کی دیکھیں کس طرح
 عالم و حشر میں ہر ملتا نہیں انکا نشا
 غش جاتا ہی تو دو دین میں آتی
 بخودی جا جاتی ہی شریف لیجاتی
 کونے صحر میں کس جانب نکلتی ہی خوش

روز تم انکو گنویں سیکڑون جھوٹی ہو
 اسلمی شیفہ چاہ دقت میں ہو
 خاک چھو انکا خوش باشوں نے سزا
 سسکے سب میری زمانیکا جلیں تیں
 عالم یا میں نہ کوئی کر ہو تمس بہت تو
 آلی پر ہو گئی میں زخم کمن میں ہو
 کوچہ یار میں امیدیں جانی کی
 جسکی بلبل میں چٹائی وہ چین میں
 ای شرف جسم میں رب و حکم خست ہی رہ

تندرستی میں سب اعفائی بدن میں ہو

مریں کی بعد ہی نہ گئی یار کی تلاش
 پریش جو کی فرشتوں فی اطہار کی تلاش
 ای یار و کوہ طور کہاں تو رہیں کہاں
 لائی بھی بیان تری دیدار کی تلاش
 جلوہ دکھا کی حال کسی نہ پوچھی
 بیخود میں سب کچھ ہمشیار کی تلاش
 مرض میں لیجی میں بھی کیوں ملائکہ
 کس بادشاہ کو ہی گنگار کی تلاش
 زخموں کی بد بیان مری گردن میں الدین
 زخموں کی بد بیان مری گردن میں الدین
 لکھی میں میں ڈھونڈ ہی جو بلبل سنت پر
 کس بادشاہ کو ہی گنگار کی تلاش
 آئینہ ہو کی مشا و کہا دی پر سبھی شکل
 قاتل کی گھر میں جا کی جو کی یار کی تلاش
 لکھی میں میں ڈھونڈ ہی جو بلبل سنت پر
 کرتی تھی گل کو پیار جو منتہار کی تلاش
 علیٰ کھڑج جانی میں اوس گل کو ڈھونڈ ہی
 کر تی میں عشق باز ہی کس یار کی تلاش
 زندہ نہیں روز دیکھتی میں کی ہر طرف
 کیا جانی کو نہ ہی گرفتار کی تلاش

قریر میری بنائی جائیگی دو تہرتن
قیس کا دل مورا ہی دھن میری دل کی

دوسرا دریا بنایا میری آنکھوں نے شرف

روتی روتی جان دے تہرت بنی ساحل کی بس

حسرت افزا ہو کی اونہی خوب حاصل کی ہو

میری آنکھوں نے جو نگہ کی مقابل کی ہو

لائی تہی دنیا میں ہو کو تیری محفل کی ہو

نار سہا ہی جل بسی دھن ہی دل کی ہو

عمر کم ہو نیلگی اور آرزو بڑھ سنی ہو

اشتیاق یارنی دھن جو نازل کی ہو

روح جتک جسم میں تہی و لوہہ تہا قفس کی ہو

اب نیلگی کی تمنا ہی نہ محفل کی ہو

اوسکا نظارہ ہم عشق سرور کی تہا

خوب وق و شوق نی کی سسل مشکل کی

اشتیاق یار کی ہو نیلگی جسد میں

عاشق نی میری آج کل میں شام کی

محرکہ آرائی جان بازی ہو راہ عشق میں

امتحان کی آرزو ہی تیغ قاتل کی ہو

خون ہو گا عمر ہر حسرت ہو کر دھن میں

درد کہہ میں ہی لکھی وق و سسل کی

عالم ارواح میں لکھی ہو سکود نوذرتی

وہ سہا قفس میں کہ روح و جا ہی منزل کی

خانہ و صبا و نکلی اوڑا کر دھن کی گل

ای صبا تا نکلی کر نکلی عناد کی ہو

آرزو ہی تو یہ ہی خلوت ہو ہو ہو

دلو ہو رو نیکی نہ ہی بیرون ہی محفل کی

لاکھ نقش حب ہی بڑھ کر ہی دھن کی گل

علوی و سفلی کی پرواہ ہی نہ عامل کی ہو

یار سنلی گا جو نگر انجین سیر کی آواز

ہوا ہی گر تیرے بھولے سبزہ کیا سیر
 زمین نجد کی ہی سبز لون مرا سیر
 بنار میں مری تربت رہی سدا سیر
 جبرٹاؤ بولونکی عمار کی ساتھ عا سیر
 خدا سنی ڈر بھی کھلو کی زبردست نہ
 گواہی شاہد کیو ہو بجائی خیر سیر
 ریاض ابرہہ کی گس سب ہی ہو گی
 کر سنگی رو کی اسی میری دیدہ سیر
 کمانشی لائیک کی دوس سبزہ رنگ کی ریت
 ہوا کری جو میں شمشاد اور صنوبر سیر
 عجیب رنگ ہی تھر زردی کا تری
 ہزار باغ مٹوں اسی نمونگی پھر سیر
 نذر تربت بلبل کا سبزہ ہو گیا
 گلابلے اسی سینچیں تو ہو مقرر سیر
 کروں شارت تری خط یہ میں مرد کو
 کہاں یہ لوز کا سبزہ کہاں ہر سیر
 خاص ہی بڑی دوز کی گھنٹی کی گوی
 کہ اندلی تو میں سرخ اور باہر سیر
 نہیں وہ باندھی میں تعویذ دانی اگر
 لگائی خوشی زرد کی قدرتی پیر سیر
 بنار میں مٹیں مارا سبزہ رنگوں نے
 ہماری خوشنکایا رو بناؤ محقر سیر
 قبا بناؤ گا فضل بنار میں مٹوں
 اسی کو دید میری قبر پر کی عا سیر

شرف کا قول ہی کہ جو مٹا وہ مٹا
 ہوئی نہیں کی گھر رنگ زرد ہو کر سیر

ایسی ہونیں جا ہی شکو پر سیر
میں خواہی لگاؤ گی بدن میں اپنی
بس ناز کر لگا نفس عیسیٰ

ہر پر و لب معشوق ہمیشہ سمجھا
ہر دم ای یار عیادت کیلئے آتا ہی
ہوئے جان باز مرا خون جو بہ جاتا
نا توانی میں محبت کو ہی غفلت مزا
دخن کی بعد کبھی کوئی نہ پرسان ہوگا
رحم کر رحم خطا وار ہونے نہ توبہ
خوش کیا ہی بھی ہو کر لب معشوق اپنی
جان بلب میں جگر و دل میں سگان
کسکو ہی روح کی قالبی جدی منظور

جان بلب نہ کرو شربت و مدار
ایسے ہوگی مری مٹی تمسک ہی تیار
اوس پریر کی جو ہوگی لب گفتار
رسقدر دینی کیا ہو سہ سو فار
کیا مسمیٰ کو ہوئی میں تری ہمار غریز
جو ہو لہنسی ہی ہو اگر تھی ہی تلوار غریز
سیم غشت وہ ہی جسے کرتی ہی تلوار
قبر تک آور میری سہا تہ میں دو چار
اب گنہ گونہ کرو لگائیں گنگار
ہی بری مٹی ہی ہو ا جگہ کو سہ سو فار
رہو چینی نہ لگا رحم کرای بار
کون ہی جیلو سنیں ہی یہ گرفتار

ای شرف ترک و عشق میں سکا کیونکر

جانے بڑ کی ہی وہ شونہ طر حدار غریز

گوشہ وقت سحر ہو جو گھر کی آواز
غافل جانو اوس کی کوس سفر کی آواز

کسکینی نوزنگ او سکلانی جو نوا گلال
رحم کر محکوب بجالی ریحز او نذر کریم
جامہ جسم اسقدر آخر کو بوسیدہ ہوا
ڈھونڈ سنی جاتی ہی میت عالم نابود
کسکی شکر گالی حکمتی اسقدر لرزادہ
جامہ گل میں بسی سیم جو بوی دلفریز
سیکڑوں صیاد آتی ہیں طواف قبر کو
اسکلی میں سو نکسایر تاسوں بوی
میری مینابی یہ پیچر و نکی آئینہ گر ٹری

جائینگی جب اسکی محفل میں ملائقہ اشرف

مونگی شادی مرگ ہم رنج و محن جی بکر

محکوبی ہم توڑنی دمی ہم بسمل نہ توڑ
ایک بوسہ کیلئی لاشہ ظالم منہ نہ بھر
دل میرا ہی تیری تصویر خیالی کا حجاب
تیری محبوبہ ہی لیلی رنج لیلی کوئی

سرخ اوسین گئی لعل میں جھوٹ کر
میں بیابان مرگ تو تاسوں وطن
مرگئی بوی حیات اس میں سہمی
رات کو کم ہو گئی ہی روح تن جھوٹ کر
گر بیڑی کیوں چوٹ سورج کی کرن
ہوگی مفقود انجرا اس میں سہمی
مرگیا ہوں کونے ناوک گل سہمی
اک قفس میں جاکی سنسائی چین سہمی
خاک سر پہر کا میں اوس ناوک فگر

ہوں ترا ہمدرد صدہ دیکھی مراد نہ توڑ
صدہ فی اعتنائی میں دل سیال نہ توڑ
ایسے ٹینہ کا ملنا سوگا پر مشکل نہ توڑ
دل سیال اپنا دم ای محنون بس محفل

تری شد نرسیدم کو تباہ و برباد
میر خوشبو بینی سنی اس تم کی کسا آتی

کیا نہ تھی جاری ہو سکے بی نیاز کیا
بہر و سازندگان کا ہی دنیا میں دولت کا

سمجھتی ہیں یہ کیا تفسیر تیری مصحفِ رفی
خونکادے خون کی فراہم گزنی نکلا

دلا ساتم خود دیتی ہو تو شادی کو تپتا
سراپا وہ پرو میری زانو پر رکھ لگا

امید کی بربانی میں اسنی ہی کوشش کی
جنور بقیس لائی ہی گسائی کی حسرت میں

جگر بکری ہوئی دیتا کیوں عالم میں ترقی ہو
مشرقت تم تو سب نازان ہی معشوقہ نکی شکلیں

روح غائب گئی افسوس تنہی جو تکر
واع دل چمکا ہی لطف مرشکن ہی جو تکر

یہ کسکی خون کی دہی مڑی میں امن میں
ہوای چپ رہی تھا ہنسن ہر او ہنسن

جلی ہو بادشاہ حسن ہو کر کسکی آئین
مسافر خانہ میں نازان ہو امکان و تمکین

خو اکثر نزع والی جان دیریتی میں رہتی
کیا ہی وجد میری استان و حشت نہ آگتی

غضب میں جان پڑتی ہی جو رحم آتا ہی
نزار و شکر کی سجدی کو رو لگا خشت یالین

دعا کس یاس سی مانگی تھی نازان ہو کی آگ
تسین مٹی ہوئی دیکھا ہی حسرتی تخت یالین

جیل بسی یوسف کی خوشبو میں چوڑ
آفتا خشرنگا ہی گن سی چوڑ تکر

ای خون مجھوں یہ کیا گزری وطن نہ ہو
نجد میں کس کی لپٹا یہ ہر دن چوڑ تکر

تم اپنی زحمیو لگا حسن سامان کی بکری تو
 جہان کوچ کرتی ہیں گلو لگا کارو لگا کر
 محدین نزع میں حشرین محکوار زما
 مری شش موٹی بی امتحان ہر امتحان
 موس دلی لگا لینگلی ہمارا مساں آئی تو
 نہ خاطر نہی دھوئی میرش نہی صحت ہی
 ستانی نہی لینگا کسکو غم عشق کا
 ہمیں ایسی مصفیو لچا صیا گلشن سی
 چمن میں سیر سی سکرنی جسی لگا سی
 تر دیوانہ اپنی باؤں جف ڈنڈی و لگا
 برابر کر پڑ لینگلی ٹکڑی ٹکڑی پڑیاں کر
 بسا نی جاتی ہیں کج قفسی نہی نہی
 ہوئی گل زرد اور ڈاسی لنگ موس کا ہوا
 رہا جان فی مری ہلکا ایسی سکور سکا
 ہوئی مالو میں سرھوڑے تیری مہمان
 رہا جان فی مری ہلکا ایسی سکور سکا

مریض عشق کی دیکھتے وقت نہیں رہتی

کرنا بھی نہیں جاتا ہی موسیٰ ناتوان ہو کر

رجوع ہوئی میں یارب یہ خوب رو کو لکر
 کسکی دل نگلی میں ہی گرد ز کو لکر
 دیا ہی کو لسا او سکوفریب شاطہ
 ہوئی ہی یار کی آئینہ دار کو لکر
 کسپی یہ وار کر ہی اولنگی مجھ پر ہی
 چادون یار کی تلوار کو لکر کو لکر
 جنونکی دل ہے وقف نہیں میں نے تنہا
 جہان میں خاک اور ڈاتی میں چار سو
 گنا ہنگاموں کو سنی بھی بلایا ہی
 غصہ سی جاؤ لگا میں کو سکی و برو

ناز نکیر کا شکر یہ ادا کیونکر ہو
 لوٹا ہون تری قدموں پہ جو سہل ہو کر
 جلوہ گر تو نیلگی پیش نظر شکل او کی
 صورت وصل ہوئی ذوق میں کامل
 زندہ در گور ہوئی ہو کی جدا ہم تھی
 زندگانی کا نزالٹ گیا حاصل ہو کر
 بندہ عشق اوسی اللہ کی رحمت جانی
 سہل ہو جائی کوئی کام جو مشکل ہو کر
 نوجوانوں کی جوانی پہ خدا رحم کری
 گل نہ ہو جائی کوئی دید کی قابل
 پاؤں مجھ پر ہی اوٹھالی کہ ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ
 ڈرنہ تو تجھ سے میں کیا لیٹو لگا بسمل ہو کر

ای شرف سب سے میں آنسو جو میری آنکھوں سے
 یار کی دیکو سیلہ اینگی ساحل ہو کر

گیا تہا لینی کو او میں شوخ فتنہ گر کی خبر
 سنائی آئی سنگائی جو نامہ بر کی خبر
 تباہی صبح شب وصل سے سن ملتا
 نہ بھکو دلی خبر ہی نہ ہی جگر کی خبر
 کسی پہ آنکھ پڑی تو برق کو زندگی
 اوڑی گی چشم زدن میں تری نظر کی
 پیام سہا ہی اوسنی مزاج یو جو اکی
 اما تہا ہی خبر دار اس خبر کی خبر
 سنا کسی سے رگ گل کسی سے رشتہ چا
 مگر کھلی نہ مفضل تری کھر کی خبر
 صبا ہی دھوم اوڑائی جو بوی گھسبو کی
 جانیں ہر نہ سنی غبر و اگر کی خبر
 دم اخیر تم آئی تو کیا ہوا ای یار
 بشری لپی میں اس وقت میں بشر کی خبر

ارٹری آجاتی ہی قربان تیری رحمت کی
 کام بنگامہ محشر میں ہمارا کیا تھا
 بیٹی بیٹی جو خداوند کو غصہ آیا
 کیا میں جمعیت محشر میں ہنکراؤں
 دل ہمارا جو لیا دوسنی کف روشن
 دفن کو آئی جو میت تری حواری کی
 کوزہ پشتو نکلی طرح جب گئی سرو
 ساحل و ابر کیا نہ جو نظر کی باج
 چاہنی والی کو دیدار ترسائی ہو
 زیر شمشیر نہوتی جو نہ انفت کی

عیب پوشی یہ کیا کرتی ہی ہر وہ
 ہم فقط آئی تھی مشتاق تھانہ ہو
 خاک میں مل گئی دنیا تہہ بالا کو
 اک کفن تھا سو وہ صلی ہو اصلاً
 رہ گیا تہہ میں اوسکی یہ بیضیا
 خاک گلزار اور ڈرائیگی صحرا کو
 بون مٹایا قد بالائی دو بالا کو
 میری اشکوں کی ڈلو یا بھی دریا
 منہ چسپائی ہو مرصوف مسیحی ہو
 واجب قتل ہوئی ہم تری شیدا

دی شرف انسی جو کرتی ہو پر نرا دوشی

آدمیت سی گذر جاتی ہیں سو دہا ہو کر

ضبط کیا تو فی کیا ہی تھا ہو کر
 عاشق باز یکا مز اٹھتی کاہل
 کی رسائی تودہ کی عشق میں کاہل ہو کر
 واہ رہی دل کہ تھڑپا نہیں بسمل ہو کر
 چاہی یار کو اپنی ہمہ تن دل ہو کر
 عمر بے یار کی جلو میں رہا دل ہو کر

کیا ہی ای یار وجد کیا کیا تمہاری دلچسپ داستان
 سدا رہیگا وہ خوبصورت کہی نہ کم ہوگا حسن اوسکا
 شباب اوسپر فریتہ ہی ہوا ہون عاشق مین جوان
 خدا کی بند و چین کون بندہ بتانی جاتا ہی اونکو رستہ
 مسافران عدم عدم کو روانہ ہوتی مین کس نشان پر
 چین کی سایہ سی بیاگتا ہون اسی ہی عیا و جاتا ہون
 بہار فی دل اولٹ دیا ہی گمان قفس کا ہی آشیانہ
 وہ آزماتی مین ظلم اپنا ہم آزماتی مین دلو اپنی
 ہوا ہی مر نیکا شوق ہمکو وہ ناز کرتی مین امتحان پر
 نہ کر تو عشق مجازی دیدل جو کر تو عشق حقیقی ابدل
 نمود ہوتی ہی مشکلی اوسکی جو کوئی مرتاہی قدردان
 کیا ہی ممتاز بندہ پروز بلا کی معراج مین جو تہنی
 دکھا دو جلوہ ہی اسکوا پنا کرم کیا ہی جو مہمان پر
 شفق کی گلزننگ بولنی سی ہوا شہید و نکا اوج ظاہر
 اوشاک کی بجاتی مین فرشتی ہو شہید و نکا آسمان پر

خدا ہی ہو کو کیا ہی مفتون رہا رہا کر چار چار
جسے بنایا وہی بگاڑا تلون ایسا تمہیں خوش آیا

ہزاروں زندہ چین او جاڑی بسا بسا کر بسا بسا کر
گلو نکو ہی وجد ہوتی ہیں گلی کو صیاد چومتی ہیں

کیا ہی مفتون مخالفون کو چین میں بلبل نی چھپا کر
بسورتی ہیں چین میں غنچہ شگفت ہونا نہ جاننتی تھی
سکھا دیا انکو مسکرا نا ہماری زخون کی مسکرا کر

مراد دی شرم رکھ لی میری یہ ناتھہ سیلی میں تیری آگ
کریم ہی تو رحیم ہی تو قبول نا چیز کی دعا کر
وہ آتی ہیں او نکو دیکھ لین یہ کہ اونہ جاتی ہی جان انکی

شرف کو بعید ابھی کر تو تامل اک لحظہ اچھا کر

مسکراؤ تو نہ عشا کی فریادوں	جائی افسوس کیا ہستی ہونا شاہد
جان جان تیری طلسمات کی ایجاد	ٹوٹی پڑتی ہیں پر نیراد پر نیرادوں
دلہن بنائیں غمش میں ستم ایجاد	جان بر کسلی میں مرتی میں پر نیرادوں
مستعد وہ شہ حسن جو بیداروں	نا نرا دونکی گلی گلی میں فریادوں

دکھاتی ہیں انہیں چکھنا زخم سیرت	شہد لوٹتی ہیں تیریں بانگین کی سار
مٹا دی شگ کی بوباس مسکری	تہا ری گسیون فی لوٹ لی خن کی سار
نہ لائی جامہ کل کو خیل میں بلبل	جو دیکھ لی تری زخمی کی سرین کی سار
ملا دیاض کا میل اوسنی کشت و خون کیا	ہمال ہو گئی لوٹی جو ہمیں رن کی سار
تمام عمر کری وجد بلبل شیراز	وہ رنگ اسکو دکھا دی می سخن کی سار
گری جو شمع سی جل جل کی تیری پانی	گل ہزار پہرہ ہوئی لگن کی سار
ہزار رنگ سی سنبل فی تھا کیا	نصیب ہی ہوئی زلف پر شکن کی سار
ہوا کرین جو ہر جہاں قبول گلشن کی	کھانسی لاشنگی اوس گل کی سار
پیار پیر جو نمائش ہوئی ہی لاکھ	سما گئی ہی بیان خون کو مکن کی سار

بہت تلاش کی باغ بہشت میں شرف

کسین نظر نہ پڑی اوسکی انجن کی سار

ہزار راحت سی مڑہ کی جالون ہو ہی رلو او تم جو آکر

خوشی کروں ایسے تری مرقی کہ دم ہی نکلی تو مسکرا کر

ہم الفت میں دیکھ لی تو ہمیں ہی ایسا ہوا کر

ترا پسینہ جہان گزری کا شگلی ایسا ہو گیا کر

کیوں بذرِ جہنم کو گئی تم تو تھی خوشترج
 مرد کی طرح بڑی تھی یہ منہ کو بیٹ کی
 دودھ سے خواب میں متواتر نہ آئی تم
 شب کو ترشی آنی سی سوتی ہی رہ گئی
 سودا بینی کا دل کا نہ بازار حسین
 غصہ تمہیں تو آتا تھا ای بارشادشا
 راتوں کو سانس آتی ہی بارشادشا
 رویا میں بھی کہانی ہو دیدارشادشا
 چونکہ اٹھتی تھی یہ طالع بیدارشا
 ناقدر سیکڑوں میں خریدارشادشا

ساری خدائی اسکی خریدار ہی شرف

کہلتا ہی رہو جس کا بازارشادشا

دم نکلی جائی نہ دیوانہ کیسو ہو کر
 روکھا تیرا سینہ پہ آہو ہو کر با
 سوز ہجرانے دل ایسا سوا پانی پا
 اپنی ہمسریہ کہی آپکی توری نہ چڑھی
 جان جان سن کی میزان میں تم ہل گئی
 دیکھی کو کتنی گلشن میں برس پانی
 دو سکی تلوار سی کو نہ کر نہ کلا کو او
 خلق میں عشق کی طوفانسی نہ سچا کو
 مشک و عنبر میں مری روح رہی ہو کر
 میری مچھرا ہی سی نکلا نہ کہی تو ہو کر
 بہ گیا آخر کار آنکھ سے آنسو ہو کر
 آئینہ کو کہی دیکھا نہ ترش رو ہو کر
 آئی یوسف ہی تو پاسنگ ترازو ہو کر
 ابر کیا جو متاجات ہی لب جو ہو کر
 میری منہ چڑھتی سی مصورت ابرو ہو کر
 اسکو روکا ہی میری خاک کی ٹاپو ہو کر

خاک میں ملکی ہوئی جسم غائب ہوئی
کون اوس قبر میں پیرا کی رہا میری بعد
ای شرف نام کا میری تمہیں پاس آیا

قیس سی تہنی نہ لی لی مری عامیری

مری گایار کی محفل کو تو ایدل نہ ہوئے
سیکڑوں کی کوئی منزل یہ منزل نہ ہوئے
محکمہ عشق کی موتی میں یا دی ہے
یہ خلافت ہی حسنوں کی عین عاقل نہ ہوئے
جستجو سی جمع خوبان کی ایل باز
ہو نہ دیوانہ پیر زادوں کی تو محفل نہ ہوئے
عمر رفتہ کو کہا نسلی گارنگ خضا
نوجوانی چل بسی اسکو ای عاقل نہ ہوئے
اوٹ گیا دنیا میں خالی ہوا صحرا
چل بسا قیس اس میں ہی ملی محفل نہ ہوئے
بیشک بدل دیکھائی زمانہ لاشریک
ڈھونڈا وہی تنہا کسی کو کر کی تو شامل نہ ہوئے
حال خط آنیکا اوسن دکی بدل نہ ہوئے
گلشن جنت میں بھی خاتمہ سب ہوا
حق پیر تو بیاں دعوی تامہ کامل نہ ہوئے
زندہ جاوید دنیا میں نہ کرا کی تلاش
روح اپنی اس کشتی میں ہی غافل نہ ہوئے
جنگو ملنی ہی اوسن لک شہادت کی ملی
صید گاہ ناز ہی زندہ بیان سبیل نہ ہوئے
گور کی منزل ہی بدل ہے عبرت کا مقام
اب سن ملنی کا دنیا میں تھی سبیل
دولت دیدار ہر گز نہ کرنا جستجو
استراحت جگہ ملی کر کی یہ منزل نہ ہوئے
یہ نہیں ملتی کسی اسکو تو ایل نہ ہوئے

شکوه من او نکامری مقسوم کاکلیا
بر سون سوئی کیمی کیمی منین
رونا تو یه ی کولی سکی کولنگی
گوشتی یی پرومیری ن تپنی
اللهی حیرت ترمی دیدار کی ای یار
اللهی کرتی تپی دعا جلد جوابی
اشکونکی لری سلک گهری سکی ناو
دشوار یی جان منی مسیحا کو سجانا
کرتی من کفن ساطر کی فریاد خدا
چو رنگ کو ترسی گی نه چکی گی مری بعد
صیاد نفس من تری کشنی مری بلبل
صیاد چکنی دی بوس سکی او طراد
چو رنگ بهارا کو میدم من شدنی یی

بیوجه جو ده گالیان دیتی من قلم بند
دست سکی قفل در زندان ستم بند
آنکونکو کئی دیتی سکی آنکونکو ادرم بند
کردیمی کوئی دولت دیدار قلم بند
هم رنگی لیکن نهوی دیده نم بند
کر چکتی تپی حوق خط شوق کو هم بند
ای چشم بر آشوب کبان یی بدنه هم بند
بی طرح کیا یی تری بایرنی دم بند
احس بس دهن منین رننی کی هم بند
رکونگی غلافون من نیمه شمشیر دو دم بند
کل اسیم بیت بندنی آج سیمین کم بند
بلبل کونه سیمانی کرای سبز قدم بند
تکونه تامل یی نه من مرنی من هم بند

و نه نزع من کتی من شرف سوئی نجاؤ
آنکسین نه کرد تکومری کی قسم بند

جو میری جائیگی تو ہنی اس نکلیں گی
 چمن میں کہتی نہ نام و نشان آبا
 ہمارا مقبرہ ہوگا ترافس صیاد
 مزا چکھاتی جو ہوتا ہمارا لیس صیاد
 نہ چھانی دیا فصل گل میں ہی بھگو
 پھر کسی جان بیکل جائیگی تنگ نہ کر
 گستاخی چل بسی منہ ہی گیا برس صیاد
 خزان کا حول نہ دی میری دیکو لیس صیاد
 خنکی ساتھ وہ بونگونیسی ملتی ہوں
 ستم ہی ایک تو بیل ہی آورد صیاد

عدم کو بیل جان شرف فی کی پرواز
 لی اب تو چین پڑا تیری دیکو لیس صیاد

رخصت کر لی شب سحر دو گھڑی کی بعد
 روئنگی خون دیدہ تر دو گھڑی کی بعد
 سوگا متا میونکا سفر دو گھڑی کی بعد
 نکلی گی لاش تخت جگر دو گھڑی کی بعد
 دم نہر میں عضو میں ہوگی مفارقت
 آنکھوں میں اوسکی حسرت کیا کیا ٹر گئی ہو
 ساعی کی غمت آ کی شب وصل چل تہی
 کیا اطلاع ہوگی انہیں میری ضعف کی
 حکم خدا جو ہی شب معراج کی لئے
 وقت نہ دیگی حسرت یاد میں جو میں
 اس رات کی ہوئی ہی سحر دو گھڑی کی بعد
 جاتی ہی اک قدم پہ خبر دو گھڑی کی بعد
 مہمان ہوگا کوئی بشر دو گھڑی کی بعد
 نہ نکھونکو جوڑوی کی نظر دو گھڑی کی بعد

کیا ہی خشک مانتیجا ہو صیاد
 نہ ای گی جو مری بعد مری ہو صیاد
 کیا ہی کونے بیل کے صدمہ نے بچیں
 بیل در استے تو داؤد کی خوش اکائی
 سمار اک وراق کل بہ داستان لکھ رکھ
 نہ لکھا کہ جگر گوار کا کلتان مہی
 چل سکی عمارتوں میں سمار و قمر
 سمار السود میں جو کلارے خوشبو
 خدا کی تیرے ڈرور کے چہرے عالم
 جہاں میں ایک جگہ میں تو دیر ادا میں
 شکار و جاکر کیا جو جگر جو بیل کا
 سوکھیں یہ کہ دم ذبح دہم ماروینا
 جگر کے ہی مراد میں جو کل کے سرخی پر
 جیہی سر پر برابر سمار از سکون میں
 جن سے ساتھ نیم بہار کو لیکر

خدا کی مری سایہ کو کچھ تو صیاد
 قفس جگر کے لکھا یا کر لکھا تو صیاد
 کراہتا ہے جگر تمام کے جو تر صیاد
 عجب طے حکما یہ بیل سر خوش کل صیاد
 نہ بد سننی کا یہ دلچ گشت کو صیاد
 مری سنن غزن غناد کے کون رسوا
 جو ہم شو نگلی تو سوا مقام سو صیاد
 دماغ میں جہر جو گلو کی ہو صیاد
 کہ بیلوں کا لہو جو گلو گلو صیاد
 قفس سمار کی حدود و سچل رکھ ہی تو
 کر لکھا کیا رگ کل سے ایسی رقصا
 چہر تلی در رہجای رہی و صیاد
 ازل سے اس میں سناں مل برا لہو صیاد
 کیے جو سوئی سے شہا ہی قلم رو صیاد
 کر لکھا لکھت کل مری جس جو صیاد

جلدوں کو سونگہ جلی راہ جگر ملتا ہی
 قفس میں جہ نعلین میں آسمان صیا
 خدا کی قفل سے مٹی اوکس نمبر کا بیل سون
 کہ باغبان سے سوا حوزہ قدر و صیا
 قفس کی کونے صورت سے صیبا نسکا
 نہ سمجھو سر کوئی نہ بوستان صیا
 اور اٹھا خاک زمینی دام مٹی چوبیس حلق
 حلال سون تو لوہ اور اسکا صیا
 تر قفس میں اسیر زکا اژدہ کام جو ہوا
 ہوا کو بر کور وادہ کا اور صیا
 سبکی سے محکوب لکافا در سمیعہ و ذلکو
 مر قفس میں یہ اٹھائیں صیا
 الہی اندر ہوا اے عابر اسیر کے
 کہ مادر سول کے دینی لگی اور صیا

شروع سے بونہ کی تہہ خلی خیا سون

نیارہ سون ہی بیل کا ارٹیاں صیا

عذر مر مینا کرن کی خطہ تقدیر کے بعد
 بات چار سے ہر جانب جو تحریر کے بعد
 دل پر اے جو ترا عالی دیگر کے بعد
 دنیو جان عباد دفعی کے تدریس کے بعد
 اب ہی ہم نہ اس عابد سے باہر ہو گئی
 گہر مینا رکھنا نہ قدم خانہ رنج
 اس کی ہے مٹی ان کی سزا مٹی ہے
 دم پر انسا مٹی رہا سنی خود
 حیرہ پر دار خدا نے قلعہ کو توڑا
 بیرونہ تصویر بنای تری تصویر
 کسے بر نوج کی صیا فی قوبہ کر
 دام کو نیکد یا کو تس بحر

ہی تری ستمی رخ میرا مل کستان
 گر یہ تری کا انداز کا لعلی حسن
 تیرا تیری کبریا کی سہا سہا
 خور پسند و نکر جو دل چاہی حالوں کا
 کوشتا سر کوی دم کو مل اور بجاتا
 بقس جیسے تیرا نام جیا کرتی ہیں
 مارچ جاکی لپٹ جاتا روکھا دل
 مکر ای دیکھیں نگہ تری مٹا یہ دُزر
 ناز و بردار سے ناز لیا جاتا ہے
 دیکھ لیا تمہیں ایسا جو محبِ بیتاب
 چہ سچا میں یہ مانگے جو سہا
 عشق ماروں سر کے وہ دیکھو دلہا دہی

یا کہ ہی شمع سے پروانہ محفل کستان
 تمہی پر سرِ سر پر ہو گیا یہ لعل
 ناز و بردار مسافر سے نزل
 حق پرستوں کے سو فرقہ باطل
 مجھ کو شمار سے ہیں طوق و لکڑ
 تیرا طالبِ حق کا دل سوچتا ہے
 بیوہ یارِ الیاسی حوا دل
 تجھے سوار کا کھیلنا محفل
 چاہی دلی سے سونا سر حاصل
 پردہ اولیٰ کا جو سونا کونائل
 کس قدر تجھ سے ہیں ترسائل
 قدر دانوں سے سو کرتی ہیں باطل

یمنی انجی من رہا حیدر میں شہوار کے
 داد خواہی ہو نیکو شرف کرنے میں کامل کستان

ایسے صورت مگر محبوب الہی ہی خطاب
 انہی کو تہا ہی خدا جس کے وہ انسان ہی
 جلوہ فرما دین کو اور سو گنتا نہیں
 صاحب خانہ برہی ایسی ہمہ گیر و شہ
 سب میان جان و دل اور لڑائی ہیں
 کم سن سے لے کر کتا شہت پر لڑائی
 مرد و عین ناز و محبت کے جانیں اگنی
 جلوہ فرما جانے لگے عرش
 موجد و بزرگ و قتل عام اور کتب ہی
 بانے خون و بری گئے شہدائے
 وہاں ہی تقرر لے کے وہاں ہی کلام
 سہاگیا قرآن ماضی و مستقبل
 عشق ہی پر مذہب ملت ہی اسکا و چا
 دو جانیں دلبر کہ مسلمان
 جب بگڑتا سر کے سر لگی رہتا نہیں
 سر کہ لڑائی ہی شہید و شہ
 کرتا ہے اور سر پر نیز ادا ہی جانو گوار
 روح ہر مالتی کے جان سما
 خسرو و جودہ لوتی ہی اکی ادنیٰ غلام
 علی بخش معروقتا ستاد بخارہ

کیا عجیب واصل کا تہن و ثناء و ترک
 ای شہر میں صاحب خانہ ہونے کا شرف

سچ قدر ہے جلوں عروسی بہار سرخ
 کو سون چلی گئے سر گلون کی قضا و سرخ
 عالم زرد سو کی ادھر اکر گلون نکارند
 غصہ ہے بہر کی روی یاد سرخ

اس قدر دین ساری حشریں تھیں، سو گنا عالم سو گیا کور غریبان
 جب قدم رکھا ہی پہنچا کور باغی تھا، لے اور اس محکوم اور زندگیمان
 ایا پرورد و یکسر حقون تری تصویر، رنگی حشرت میں نہ کرستم حرا کی طرح
 دلمین ہو گیا خانہ باغ اوسین برکات و نیک، سچ وہ غنیمت جو ہو گی گاہ کلتا نکلی ہے
 اسی سحر خدہ سر کس وصل کے شریک تھا، کیوں گریبان جاگے بر کر کیا
 تری حشرت نی سہن دنیا سے حشر، رہ جلیں کچھ دن بیان بھی الکی مہا
 کسے غم میں نہ کرستم سدا کی آنکھیں گریں، کیوں ہے حشر رزہ بیمار ہون

باغ عالم میں رہ ریحان تما ہونک

زلف سجدہ جو حشر عشق میں جا لگی طبع

تری تڑپ کی لکلی ہی سحر بار میں روح، کوئی کوری کی مہمان جسم زرد میں روح
 شب حد میں کس طرح آنکھوں میں رو کو، نہ میرا دل ہے میرا قانونہ اختیار میں لگا
 سما لگی سر نکا ہونین حشرت و دیوار، رہی آنکھوں میں اتنی کی انتظار میں روح
 ادا و ناپہ جانے ہی جا پر چون کے، خدے کورے دلی جسم زار میں روح
 جگا جگا کی نیکرین خاک اور اینگی، نہ ائی گوری میں مجھے کھجور و زرد میں روح

کے ملکوں کی انجی اپنی کر زور اور استہ
سویکے یا سم نہ غنیمت تر محض کیلے

حضرت علیؑ نہ لیلیٰ پر نظر ہم سوئے
پردہ پوشے دل محبوب کی حمل

دہم نہ لیلیٰ دی دم پر لیلیٰ کہن راہ وفا
مار دالی گشتگا کی پہلی منزل کیلے

دیکھ کر اوسے دیکھ بھنی عریب کر کرئی
کیا چکیں وہ بیلا شمشیر قاتل کیلے

کون سے ملکوں کے اسیل کیا سر نیچا
کشت بہ خنجر صبر صبر صبر کیلے

کیا کیا کلوٹلی شکر باریاں خاکیں ملین

۲۸ دوسرے جو نیچے اونٹنی سر و حرکاتی لیا

تاکا کاسی انکی کوٹے صیاد قے اسے

بغنی من جان بجک عقل من بارے

ڈالی من تیغ مارنے زخموں کے بدیاں

نیسار دل جو عمل تو بیکر کھڑا نہ دو

ایدل تبا تو عارضہ شجھو کوٹا

رہ رہی ہمیشہ سوانیا بیکٹی سرق

ایسے تو غنی تے درو عالم کی باو

اترے رونامی تو سودی سودی

بکیرین نہ تیری پیشی دستار کھڑے

پٹری سوی وہ ابروی چھٹا کر کھڑے

دل کیوں بڑک رہی اختیار کھڑے

سودا نوٹس پٹری سی باز بند کھڑے

کیا کیا گلی بڑی من مری ڈار کھڑے

منیت اڑو چکا درویدار کھڑے

بروم کو رہا جو چار کھڑے

جکا زود مکی یاز تلوار کھڑے

محتاج تیری دہان من نادار کھڑے

کیا غم دکھا گیا تری رخسار کھڑے

ای میو عالمی شکر کو من شرم میں

بابو کٹر سوئی منی کھچا کر کھڑے

دوسرے سر تر ناہ جا کر کامر دل کھڑے

مستارک جو لہہ تھتھ

عشیرہ تیری منی منی دریاں غم

چھبلائی بولی وہ جو کہی میں نے ہنس دیا ناسا دنا دمو ات دسٹھ
کیا دین الٹی حیرت بہ الٹی سنسی لگی غریبوں کی فریاد کسٹھ
تغیر کستی نہ تیرا دسٹھ شاہ جہاں

کسٹھ بوجی اوسنی کیا یاد کسٹھ

سوالہ میں ہی سیکو فروغ گر کسٹھ جگر کا داغ نی کی اوسنی تھر کسٹھ

خزانے سلطنت جس کی نام کرو ٹٹا و دولت دیوار حال وزیر کسٹھ

بڑا وہ پیر محبت کا کوئی جانا نہیں تمام عمر صاف رہی نظر کسٹھ

میر جلو حابی کہ تیرا بختوں کی اوسنی ہوا اسی جل نہ کے میری نامہ کسٹھ

تیرے عروس بار لیا جا کے دیکھ ایا نہیں تیرا عاہ و چشم تیری اکر کسٹھ

بہانہ کر کے جو تم تیری تڑکی جاتی ہو رولاو گی بھی دن بھر ہی رہے کسٹھ

یہ محو ہو گئی تم قہر مار میں جا کے کدھر سر رہ گئے اک استون دسٹھ

یہ پیر عود گر قیامت میں تم نہ مانسنگہ وہاں پیر عود کا نہ حشر اونکی کدھر کسٹھ

کوٹھک میں یہی تو چاہی تیرا کدھر چری نہی پیر تیری ہونگی تری نظر کسٹھ

اسے بار بار بوجی اوسنی کون سا صدمہ ہوا چوہی دل غم میری جگر کسٹھ

کل توتنا طواف شرفیاد

پیر بیکی گرد و غوغا

کردار عاقل کا اری مال ربح کما ہی کو سوئے دیکھا کسیدو محبت

دونای لوں بہار سے دن اک بہار کا ہر اگلی رات ہر سو لکھی سال رخ

کتا خنکی ساتھ اسنہن لپی کچے بس ڈال کر ناول دھیر کا جو مجھ سوال رخ

نازک مزاج سوئیں رگڑا نہ ایڑیاں تڑپا نہ محبو محبو مار ڈال رخ

بیدم سر کر دی یا غم ہجرانے دی بجائے جگر نہ طول جو جو کری انفضال رخ

دکھو عمار کلنن ایجاد میں نہ لوٹ سیرابی میں نہ دی سہن ای غوغا رخ

تیا ب سو کی سو سن کہا جاو کا جو زر آنا نہ لکھا اوں کو یہی سو کا کمال رخ

یارو کو محاف سماں کہا سننا دلیں نہ رکھو سمے ہم انتقال رخ

باغ ارم میں سرری دیکھو سن قرار رہ رہ کی دی رکھی تنہا چال رخ

بیلوی کل کیو اسلی تڑپگی باغ میں صیاد کو طرح کر گیا حدل رخ

فولینہ جگمگ جو دہری غم کو شرف

گشت جگر اگھداں تو جان دال رخ

ای شرف کرتی ہو تم حست تعبیر عبت

نہا ہی باغ گل و لاله نزار کی باعث

جد ہر لہو کی آئی پر لسی شکل نظر

بہلا سو اکہ احباب میں کی قصا میں لی

لبسوری دیتی ہیں غنچہ پڑا ہی سناٹا

کیا تمہاری قدر اندازِ لیل و لہجہ

سو جہاں ہی نہیں دیتا اولنگیں لنگیں

فرشتے آئی تھی ہنگامہ کر کی تربت پر

نگوی مرنگو آتما نہ پنجہ بندہ

وہی زمین یہی جسمیں ہو کا عالم

نہا جکی ہو وہ قدرت سے گلشنِ ایجاد

قرب پر دلی ہو نجالی بھی معراج

ہمارے خاکِ جنونِ خیر ہی شکر الائن

اوس آفتاب نی دیا ہی حکم جو پہلو میں

شرف ہوا یہ بھی انکسار کی باعث

چیں یہ آئی یہ آفت بہار کی باعث

یہ دوق شوق ہر عاشق یار کی باعث

حنا زہ اوٹھالیا دینا سی چار کی باعث

چہل پہل تھی میں میں سزار کی باعث

سو ہی عمر داری نکال کش شکار کی باعث

ہوا یہ روگ تری انتظار کی باعث

چھٹا ہی بخت پرو روگاری باعث

یہ طمطراق ہی حجبہ جاننا کی باعث

بہشت ہو گئی میری قرار کی باعث

ہو اوسم یہ نقش و نگار کی باعث

بڑی یہ قدر ہی اعتبار کی باعث

لگوئی اوٹھتی ہیں اس غبار کی باعث

زین کنگلی لوگ نہ رستی میں دلچسپی

خود جان بلب ہوں اب اہلای تہ فراخ

پرفروہ ای خزان گل شاداب نہ کر

بہر خدا مسیح کو پوشیدہ اب نہ کہہ

چکہ چکہ کی چاشنی محبت نہ ہونے چاہ

تدبیر عشق بازو کی برابر کی نہ کر

تا آشنا ہونے کلیم نکال لے

عانی دی قصریار میں مجکو نہ روک ٹوک

اتنا نہ برخلاف ہو لکھتے رحم کر

ای لکھتے زمانہ عشاق کو لکھ

تاراجیو نسبی ہو گا ظالم جہان میں

ای یاس میری دلکانہ تو حوصلہ مٹا

دل چین چکا شرف کا لیں نہیں نہ نکال

انتاہی ہو میکہ دم امتحان نہ توٹ

دی رہی ہو محبتی اندام بیکر عیش

مجھے دیوانہ کو پیمنائی ہو زرخیر عیش

لی چلی گریہ یہ لوٹ فی ظالم پیمانہ لوٹ

ظالم رہی سہی مری تار تو ان

ای موت لطف زندگی تو جوان

بیمار و نکی حیات کو ای آسمان

سہرہ اس ہوس کا ترازی باں

لکھتے یہ لکھتے سیوا اکبر وان

ای جا جان بلا کی جھمی میہما

دولت مری ساری کی ای پاسبان

ای انقلاب جسر بہار جہان

یوسف کی ستر شمشیر یہ کاروان

مرضی تمہارے سونے تو سوئی گمان

مطلوم درد مند ہی بی خانمان

کالمیں نہیں نہ نکال

کام جلد لکھی تم کرتی ہو تاخیر عیش

واجب التعم سو تم و تمی ہو تعذیر عیش

یہ چل اے بخت رسا تو خلیو گاہ یا رین
دولت دینار او سکی لوٹ لو جو بن سمیت

میں شہید گئے ہیں یہ میرا کفن
دشن کر جو مج کو خون آلودہ پیرا ہن

بلکس ٹکٹی ہیں پیرا پیرا ہاتھ ہسی صیاوی
آنکھ میں ہیں ڈورا ابھی تو جو دھنوزن

تیرا راسی تو او سکی زخم میں بہہ دواو گال
بند کرتی جاو خون دل مرا رقل

دل خفا ہے زندگی سی استیقا تو رہا نہیں
دشن کر دی کوئی جیتی عی چھی او بھن

میں کا دیوانہ ہو بنو او جو میری بیڑیاں
لالہ و گل اک اپی سو جا لال آسن

لالہ و گل کو جلاتی ہیں جو میرا بس چلی
گلشن افروز نکو ہو کو او ابھی گلشن

نند حشت ہی تمہیں زیبا نہیں ہی اشرف
پیر سر ہو بنو گریباں کراں کراں سمیت

پیرا لو نہیں ترستی رہی نہ تمام رات
رو ماں آنسو و نشی رانم

دست کر رہی ہیں شیکو جو سپہم
دل نی مرے کیا ہی ہے مامم

کسوقت اونسی کوئی کری جاکی عرض جاں
ناخوش وہ فکر رستی میں رہم

تا صبح شمع تر م کی آنسو بہا سکتے
پیرا نو نکو جلا کی کیا خنم

کل سے زوال حسن ہی ای جو دھنوزن چاند
مہمان ہی بیہ نور کا عالم

بیان ہو گئیں جل جلالہ کی اگر تصویر

خلعت فاخرہ و دلگاہی جاگیر سمیت	نامہ بریار کا آئینہ جو تھر سمیت
جو مری حق میں وہ چاسکھا ہی ہو گیا	اوسنی قابو میں کیا ہی ہو گیا
اوس شہ حسن کو ہم دیکھتی ہیں رویاں	عرضیاں لکھتی ہیں یوسف کا تیر
لیلیٰ قیس کو اونس کی جو کھینچ پونچھا	اپنی تصویر دکھا دے مری تصویر
وادی جاٹکی شاید کسی پرانہ کی	شمع محکمین طلب ہوئی ہی جاگیر
جان دیکھ تری سودا سیکاز یو راوترا	بیڑیاں آج بڑیاں گئیں ترخیر
خون ناحق کس سبب سے ہی خدا پر چھسکا	سر طلب ہو گا ہمارا تری شمشیر
تیری حسرتیں فرستادہ سمجھ کی تیرا	دل میں پیکان کو دیتا ہوں جلہ تیر
اوسکی رحمت فی نازا جو گنہگار و نگو	باغ جنت کی معافی ہو ہی جاگیر
دوڑ بھجوائی ہی صبا کے پر اوس گلشن	حکم سر جلد اوس حاکم کو چرخیر
خاک بلجای اگر اوسکی اندر دولت کی	کیمیا کو میں چھاؤ کرو اگر اکیر
ناحق و حق کی اگر بحث خدا پر چھسکا	عاجزی اپنی کہو نکالتی تیر
پار دیوانہ ہی ہو شیار جسمی سمجھ اپنی	بد ہی ہو لوں گی جو بھجوائی ہی ترخیر
لاکھ حکمت کی مگر بارہ قابو نہ ہوا	عقل آرا ہی دسری رکھ ہی ترخیر

نام رہا ہی ذوقن کا ایشی چاہ آفتاب

باغین روتا ہوا خون این گل دگر شکفت
موسم گل میں جنون این گل دگر شکفت

یون ہی تیری بزم تہی باغ و بہار کی پر
اوس پہ ہوا کشت خون

تازہ شکوفہ سنو آتی ہی فصل بہار
کھل نہی مع طالع جنون

پیر یون فی دید یکی دم میری جو کھلا افتد
ہو گیا سودا فروں

زرد ہوی سیکڑوں خاکین صد اعلیٰ
بھول جوتہی لالہ گون

لوچن شام تک کل بھی خوش آئی تہی
آج میں صحرا میں ہوں

قیس تو ہی نہیں جنین خوش ہو تو ہو
اس سی ہد این رہوں

عشوہ گرو نازین حمد قاشق خوشم
اوس پہ میں عاشق نہ ہو

واہ نراکت تری اوسہ دیکھا خواب
چہرہ ہوا انگلیوں

غنجہ دہن گلبدن سہرو سہی سہرہ رنگ

اوسکو مشرف دل نہ تھان این گل دگر شکفت

اوسکی دیدار کی بھی معنی اگر کی صورت
سو کی بیتیابی میں کیا اوسکی صورت

زخم دل ٹپکی ہو ہی میں جو جگر کی صورت
غنجہ تھا سو گیا اکہ کی گل تر

میر غونین پیہ نہا کر جو کہی نہکری گا
اک پری ہو گی تری تری کی پر

دوم صفتی بین پی سومی نفس سہی اشرف

چہنگار سہو سہو گنا نفس و الیہیں سہو کتب

نفس میں شہاد و سہو بین نالہ شہو سہو سہو طلب

پلا سہو خانہ صیاد و بین شہو سہو کیا مطلب

اگر تم پیر میں کی و حیا کی کر تو سہو سہو لیتا

مرا دل پیرا و ڈالا ہی مجھ ہی سہو سہو سہو طلب

پیرا سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

شہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

مجھ ہی پیرا سہو سہو سہو سہو سہو سہو

عزیزا سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

وہ کہتی ہیں لکا لکری سہو سہو سہو سہو

جو کل سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

نہ اسکا و بان کہ سہو سہو سہو سہو سہو

الک ہیں تو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

ارادہ ہی کہی سہو سہو سہو سہو سہو سہو

سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

جنو نہیں سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

مجھ ہی پیرا سہو سہو سہو سہو سہو سہو

کیکی مجلس سہو سہو سہو سہو سہو سہو

گلکس سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

کو تو کی عدم کی راہ میں کیا جا سہو سہو

خدا ہی سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

اولٹ دینی کو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

تہیں سہو سہو سہو سہو سہو سہو سہو

نہرا دل گل سہو سہو سہو سہو سہو سہو

خدا جانی کہ ہی سہو سہو سہو سہو سہو

حضرت موسیٰ کی منہ سے بہنے لگی باتیں

ہوش ہی جاتی رہی اوسنی دیا الیا جواب

شاد و سوا ایل مبارک سے مبارک ہو جی

شکر ہی آتی مراد آیا مری خط کا جواب

تیغ چمکانیکو وہ کہتی جو میری سامنی

ہو جاتی بانگین دیتا اونہیں الیا جواب

راستی پر ہم ہی ہیں تم ہی نہ ہم ہی کہو

سید ہی سیدی بات کا دیتی ہو کیا الیا جواب

ہو رہی تیری کرم سی دم بخود منکر نکیر

سہر جہا کر رہی الیا دیا اونکو جواب

ای پر پرو کیوں ہو شہرت تری یکتا کی

حق تعالیٰ ہی ہیں پیدا کیا تیرا جواب

خط نہ لکھنی کو اونہوں فی نامہ لکھا ہی

ہو چکی اون سے صفائی صفا کیا جواب

جان جان کرتا ہو میں دیکھتی تھی کا سوال

مطہیں ہو جانیں دیتا ہی الیا جواب

کہ نہ پوچھیں دوستوچے جواب خط کا حال

نامہ برکی جانکو رقا ہو میں کیا جواب

سچ تباد و جہا ہی آگلی شبکو یا نہیں

کیا تمہیں منظور ہی دیتی ہو کیا جواب

خط شوقی اونکو پہنچا دیکھو طبعی ہو

نامہ برکتا ہی آئیگا پھر دے جواب

ای شرف روتی ہو کیوں قاصد کی صورت دیکھ کر

تمنی کیا لکھا تھا اونکو اوسنی کیا لکھا جواب

فرصت ملیگی بات کی اوس نازنین سے

جہو نیکی جان و قصہ دنیا و دنیہ کی

بی یار ہو گا صبر مجھ اندوہ لیں ہم کی

زندہ رہو گا پہل کی میں اور نازنین کی

خود رفتہ ہو کر عشق میں جا ہی رہی ہیں
 کی ہی جو قد سیرت فی حضور کی آرزو
 پوچھا فرستوں جو سنا بھی سوسرے
 دیکھا میری شہین کا پروانہ کیا جواب
 بہتر نہ ہی دم مہکدہ کرامات کا صحیح
 مرزا ہی تجھ کیوں کیوں ہو سکتا ہے
 جیستہ نہیں ہی خون میرا شیریں
 بیکار ہی ضعیف ہی حسرت شایک
 بلوار تابی کن ہی تو پردہ اولیٰ
 پنہاں ہی بیکسچی جو باہر موزوں
 جڑیل کی بلبل سدرہ جو ہو گئے
 جای ہی سوی قید گئیاں کھیل سنو
 دو ہزار نو مکان کیا لا مکان کس
 ان کو خدا کا لہا زبان کس
 یوسف کوڑھٹا ہی کے کاروان کس
 لی تاب یونانی بحث کردن زبان کس
 کیا جا رہا ہے لیسا ہی ہزار زبان کس
 تابوت جا ہی بھائی تخت روا کس
 اور احتیاج ہو گا آب اسحٰب کس
 جو تیرے چنگ یارہ ملی کا مال کس
 بیٹی ہو موصیٰ چاہی ہو سیما کس
 یارب گنہ ہو اسی مویٰ دستخوان کس
 مطلب اچھا لیا ہے مویٰ دستاں کس
 برسے گا تیری کشتوں کا خون اسان کس

حنا اچھ آہتی ہوڑہ پڑھکی ای
 ہم ہی سین جو خط لیا دے کیا

بس وین کل مخرج خاگر بر باد میانی
 دل لعل است نه سحر کبھی میدانه کیا
 ہم وہ سرباد وین اتنی اتنی جہاں مٹے
 دفتر قاتل را ہمارے نہیں اوجھانہ کیا
 لہر تر از یہ اگر ناز کیا تھا شمس
 وجہ یہ کیا اتنی جو اتنی سے پردہ نکلیا
 گل کے سے نور اک میر دل کی لگی
 کون کون اکی کسرف اسکو کھانا نہ کیا

لبو سیر و می وہ عیسے حامل کیوں نہی آتا
 غم کا اگر تجھ سے یہ کیوں نہیں آتا
 ازل سے یہ جہر کیا مونی کیوں نہی آتا
 میرا بن کر نہ کو وہ کس کیوں نہیں آتا
 رمانہ عیسے بھائی نعت و نیر و دنیا کا
 جو ہی ویدار کا ہو کا وہ کس کیوں نہیں آتا
 چلی اتنی خلقت میری تیرے کیوں نہی آتا
 سہید نہ مونی کیا وہ قاتل کیوں نہیں آتا
 ساقی تیرے مرغا تابی کیوں نہی آتا
 غریب آفت زدہ غم غم کیوں نہیں آتا
 پر صے رعون سے سنی یہ دنیا کیوں نہی آتا
 بہر اس تحمل مانی وہ بار تحمل کیوں نہیں آتا
 طرفدار میری کتا ہی حکم کماں قیامت کیوں نہی آتا
 یہ بھی کیا جسم ایسی وہ عادل کیوں نہی آتا
 خنجر و ہوم سے جھونکا اٹھو مانی کیوں نہی آتا
 جلو دار کو ناقہ کس کیوں نہی آتا
 بہرائی چند چو اتم ہی زندہ اور تحمل کیوں نہی آتا
 نہیں معلوم کیا گدڑ مراد کیوں نہی آتا
 مکان حیا دکا باہر کیا طمع از عالم کیوں نہی آتا
 یہاں پیک صبا طبعی کر کا مٹر کیوں نہی آتا

ایسر تها تو منی شرتا تها بهشتی کنای
ایضا میونی تر از او کی کنای
کسیه جاد کل بی نه بهی تریت
شرف سینه کو غم و موندن کارها مو
نه بهنو جاد به جو اینجی باب ی کا

اگر تم بهیست مجله تو منی شرتا تها که سر بهی جو بهی تها تر از کنای کارنا
تجی جانا تها عالتی تها تر از کنای کنای تها بهی تر از کنای کنای
نهار ابر و آدم و تنفس بی قضایا تر
بچا ناد و نیز کنای مریم تر از کنای
کلیه بیست جانا تو غم و غم کنای
خدا دینا الر قدرت مجله بیست کنای
نه منظور او کو مو تها خانه بادی کلای
لوحی بور کلای تر از رحمت جو بهی
خرا گوئی سینه کا و ده نو تها می جو بهی
ده بیکس مون اگر تریت میر سمار تها تو استخوان کا جو کس می مون بها

چاه کتعا غلج خویستی مود سو تو دیکوی
کی خوسرت تر دیوانگی کنجا ایست
خاک بودی نگی تجده مانی پی نندی ریشی
نبری حسرت کا جو بر دم کلمه شربتیا
ای دل ز رده نهو اندو کند رخ دم
کشت کرب رو تر مانی موهانرا بکلو
تر حسرت نه کما بی جانی ای نا بود
اسقدر خوشتر تر رانده گیسو ای موگر
پیشی مانی ری خدارا کنکارا کر
فراغ دلو میر بر باد نکر نامر بعد
استخوانو کومر لیکی امانت کومر
پیشتر وقت کناراه جنو غلج تمنی
کر کما ایکا دنبارج عا گو حلات
پیشتر ای تو نکر او کما شکایت اهل مات و ده کر نهو دوست کما حق
دم نکلای تو مرتی پی خدارا موهان

سجھی سرت مانی او دیکه کر مانی
خاک او تر مانی کو دیا سر ز میدان
هم کو مهران سجھی گور نیا
موسیقی کو سجھی مانی ایمان
اسکی خاطر مانی سجھی چایی مهران
دلک هم تو سجھی مانی پی نندی
عالم بود مانی محله نمانی امکان
دم پی نکلای تو بر زخمی خندان
تر راجت ز بر مانی او ده دامان
کیجو اسکو بر اغ ای کما بحر ان
تو دینه سجھی ای گو غریبان
قبر جنون بر مانی گریبان
قبر پر کمنی کو بچو ای قران
پیشتر ای تو نکر او کما شکایت اهل مات و ده کر نهو دوست کما حق
دم نکلای تو مرتی پی خدارا موهان

خسرو چانی جو ترپنی کو مراد لیا

• دواہ روضہ صانع روضہ حسن کی

بی لئی کوئی بھی اوشمانہ تر محفل سے

• تیر محفل میں تصور کس طرح ہو چاہی

جلد رنگو جلد اس سب دوبارہ پیرا

• ترتیب فیس بہ وہ ہو گئی زندہ رگور

• و مومری گلیدہ نو علی کہ ہمارا ہو چو

بی تکلف دم راجہ کو تہ چاہا ہی نہ

نفس بکھر رہا پس وہ فسوف کی

• دولت حسن ثانی ہر ملکی سر دیے

چاہی والونکی فریاد سن کر جا رہی

یہی حسن پرست را موسیٰ دنیا سے

• مایہ دایا تو بلا مجھی محتو لون مائی

• نو نو ٹھونکے کلو جو سو مائی

ی کل گور غریسا غانی نہ ہی جاتی

• دہیان غانی بھی کوئی محترمہ لعل

• سجدہ شکر کیا مائی نہ جو فانی

• صاحب خانہ بھی ایا تو وہ بیدل

• جان حال پسہ رون مائی کی منزل

• پاس کا اونکی جو ترپنا ہو البجل

• کوئی بیدی کائی بلیکی نہ محفل

• شور ہو موسیٰ فریاد عناول

• پیر نہ وہ ایا وہ کہی سپہ مراد ل

• ماتہ باندہ مومرا دھار سے عامل

• اگیا روم و دیدار کا سہل

• کون محکمہ عشق مائی عادل

• س منہ ہی نہ کوئی پیار کا قابل

• حق مرا ہو کاتر و نہ مائی باطل

• ہو کر بینا یہ چہرہ شکیلی دل

• کون لب و زبہ جو ترپنا ہو محفل

بہو ادھر سے دل مالوس دم کرانہ دوس

کئی رخصت کرنا ازاد و ازاد

کبھی اکو بلا والا ہی پس سرفنا ہی

قصا صراستی کئی میر مراد سے کیا کیا

کنا عین آئینہ دیکھ رہی تھی

سکتی تھی سب دھرم نہ کیسی تھی

خونیر و نکاح جو ترانہ تھی

برہم بہار گل کا مرقع جھڑپ تھی

باغ مراد گوری تجھ خاک و پا

صفت کا تھوڑا ہوں جو دیا کفر تھی

فرہ و قوس کے نہ دو ہر تھی دیکھ تھی

دوست مانی جو جو خاک میں رہ رہ تھی

کلاک ران بہرہ و غول سے قفس تھی

مفتاح و کل تھی تھوڑا کتا تھی

اعمال نامہ کی گزیر تھی

ایس جواب نامہ تھی کفر تھی

اندر رہنی کا سر دیو تو تھی

خند اعنی کل لہو تھی پیر تھی

بچھینی روح ہی قفس گوری تھی

دم بہر کتابت ہر کہ مانی زندہ تھی

میت اوئی جو کسے کرا دن و توبہ تھی

چہر نہ تھی بد تھی نہ دیکھ تھی

روزارل غم سے مومن تھی کلام تھی

ای یار کاف و نون کا اثر تھی

فروسمان و ندہ ہی ہر او کو روح تھی

تھا کوں وہ باغ مانی بسک تھی

شعل کی گارنگ تھی تھوڑا رنگ تھی

خوشبو تر تھی مانی پس تھی

تباہ اس کو قدامت کا اندھا بن نہیں
 خزان رسیدہ سنگدہر جو پہون بلبل کو
 مراغبہ راگز شیر در سے
 رہا سہا پہی جو نہا ہو سنا اثر
 بر ارقوت دل اس کو چھکتی ہم بی بار
 تو یہ لکا کی خرا ہو سنا اثر
 کسی وہ حکم جو دیتی عدم کا حاکم
 سرف کا دم ہی تو خوف سے فراتے جا

دکھا راگز تنگ قدر را ایجاد سے کیا کیا
 تبا و یار و پوچھنے گاہہ محبت باٹ دکھا کیا
 غائب کا کلونانی خاک کا بنیاد سے کیا کیا
 نہ اردن آرد وین ہی کہو صلا سے کیا کیا
 نہ اردن بسینان او جہیز سر اردن سے کیا کیا
 ایسی موت ماں کیا جانے شہر بیداد
 عشق نہ نہ کہہ چھٹی نہ ہسٹیاں سے کیا کیا
 جہر میری ہی گلزار میں جو شیر کرنا ہی
 خود دار اس کے کہہ مطلب نہ کہتا کر دنیا کیا
 کوئی ملکون تبا ہی غوغائی کو نہ نہا ہی
 زمینی نہ وہ بھی جس سے نہ بدوا کی اردی
 خدا کا بڑا گلیہی نہ جڑ صیاد
 گریزنگی نہ غلے خاک پر پہون مہار
 متی شہر محبت ہی تر را اساد
 نہ وہ کا حول دل بلبل کو اس اساد
 دکن نہ ہو طلب نہ ہم قولاد
 تراغم کر رہا نہ مار محبت باٹ

بیک زلفی زلفی دم نکلا تبار قسمی کا
کیا کہوں ای بھد خواہم سر زخم کافر
میر مرتی ہر کتا باک فلو میر خونے

جان لعل دی ایسی تھی دم ہر طوطا غلی
مولا تانا کما می گور غریبان مانی
دم خلعتی ہی کما می دیا کبھی داما غلی

بہمنی باندہ ہی تھی کمر دم ہم عشق مانی
موت کو بھی تانا سب ز تلون ز سیر
کاٹ کر گردن گردن لوتی ہی تار

تہا عو و فضل الی لوی مید غلی
مولا بقدر لوتی تھی دم سلیمان مانی
دوسرا شغل اور او کو عید قرا غلی

اگر ز میر داغ دل کی تھی رکھی ہوئی
اس قدر سن ز کیا تانا او کو پروا تو جس
ای کلون ہم ہی کبھی او کی جھکی ہوئی

جانان طاووس کا پیر بر قرا غلی
نور کا لوتی دھواں السبح سبت غلی
داغ لار کا چکر چر گشت غلی

چل ب تہا عشق مانی دل دم تہا کمال طرح
مجھے طغی غلی ہی ایضہ تھی ناز کو
سدا اراوستی کس دم دینے تھی پیر

صلب تہ ہی مانی مانی غلی
سورہ دوسف میر زنی را قرا غلی
کون کس تبسم زخم خند غلی

چشم سرت صدق سورت کی پیدا لوتی
ساف تھی میر سنگت د باریکی تھی
صبر بیل در تانا خون بیل کا غوض

میر ان کا جو قطرہ اسیر غلی
تہا میرا سخت حکم لار گشت غلی
تاتہ کس گشتی کاک گل ناسرین غلی

صراطِ حق پر ہی ضعیف اور کمزور ہو
ایسا تو ہوا تو نے سفر

ترتیب بہ ترتیب ہی مرغِ مرغی میں مرغ
جی بسوئی کی ایک ایک خبر
جاتا ہوں حدِ ہر خاک اور ان کی دہائی
نہکا مر قیامت کا دوم

رقت ہی نہائی تہمتی فلک پر تہائی انسو

کرتا ہوں شرفِ صبیحہ مگر سوہائی سنگت

ہمارا دل اونہائی کا پاس نکلا نہیں بچانا
گو اسی دی خدائی بدتر از اک عالم بچانا

رہا ہے نظرِ لکیر نہ اک عالم
خدا کر کا وہی معشوق اور کو ہم
نگاہی لڑکائی اور سوئے انہو چھائی
اوسے ہمیں بھی اوس قاتل عالم

بہشت کے طرح آیا جو پر اسمان جاتا
مریت کو گوارہ نہائی تو کو دوم

نہ کوان سوئے نہ گلین مومن خدا کی
نہ خوشدل نہ مجبور جانا نہ اہل غم
سوئے تہہ تہہ مرغِ زوہ کراں سوئے
یہ تہہ تہہ جو تھا اوس کا اسے سبب

چراغِ دل کی ہونوئی مسدود سوئے ترتیب
سہارا کو جس صفت قائم

یہ صورت عاشقِ راز کی مر سوئے
کہ جو دوزخ تھا مگر نہ اوس عدم

چڑی تھی اس قدر بیہوش ہم دردِ عذابی
عیاذِ نکو خدائی تھی نہ اوز کو ہمیں بچانا

مرغِ عشقِ موکر وہ بھی دم نہ لگا لگا
میرے عیب کو پس عیب مرع

دیا جو کہ یہی اوستی تھا اوستی کو تو عجب سنی جان ادا لے

کہی نہ ہمیں حقیقت سچ کا جاننا عام عمر نہ دردِ جگر خدائے کہا

کہا جو پستی کو اوستی اپنی پہلوئی تو روحِ انجلی ہٹ ہٹکی اس جیسا کہ کہا

مرطع کے کلیجہ بکڑ گیا اوستی فتنہ دردِ جگر کا لے لے سنا لے لے

خدا کی الکی جو جو جلی لگی دینی لے سہید بنا گیا بار لے لے لے

تہ پہر کا الکی جو پہر بار کا ہتھیری مر مر او لی لے لے مر مر دعا

نقل پر میری اوستی اور جو سناوہ مجید نہ خم اپنا

ہو فریقہ یہ جو تیر تلوں پر یہ توڑا لیا مر تقدیر مارا

بنا و تو اسے سجایا ای شرف کسنی

یہ سدا کا رات رات لے لیا قضا کیا

بی سر مر مر و نہ گنجی کہ مر مر نہ ہو سکتا اوستی سو فانی مقرر مقرر نہ ہو سکتا

تہا رکا قلوبے فقر دیکھا یہی تو پہلوئی لدر

بیچہ عمر اس وقت نہیں ہو ذرہ ہی ادھر سے تو او دم نہ ہو سکتا

لیا کرتا ہوا اوستی مر مر اس کو مقابل نورِ نظری یا گز مر مر نہ ہو سکتا

جہا یہی تر مر مر سن کا رات تقدیر اسے تو سکتا مقرر مقرر نہ ہو سکتا

لکھا ہو کہ ہمارے روئے علم سر
حیات سر شہد ہو سید عالم تو کیا
خطا مائع مٹی ترانہ و کفر و فحاشی
ہاں روئے کیم اوی غیبر لکھا ہو کیا
دو طرفہ معنی و دو صلی ہی ہو کھنکھائی کر

اور لکھا ہو کیا لکھا اور لکھا ہو کیا لکھا

تمہیں چاہئے جس حد تک
سہم کر کے کر در کمال ہوا
مرا جس گلزاری تو بہ رواں ہوا
مٹا دیا تو جس کمال ہوا
سستی مٹی پر لکھا گیا جو لکھ کر
تڑپتے ہیں مٹی پر لکھا گیا حال ہوا
کو رسمیں تو اس کی چراغ کو بھی
کہ گل کر کو ہوا نہ کو کمال ہوا
وہ گل حواری نہی ہمارے عباد
بہین جو جلد لئی کن کی انتقال ہوا
نشر جس پہ غش کرے وستی سے
تر شاخ محمدی و اولیاء ہوا
شہید کہ ہرگز نہ جلا کرے
ہمارے رحم حکم کا خود ز حال ہوا
خام کھرم ہو کھنکھائی و دورا
سوا حدائی کہ کو سر کمال ہوا
مٹا دیا جو ہوا اس شہد و سبکی
ہوا عسکر عسکر عسکر عسکر ہوا
شہد ہوا حرم زندہ جاوید
رواں ہو کر دوسرے روح لامرال ہوا

لونا با آبرو رو با آهنگان

و پس آعد آعد اوں کرده کن

آینه آینه ایماها که نهاده کن

شور و غل بر آتی و نوا نوا کن

که حقدی نمی آید ای حال کن

گوشت بیجا بگو می ساری

ایکس سر نه بیجا کن عاود کن

مری الکل شارب نای جمیل کن

مر قانی من شری روح و سول کن

کوز طبعی کن که نا آهنگ مری

کوز طبعی کن که نا آهنگ مری

کوز طبعی کن که نا آهنگ مری

حق تعالی لی سه سدا ار با تو سر بیا

و دم کو بعد صدی و حس کن

صفت صفت من تو با صد من

رنگارنگی جزو کن و خوش کن

ای کز آقا کاتبین منی ار و قمر کن

مری مری و دیو می غمی صفت کن

بیکه ای مری غم ز سر کن

و بیکه ای مری غم ز سر کن

حور و ز و پس مری آرزو کن

حسلی صا و نه کدر مری کن

حسلی صا و نه کدر مری کن

حسلی صا و نه کدر مری کن

و طره شبنم کو اوں گل و صبح

مری آرزو کن مقابل کانر و گور کن

جراح طو و لک و قمر کن

عدا لی عشق و اصد کن

و طره شبنم کو اوں گل و صبح

مری آرزو کن مقابل کانر و گور کن

جراح طو و لک و قمر کن

عدا لی عشق و اصد کن

کیوں اندھیری قہر برقع چکر لیا ہو گیا
 گر لٹا میں لہر لیا مرا قہر کیا ہو گیا
 ملبہ بونہن فرمنا یا جان پروا تو کی
 دل بیمار ہو منفعہ و الجھن کیا ہو گیا
 مانگنا صاحب دعائی الفور تیری
 بی اثر کیوں ہو گئی اسکا اثر کیا ہو گیا
 روئے جی ل بہا و میں جس کا سن
 کہہ فانا رہ میرا بعد نظر کیا ہو گیا
 وحی آہا کی اوسے اوسے کیا جھٹکے
 دہمیر ہو گیا ہوا میر کیا ہو گیا
 جانی بیدل دیکھ تو رہت مہم جس عشق
 ہی اود پر شور مبارک یا وادہ پر کیا ہو گیا
 کہتے ہیں کہ غم میں خل لکھ کر رہے
 بی جلدوت ہو گیا بیوں شکر کیا ہو گیا
 ہوں گیل کر سو گیا کیا لدا غم رو
 لی جلوم ہو گیا مرا اقل کیا ہو گیا
 ہو گیا سر مکتہ حوریدہ غم غم
 کون جھپٹتی ہر سہ جھپٹو ای لڑ گیا
 تالی لے لیتی ہنس روح حال جس نے
 کی سی ظالم کون نہیں رکھ مٹی غم
 کیوں کیا روئی تکیہ ہاکی قہر جس نے
 کون کہتے تھے غم میں تھوڑے تھوڑے
 مر گیا بیوں زبیدہ دار صبح
 نیم سو گیا ہوا حور کمر کیا ہو گیا
 کون گریبان بیاڑے ای کی ہو گیا
 کون گریبان بیاڑے ای کی ہو گیا
 کون گریبان بیاڑے ای کی ہو گیا

فرج کرد آلی گاصیاد تھی ای بلبل
 بن تو کتا تہانہ اتسے ملو نکا ہرگز
 کہا لیار نہ کہنے خوشی ہر این
 تاوک اندر و نچ جہر نوئے کریدار
 میں وہ مجنون ہوں کہ سمجھاؤ نہ
 وادی راہ وفا کا جو کوی خار
 اوسط ملک سخنیں کا پلٹا دی
 حیرت نیر رحیمی کو نکھا

پاکو امں سو شرف جھین میں ہو نکھا

بہرین بوندی دی خاک میں دینا رہا

جسے سو ای عشق تری اہم ذات کا
 الوت میں مریشگی تو بوختی ہی جاگی
 ہو خلیگی تمام جو صفا و فکر کے
 لکھی ہو جاں لیتی کو چہرہ جو خار کے
 ایسا غائب و پلکناشن
 ای شمع برہم بارہ پرواہ کوں نکھا
 املو میں پھر رہی طرح نکھا
 اگر فرط اف سہاسلی اس روا نکھا
 لکھو الیا اصل زرد محکم نکھا
 اندر سیکہ آئی ہو نہ سلی لیا نکھا
 ایامی لیلی وسطی سورہ برک نکھا
 کو میں ترسہ و انج ہر جلی و نکھا

دیدی خفیہ نگاہ شوق کو روضہ کیا	یار سوتا ہا محل میں دیکھتی تھی ہم آؤ
کھیلنے قدرت کے آہ کو نکھار اٹھ گیا	صید حسرت ہو گیا جسیر رُبی چشم سیاہ
تیری دامن سے لپک کر محکوبی دامن کیا	سکوت باپوس ہو کر غار صحرائی کے
حبس حجاب اور کے خاطر آگ کو گلشن کیا	حس سے آرزو ہوئی سیما چشم نس آؤ
مرحبا ای دماغ دل کیا قبر کو روشن کیا	تیری باعث سے کعبہ را سکی انوار دی
جان جان تو فی خدای کی جہا ممکن کیا	تجسم بہ مرنیکو جان نہرا کے دنیا سے
کون طمانجی مار کی نیند راج سون کیا	اسنے کیا ایسا کیا تھا ای صبا نیرضو
عشق کے برکت سے اک دانہ کو خرمن کیا	شکر کے حبابی نہرا دن دماغ دل سے سو گئی
کنسے اس تصویر کو بیز رنگ و بھر غن کیا	حور نے دیکھی مری مہر نے تو بوجھنا یار نے
شہسوار کو کشف خیر حجب تو منس کیا	اک طرہ میں کیا طلی منزل صراج کو
یاع کو صحرایا ویرانہ کو گلشن کیا	زک قدرت کے جو دکھادی تلون تری
ایک کو بہادری کیا اور ایک کو ساویا	دونوں اکٹو ہو کر برابر ابر و رقت دیا

اوس در دولت چہ جایا ای شرف سماع
 جسے شان ابوحی کرود بگویم آری
 چہ بخت

لی اپنی صفتیں مگر عقیقی کی باز پرس
 رحم الگیا تو قہر کے دریا سے دی نکالت
 کوئی خطا خراگئی نہ کی تھی بہار نے
 اپنی جو کھیں جھپٹیں رخ گل پر ہوا ہوا
 ایجان جان مزار مرا تھا مقام ہو
 چاہا تجھی نہ مالک نہ پڑ پائی جان دی
 حشر تین تری جسم سی نکلیں یہ کبھی
 رد مال اوس پر کیا سو بیٹو نہیں ہو
 ہوتا ہے یہی نہ مرا کار مغفرت
 دیو نہ میں تو بار کے تنہا رو کیا ہوا
 دل بلیغ حسد نکلی شمعیں لڑ گئیں
 اسلئے نجات تو تابی نصیب
 طاقت مری نہ تھی جو اہل سنا تائیں
 دشمن کے ہی فراق نے مرد کی کھل کے
 سکھادی اوسکو رحم دلی میری عزت

قسمت سے کار خیر یہ جلیو سے ہو
 جیسا ارم خفا جو وہ سدا سے ہو
 ناحق عناد باغ کے بنیاد سے ہو
 غنچہ کا دل لہو مری فریاد سے ہو
 طبقہ بہشت کا تری امواد سے ہو
 بنیم خوت خوت تری ارشاد سے ہو
 لاج انفرام قید کے میلا سے ہو
 اوس پر ہی خون بندہ فضا سے ہو
 محبوب و اجدل کے داماد سے ہو
 اکاہ سایہ سے وہ سہر لو سے ہو
 شبکوہ شہکد مری فریاد سے ہو
 دامن جبریل کے اوساد سے ہو
 یہ روز مجہدین روز خدا داد سے ہو
 دل مرگیا جدا جوین صیاد سے ہو
 محادل وہ مجہد غریب کے فریاد سے ہو

ایا رنگ پری انجمن است

الفی کاغذ عالم امکان میں ہوتا

سہاگنی پرستائیں جو بھل کوئی

بالعین دم خون بھینس ہوتا

نوبدین تری کشتوں کی جو خوشی

کلزار میں کل لعل بدشتائیں ہوتا

اجباب محبی دفن امانت نہ کرتے

مردہ بھی مرا کو غریبا نہیں ہوتا

دم پر کو وہ اتی تو خدای میں جو

کوسوں کہیں دیرانہ بیابا نہیں ہوتا

کلزار میں باد و چورسای کر رہے

بہو لونکا دقیرہ مری دانا نہیں ہوتا

محسن یہی ملتا جو کہیں قاتل

شہیدی کی سوا کچھ کر سائیں نہیں ہوتا

روحانی کی سلی سے خبر چھو جو ہوتا

غنیہ کی شاداب کشتائیں نہیں ہوتا

سلط جو غیر الوطنی سے محبی ملتا

کیوں بندہ میں رہتا میں جاسا نہیں ہوتا

موت کی صد غنیمت کی بنیاد نہیں ہوتا

قطرہ مری النور کا جو منہ نہیں ہوتا

عالم میں جو محبوبہ پہلی رہے

یوسف کا کہیں رخ کر ہی قرار نہیں ہوتا

دیوار دکھائی تو دی رہیں سکا

حسرت کا نور دیدہ گرا نہیں ہوتا

مردم کیا میری مکتوبی کو صیانت

دنیا میں جو مہر تا تو پاپا نہیں ہوتا

پاپا ہی مری زخم جگر کا جو درد

پیسہ سہا زنگار نکدا نہیں ہوتا

الفی میں جو رہا جانی انشاؤں

عالم میں کوئی طفل دلہائیں ہوتا

قفس میں دیکھی کیا سوئی شام ہے
 کیا نہیں ہی بسیر انہیں جسے سوا
 اجڑ کی زندہ جسے پس رہی وہاں
 جہاں کسکو سنن دخل کو کون سوا
 ہمیشہ ہمیں شرف و جدو حال کو دھوڑا
 کسین تباہ سنا اونکی اکھیں کسے سوا

نورانی تیری جبرہ کی نویرنی کیا
 تصویر اپنے تری تصویر نے کیا
 جسم ہو میں غری تیری تیرنی کیا
 شکرانہ سرحد و یکجا نخر نے کیا
 العزت کی کہ ادنیٰ چھوڑا خمی کے
 تقدیر کا لکھا مری تدبیرنی کیا
 بسمل سی سو کی زندہ جاوید سم گئی
 روح القدس ہمیں تعویٰ تنگبیرنی کیا
 او سکی خطا جو کی تو گرا او سکی رحم
 بقدر نجات کا تعویٰ تصویرنی کیا
 سو فار کو جیبا کی ہو پر لگا دی
 نخر سے جو لوٹ تری تیرنی کیا
 تجو پز ہی جو درد جدایٰ کیوا سطلی
 پیر پز اس علاج سے تابش تیرنی کیا
 پروانہ بلبل و نکتہ غورہ زن ہوئی
 کل شمع کو جو زرم سن کلکری کیا
 جستا تا خط شوق کے میں حسد پر
 مطلب فوت ہار لی نخر تیرنی کیا
 معنی نی دی نبا کی تو سکتے میں کئی
 تصویر یکسو ہی تری تصویرنی کیا
 دودہ نہا تو اسے ہند کی خونین
 دلو پر کلی شکل تری تیرنی کیا
 نہج سب

حلال سوینکی بعد اسٹلی نہ تر پائیں لہو سے یار کا دامن خراب سو جاتا
 سرتی محبت اک الحمد کی پڑھ دیتی حویٰ لحد کا قباور نواب سو جاتا
 ہماری خوشنکی محض کو تم جو بدھو دیتی کواہنی دینی کو مانی شہابی سو جاتا
 پہاڑ پر کسی انسو جو بیری اجاتے سمٹ سمٹکی سمندر حباب سو جاتا
 بیان ہو کرتے سرتی جس سرحت کو فسانہ یوسف کتھا نکا خود سو جاتا
 مدد کی سامنی اپنی جو تم حقا سوتے زرد رجم سے ٹبر غتاب سو جاتا
 وہ سوختی کا نرا ہی کہ افش کو تانا جو کھنڈ دل سے شریک کسای سو جاتا
 محاسبی میں ہماری لکای اتنی دیر خدا ہی بہر کا تو ابھک حاسب سو جاتا
 محاسبہ جو گندہ نو نکا سمجھتی معا فیونہیں ہمارا حاسب سو جاتا
 اگر وہ ناز تلون کسی ہی کرتے زمانی نہر کا ابھی اقلد سو جاتا
 سرتی رحیمی تجھی خوش فریاد کو دینا جو مجھ غریب پہ تراغما سو جاتا

ہماری داغ کا پڑنا جو اس پہ پہی

نوا کی شرف افتا سو جاتا

لکھل کی جاؤں کہ سرتی انجمن سے حسین کی بوہوں سے ہر کہاں سے
 سرتی

مایوس ہر پی ہی جو دعا دھونڈتی ہے
 تمہنی مری غم کو غاسر کیا کیا
 کی اور ہمار کی کلچر نے جو خوش
 ار دستہ ملکوں سے مردار کیا کیا
 سرکش مع کونسا ہی کہ جس جہاں تو
 ہم کتنے سرنگون تھی اسی اسماں کیا
 چوڑا جو زندہ ہی تو سکنی کوڑھی
 تجھ سے کیا تو مجھ سے نبھان کیا
 برسان مری غم کا سوتا تھا کو
 دو بول تمہنی ہنک سے باغ خبا کیا
 وحدت سرا میں ایسے سای لبرنی کی
 اللہ فی حبیب کہا سپان کیا
 باتیں جو عشق کے پری غم سے نکل گئیں
 او سکوتری خدا ہی فی اک و استان کیا
 ہر پاپی شرو نشریم کیوں ہم سے تین
 کس شفیقہ کا اپنی ایج امتحان کیا
 انسان ہی دے موتی سن کچھ کھیلے
 شوق شکاری اور سن چنگر کیا
 ہم جا کی بیٹی زوہ دل اور وائیکلی لہی
 حیا دنی خدنگ سے سوی کمان کیا
 دنیا سے لکی جانی ہیں دلیں وطن کا دم
 تقدیر نی جڑا کی مکان بی مکان کیا
 دسہن میں جنون کی خاک اور آتا ہوں اجداد
 دیوانہ ہو نیکو مجھ کیوں ہو جوان کیا
 بلتی کہیں تو عمر دو روزہ سے بوجھنا
 تونی مری حوالی کو غارت کیا کیا

مجنون کو عشق نے نہ پہنکی دیا غم

اوس موطن غریب کو بدم حوال کیا

اتراتی ہی جو شیریں تو او کی جان لنگر
 اسکی ہی کچھ خبر سی فراد کیا کر گیا
 کچھ قفس میں اپنی دم سے چل سفل
 حب ہو کا ہو کا عالم صیاد کیا کر گیا
 اغار عاشقی میں ایل گرا نہ پڑ تو
 ابو بڑی یہ تجسیر افتاد کیا کر گیا
 اکدن کر کیا تری جان بارونیر نجیاد
 گنجہ جو فرو بکا فولاد کیا کر گیا
 مر جا سکا زبا شیر دودہ آسکا جٹی کا
 تو حوی شیر لدا کر فراد کیا کر گیا
 چنگیز حوانی او سکو غنم مری بسلاو
 چوزنک اب کیسکو حلو کیا کر گیا
 خفیه را کری وہ اغوا کی از رو سن
 طاعت کا ہو غنم بندہ سم لو کما
 تصویر میں تمہاری ہم خون دل شیرنگی
 تدبیر زند و روغن ہر او کیا کر گیا
 انسانکی دلو مضنون کرتی ہا اچھی صورت
 تعلیم عشق کوی استاد کیا کر گیا
 کیا جان سی شرف کو رو کی جو غنم کوی
 پابند شیر نو کیا حلو کیا کر گیا

آبی تو تودہ مانع ریاض حیان کیا
 ہر اٹھ ٹٹاکی اونٹنی نشان کیا
 کیا خوب ناز عشق ای جان جان کیا
 مروحہ کیا محبتیں تھیں روح روان کیا
 میں نے عشق سیر ای باغبان کیا
 جہوڑا چمن قفس میں نہار نشان کیا
 خبدم خزانے عجب وکل سہمی لگی
 خوشبو کو بلبلونکی دلو غنم نشان کیا

ظاہر روح کا سوجانا ہی شہسپر اگر یہ وفادار تیری تیریں پری کیا
 کون سا کشتہ جا باز یہ ہمارا دیول کوی قاتل میں نہوتا بگر ہی کیا
 تم جو کہتی تہی نہ اینگی تم اٹھا کہ سن کون لیٹا ہی مری زانو پہ چرک کیا
 بارگاہی ہڈیاں پاکی سمارا اسو عتقا زون سے ہم پونجو کہ یہ گری کیا
 تمہیں منصف ہو کہ تمہی جو کمان رخ ہی کس کا اوپر اور اوپر کیا
 جا کر رہ رہی گریبان جو بحر کوئی تھا تو کی تڑکی یہ خدای سے غری کیا
 خانہ دلیں جو ہی عشق کے گھاگھی جلوہ گر کون ہی اس گہر میں گری کیا
 محبت سجا کو تیرید جو پلواتی ہو ہی محبت کا اثر اور اثر ہی کیا
 وحیم کہلتی سنن کچہ گور کے سنائی پہلی رہتا ہاں کون سے گری کیا
 ماتہ میں تری کل سرے جو ہی ای کلہیں یہ جو بلبل کا سنن جرتو جگر ہی کیا
 شبہ دلیں جوتی سن بر برو سحر ہی کشش کا یہ اثر اور اثر ہی کیا

طفل اشک ای شرف شوخ فی دیکھا،

جھکو پار اتا ہی یہ نور نظر کر کے

دنیا تباہ کر کے برباد کیا کر لکا کجہ اور ظلم تازہ ایجاد کیا کر لکا

قیامت میں کہی جو تری جھکو نوازی گئے میرا چکار بیکار فرستے ہر منجھت کا
چلائی من وہ خیر کفایت کشید انہیں تداطم عاشقوں میں ہی ہی دن قیامت کا

دعا میں نالگہ سون ای شرف اندیشی

سوس و کلوچ کی شوقیہ کارزار کا

جبرہ مری تر میں جو گلزار ہی میرا بڑھ ہو میں جسکا وہ مدد کار ہی میرا
سوں باغ رسالت کا از میں حواء بدل سوں اوسیکا وہی کلزار ہی میرا
اوشہنی کی تری در پسی حسرت کوئی دیکھی جاتا سوں مگر غمہ سوسی دلوار ہی میرا
عیسے وہ کہتی من نشے محبی دیکر میں اسکا مسیحا سوں یہ معارج ہی میرا
وہ کل نظر ایانہی بدل ہو میں جسکا رہا جس میں دوسریں دوسریں بکارج ہی میرا
درد و جگر و دلے مغری سنہن سوتا اک روگ مر جانکو از از ہی میرا
لیلی ز جو بونچو یا مری داغ جگر کو جنوں نے کہا طرہ دستار ہی میرا
کہتے ہیں محبت پہ مری سو کی صاف نار چاہت ہے محبت پر محبت ہی میرا
بیلو من سلاتا جو نہنی یاد کو لدا کر بنیاد رہے کیوں طلوع سیدار ہی میرا
لرزاتا ہی دنیا کو حوافضہ محشر ادنا سا یہ بانو دھوا طومار ہی میرا

کیفیت تو مری غبارنی کی جب ہو اسے اور اسحاب ہوا
 اب رہو ہوا جو بیل کا وہ بی ای باغبان کلاب ہوا
 سلطنت اوسکے ایک نہ رہی ہر زمانہ کو انقلاب ہوا
 منتقاری کا کہ مرانہ ملد رایسماں مفت میں شباب ہوا
 روشنی کے پہ خدا ہی ہیں ہی کون مشوق بی نقاب ہوا
 قطع دیوار کے امید ہوئے لن ترانی سنے حواری ہوا

بیکے کوریر برہمنی کو

شامیانہ شرف شجاع

۱ بیمار خلد ہوم کا سورجور شید قیامت کا ہوا دیگا لہکا رونو کو دان سلی رحمت کا
 ۲ سراپا نور ہی جلوہ نظر اتا ہی قدرت کا ہمارا دل بنا ہی ایہ کہ خوں صورت کا
 ۳ کر لیا سامنا خورشید کیا اوس کو قافیت نشان غوج کل ہی وہ وگلو ستہ ہی قدرت کا
 ۴ قیامت ہو ہی ہوم ہی نفی ہے کھارو نہیں شاید امتحان ہو کھار کھمت کا
 ۵ شب وصل اوسنی ہار رات تہیں کیں نہ نفقت کا ہوا چرچانہ دکر ایامود نکا
 ۶ ہمارا دل ہی ہوم خوش ہے ان خوش کبی تو خوش کرو دل ناز بردار محبت کا

تصور سے غش آیا سا نہ ہوتا تو کیا تھا
 کیا ہی خون دیکھ دو در اندیشی رخصت
 قریب گئے بچا باہمی تو نبی وصل کے نہیں
 قیامت پر قیامت وہاں ہی جیکے پر وہ نہیں
 قدر جسے انسان بر سر ہا دل جان نہیں
 بارانی سے خوش دل ہو قفس چھٹاتا
 لہی رہا ہوں مدام او کو انھوں تصور
 شروع درد الفت میں تو ہم مرد تھے
 جسے دیکھا وہ شیر خاموش نہ ہوتا ہی
 مٹی پر ہی دفائی مہکے غنیمت میں
 خدا عین خدا کی ہی انارت کرتے تھے
 مکان گورین گبر اگلی امی بوم ہم ہیں
 مری طمانہ دیکھا غم نگر تو شکر کر ایل
 ممبر تہا بدو تم را ردیا میں جاننا میں
 چراغ گور حشر شہید ناز کا جس

وہی جانی جو وہ جلوہ کا ہوتا تو کیا تھا
 جگر سے یار لیا ہی جدا ہوتا تو کیا تھا
 خوشی میں تو یہ الفت خفا ہوتا تو کیا
 جو فضا تو عین وہ جلوہ کا ہوتا تو کیا
 خدا نہیں اگر ظاہر خدا ہوتا تو کیا تھا
 اسیر میں بہ خوشیاں میں ہوتا تو کیا
 بہ صورت ہی میں ایسی ہوتا تو کیا
 کمی کی تو یہ شدت سوا ہوتا تو کیا
 خدا حالی یہ ویرانہ لیا ہوتا تو کیا
 ہم مرجع ہمیں جو شہر کی کلد ہوتا تو کیا
 یہ شہر ٹکلی مر نہ ہوتا تو کیا تھا
 یہ گھر دنیا میں بنی کو ملے ہوتا تو کیا
 کسے سبار کا میں نقش مایا ہوتا تو کیا تھا
 تو نگر سو کی کیا سہما گرو ہوتا تو کیا
 جو اسکو معن جو داؤد نے کیا ہوتا تو کیا تھا

دونوں عالم کی لٹکا سو نہیں کہیا جاتا مومن
 جان فشانی کی مری داو جی مل جائے کس سے فریاد کروں کوئی عاقل ایسا
 رونما کی غرض چشم نای جو سو کیا گنگا ستا ویدرا کا سال ایسا
 جھوٹی تیری ترغیب میں کری کون اول کوی پروانہ ہی ایسا نہ لہلہ ایسا
 دم ہی نہیں پس بائیں گئی کہیں منزل کو بچ ویش میں ہو اسی مشکل ایسا
 غسل میت کے ہی قابل نہ رہتی تو کشتہ ناز کو نم کرتی ہو گیا ہل ایسا

اسی شرف میں بالعتس روز ہو
 خطر نہ کوئی چاہی حامل ایسا

دل کو قاری کے خدگ جان یجا یجا صاحب خانہ کو اگر میمان یجا یجا
 جسے بیک اجل دم نہ میں جان یجا لاش کو مقصوم کیا جانی کہاں یجا یجا
 بقیہ ارواح جو ہو مایکا افشا زار غشا سب توحید جانگی وہ مجسمہ گمان
 سو لٹکا وہ تصویر میں ہی اوکی صورت یار سجنی کیلی اپنا مکان یجا یجا
 نذر کون انسانی صورت نہ انگلی نظر اکدن جوش خون محکوم مان یجا یجا
 حق نہ سجد کیا میرا یو تفت محبتی محکوم ہی لگے کوی کاروان یجا یجا

وہ کیا جلدی کلا کٹا ہائی مجھ پر کما
 لدی تھی دنیا میں جس طرح راحت و آرام
 اکی قطر میں نصف ماتم بجای ہی وہاں
 مجرموں میں جس کے موہن کرم و کار باز
 قیصر میں جس میں ولد تخرن سنا تعلق میں
 میری حیرانی بہ اکثر کے گور ہی مجھی
 لن ترانی کا ویا صدم خیال یاد نے
 جان جس کے میں سن جتنی ہی سکے تھے
 کی سی جس نے سائی بارگاہ یار میں
 کسے میری جگر صے بڑا تو نہ جب
 وہ واکے تار تو نے کہا ہی سکے کو فتح
 جل میں جاوے لگا تو تیری نرم کاسوں کا چراغ
 دلدیسی کہی لگی اوسے قیامت ڈھائی جلی
 تو اگر چاہی تو پہر جاسی اصل اسی سے

بول بالاد مو تر ا شہدہ رہی تنگبر کما
 امتحان کر سکے لڑائی تھی بیان نقد بر کما
 جس جگہ پر خون پچائی تر نچ کر کما
 مہمیں میں بخشے والا لای نفی کما
 مردہ جان جس میں غلو کی جاگیر کما
 سکر نام میں دیکھا ہی تری تصویر کما
 خواب ہی دیکھا تو برسوں غم راتوں کا
 فیح کرتا ہی وہ مازو توڑ کر نچ کر کما
 دھوم ہی اقباس کے امتنا ہی نقد بر کما
 کون سرد سیمہ سوا کیا کوچ ہی تاثیر کما
 سانس بگڑ سوتے تو دم برتی تری تنگبر کما
 میں وہ پروانہ ہوں تری حسن عالمگیر کما
 سن لیا ہی نالہ کہ خطبہ میں نفی کما
 پاس بخشے نہر خوردہ کو رتر ا کسیر کما

حب اوہی صیت تری دیوانہ فقور کے
 اک طرف حنیت عوی اور اک طرف محسوس
 حل رہے ہو نکل جلتی ہیں سبقت جنسی کے
 پہلی مہر حیا با وہ کل جا رہے ہیں باہر
 عہدے بڑے بڑے خوشی کے بڑے بڑے خوشی کے
 رقتہ رقتہ دی تماری خون کا محض سہ
 طرزہ نیرنگی دکھائی جان کہ ہاں ہاں
 مجھ شکستہ مال کے طاقے وہ تائی کی
 روح فی بردار کے جوت سن ہے ہوا
 بیجا ابی اوس کے شرم نو عروس سو گئی
 رو نما سن ہیں گونگت زلف کا ہونیکر
 کہہ کی وحدت کا فسانہ غرض تک شہوت
 دعوں اور اکر اوس کے حسن کی کامیاب
 از نو کی قاصدی کی جسے راہ عشق
 حق کمانی بنوت دی وہ ہنجر ہوا

دامن رحمت سایہ میں اسی ہم اکی

حلہ حنیت ہمارا دل کی لتبر ہوا

نو جوانی میں ہم عالم اوس شکر بر ہوا
 بہت برا جوین حسن و عین بری چکر ہوا
 اک حسان ہجرم تنوع یار سے لی سر ہوا
 خون شری اور نہ عرفا اوس کی گردن ہوا
 شمع رو یون نی بنایا ابدہ کار اوس
 دل مرا جلیک جویر و لائو نہیں خاکستر ہوا
 یا کو اس سو گئی جوت تو بہ نہیں کے
 قابل رحمت ہم حیدم خدا کا در ہوا
 خون کر کی رکاسے حیدر کو سو کا فروغ
 سر و کر کے حنا کو میک تیر ہوا

شرف بیہ فیض کا چشمہ مری ہو سسے

ہا وہ دلچسپانہ تری شیدا بکا تجھے ظالم کو دلی شوق ہی شہزادی کا
 کبھی نازِ خدای سے خوار لائی کا ایسے توڑی دعوای جو بکتا ہی کا
 ماروا لا جی تری پاکی جو بیوت آسم کیا گنہ گن نی کیا شاہزبانی کا
 شاخِ گل صیوم کی گلزار میں بسیر ہی جو پیر الیا انکھوں میں نقش مری انگڑا کا
 اوس سر پر کی سچن ہی لہو کی نازِ سنو میں جہ مشوق ہر زبانی کا
 جلوہ گر میں تمہیں ہر گھر میں ستار ہوں چل رہی ہو یہ چلن کون سے ہر جا بکا
 رحم کر رحم مجھی بندہ ناخبر سمجھ کبریا کی کیلی واسطہ بکتا ہی کا
 زندہ در گور ہی روتا ہی کیلی مگر ہی جینے دیکھا ہی جبارہ تری شہزادی کا
 پیس ڈالو گی تو میں اونے کر دیکھا نہ ہی امتحان کرنی ہو کیا مری شکبیا بکا
 حسن سیرک و عالم کو جو دیکھا ہی تو کیا تم نظراتی تو بپر لطف تباہی کا
 مہر تابان اوٹرا یا ہی سوانیرہ بر یا کہ خضد ابہ گرا مری سودا بکا
 ہی تو یہ خوف کی دشتِ نوروی میں غزلوں جاں بادیہ پیمانی کا
 فونہا لکن چین باز پر غش کرتی ہن سیرہ رنگو میں جہ شہرہ تری عنایا بکا

جانا ہی جو تو دُوبنی کو خونیں ابدل دریا ہی جو بہہ جا ہی تو ساحل نہ رہتا
خوش ہو جو اجا ہی محبت کا جو ہو کا عشق ہو دیدار کی سال نہ رہتا

مردان خدا میں شرفِ ناز بگیا

وہ پیش جو مشکل ہو تو مشکل نہ رہتا

جب تک کہ نیک ز خونیں قاتل نہیں رہتا کیا مجھ کو فراہی کہ میرا دل نہیں رہتا
دم توڑ کی ہر جا کا سحر ہی چلکے ز خونیں سفوف ایکا کہاں نہیں رہتا
جسے رمانا ہو تری عشق میں دھو جلد ہی تو اس طرحے عامل نہیں رہتا
سینہ کو چین کرتی ہیں ناخن کی تراش وہ نفس میں بہتا ہوں حج عامل نہیں رہتا
بارش کی ہوتی ہی تو بہر جا میں جل لیکر کسی وقت سے مراد دل نہیں رہتا
رکتا ہی مل شربتِ دیوار سے خالی شبشہ تو نیم ہی بہر نیکی قابل نہیں رہتا
صوفی ہو کہ مجھ کو جب فخری ہو کہ یا کو دم کوئی تراد میری قابل نہیں رہتا

اگر داد کا شرفِ عید تو تپتی ہیں ہزاروں

دامن ہی ہو کے کسی سبیل نہیں رہتا

جو سامنا ہی کہی یادِ خوب رو سے سوا زمانی بہر کا پریش محبہ چارہ سے سوا

سکھتا ہے

تربت محبوبہ تا یلدا یغیو لکھا طالع
دہجیا تین سپر کچے پر وہ محل نہتا
اسلمی بڑا ستہ دل نرم دینا سے صوی
جسکے پروانہ تھی صم و ہارونو نخل
بہرہ تہا میں ترا لوی تفسر ہی ہم
خوش بخش آتی تھی لکیر تچہ سن غل

نوحہ بخشا ہم جیسا حکو ای شرف
اک ولی اللہ کا پارانہا و عامل نہتا

خدا نخواستہ واقف ہو چاہے ہوتا
کوی گری نہ غواہ کہ سے ہوتا
لحد میں صین سوئے جو صین تم دتی
خبر نہ کوی اسرار عکاس سے ہوتا
لیٹ لیٹکی دلکشا نام اپنی جان باری
مقابلہ جوئے کچلاہ سے ہوتا
بدل سنا نہ کن انگہوئے بار نہ دیکھا
ستم کا سامنا پھر ہی نگاہ سے ہوتا
سزا ہی دینی عید کر نہ کرتا شوقا
کوی قصاص ہی مجھے داد خود سے ہوتا
سنائی محبوہ کہتے ہیں بی نیاز سے
پان تو کچھ ہی شمس رسم و راہ سے ہوتا
تری خیال میں اتانہ کرو فر حیرا
خوشے میں خاک شکوہ اور چاہے سے ہوتا
تلون افکانہ جاننا جو اور تیرہ بخش کرتا
لیونے معجزہ جادو لکھا سے ہوتا
تری بہت ضعیف نہ توئی ای شواو
جو عشق شہد ان لدا لہ سے ہوتا
بدلی خواہی تخواصی نواتا محبو
خبر جوہ مری حال تباہ سے ہوتا

نکرانی تم اگر خلوت سی ایته بین خودی
 تری دور لیا قضا غم سی آتاهم نکرانی
 خبر سوتی خدای سین جو تیری خود نمایی
 ترس لپا کر جو بنابر وصل کوراهی می
 پری صوری تنیم جو نه بوند زمین کرانی
 پیر اپنی دم کی میریت تجو کرانی جواد می
 خبر سی تیری ابد کی جو سوتی برتر می
 منم عشق سین نرغم ده حبه کیش کما کرانی
 امید دولت دیدار او کما بایس کما کرانی
 عویا تهی در دیر اینمین نفرت سی

خدا سمن خدا کی بیزه تما دوسر انوتا
 اگر دل محبت جانا جگر دوسر انوتا
 جیانهین نایر نهکامه قیامت سورا
 هم اغوشه کوفال غمزه سرم جیانهوتا
 کلونکا خاک سرم گز نه بیزه تما دوسر انوتا
 مین جیانهین اکا مسافر کاتبه انوتا
 مری انگین نه پیر این جو تو علو کما کرانی
 خدای او طرف سوتی مری جان صی انوتا
 جیانهین کیون کسی طبعی تورا کوا
 مشکا کر نه پیر کما لبتا اگر ذکر تقوا انوتا

صدای لن ترانی شکر کون خا مونس رتی تم

سرف بده اولد ویتی جو کجه می کما کرانی

دل لگی او کی نه تهی خوش اسلی فانی
 مطمئن چکوب کما فابوین بر اول نه
 کلکین عالم خنیز زبانی بو کسمین نه
 کون کل تهی جو میری خونهین مل نه

بہارِ گہنی کر بیان نہ سلوایا بہر
سہد مومن فی جوہیں لک کی کفن و کسلا

مسکرا نا جو شرف سیکہ لیا عجب

حسن کو نہ نہس مکہ کا دہن و کسلا

گلی سین باری کی میں سر بلف جستجا نکلا
مراد ای اجل کی امتحان کی حوصلہ نکلا

جنازہ پیر جبارہ ہر طرف جا بجا نکلا
ہزاروں گلی کا فی حدیث قاتل مر نکلا

للا کیا تھو ضعیفی کر کی میری تڑکانی نکلا
فقط ایجان جا اک روئے لکالی اور نکلا

وہ خوشبوی و فانی لکلی چار حین ناخاک نکلا
حسینو منین نہ ماری شرم کی عطر نکلا

رجوع قلب کے جب کے مناجات کی ملنی نکلا
حکرتیاب ہو کی نہہ سے سحرہ دعا نکلا

علیہ دروغم جا احوب میں تو بگرد نکلا
گرایا نا توانی فی جو لڑیکہ و دوا نکلا

تہا عالم ارواح سے کی تجم نہ پر نکلا
لشکر ہیس میں میں فوئد نہی اپنی قضا نکلا

ہا شک اوس پر پیکر کی ارمانوں نکلا
کلیجہ پس گیا لیکن نہ ولکا حوصلہ نکلا

ہم اپنی خانہ دلکو مقام سو سمجھتی نکلا
تلاش کے جو اس گھر کی تو اس گھر میں نکلا

زین اوکلی خزانہ نذر کر نیکی تمنا نکلا
قدم پاس فی جو می حبط تیرا نکلا

خدا ہی میں جو دہونڈا ہمیں لکنا نکلا
وحید عصم نکلی نہ تمسا دور نکلا

کلی مل ملکی روی تری شتاق ہو کر نکلا
حسینو منین جو جہا با توں با توں نکلا

پہلی رات وہ آہستہ میں قالب میں جان رکھا
 صیاد فی شکار نہ کہید سہاری بعد
 جب تک حکمرن کا تری کا جل کویا سٹے
 رہ رہ گیا تری لٹی میں دل موس ک
 عبرت سی تری نام کی تحلیل ہو گئے
 سہلت کہی نہ تیری تلون دی اسے
 تنکی مری تلالتش میں صیاد فی چیتی
 اوس شاہ حسن نی جو کیا محبو گوہر
 ہستے کو تیری قہر نی مہار کر دیا
 عمر روان ہی کرنے کے عشق میں یہ
 بویاس اوس میں لگی کا فور خلو کے
 نہ نہ ڈانکتا تھا کوی کوی دیکھتا تھا
 جو میں جو میں جا بک کر پاں ہو کا
 غم نی بھی نہ ہوئی نفسی ہدی
 غصہ میں اکی تہ جو قاتل نے کیج نی

ان پر دو مین سہاری نظر سے ان کا
 برسوں چمن میں سوکے شبنم غنائ
 کھلو ٹیو کلی سایہ میں اسکا دھوان
 ترپا کیا جو کوی کہیں مہمان را
 تازیت نرم موم سی استخوان را
 حکمران میں غزل و نصیب کے ہر دم صان
 دیوانہ جتجو میں مری باغبان را
 برسوں مری کے غبار کے گرد اسکا را
 بستے کہیں رہی نہ کسی کا مکان را
 وہ دلوئی رہی کہ مرا دل حوان را
 انتادہ کوی یار میں جو استخوان را
 شب بر یہ حال سنسے تری دوان را
 مجھو نے بڑکی ابکی رس ناتوان را
 عیم ہی را تو حید نفسی مہمان را
 برسوں جا نہیں غلغلہ اسماں را

جو ادب کے نام کی حسرتیں خاک ہو جاتی
 وہ دلگتی تاکتی ہیں کچھ کسی اگر کرتی
 پڑک کے صورت بلبلیں شکار ہو جاتا
 تراظہور ترا انتظار ہو جاتا
 بسند خاطر سر پر دکار ہو جاتا
 ہماری اونکی جو اخلاص پار ہو جاتا
 تو وہ بھی دم کی طرح مستعار ہو جاتا
 جگر کا داغ کل نو بہار ہو جاتا
 جو کاف و نون پہ محبی اختیار ہو جاتا
 وہ دیکھتی کل داغ جگر کی شاد رہا
 کیسے طرح جو حسنے فکار ہو جاتا

گناہگار پہ اپنی وہ رحم اگر کرتی

شرفِ شہت طلقہ فرار ہو جاتا

+ لڑان رہی زمین جو مرا امتحان رہا
 روز ازل سے غنچہ دلیں لبیبی تو
 سکتے ہیں ایسے کی طرح آسمان رہا
 بہر محبے نبوی کل کی طرح کنوین رہا
 کبھی میرا سین ہیں مرا امتحان رہا
 معشوقی شبکی طالع ترا آسمان رہا
 حیرت سرا صاحب نہ سوچا جو دل

بوسہ

جعفراری نئی جو کی یاس نظرین پیدا
 کس مسافر نے کیا کوئی یہ تڑکی تڑکی
 دونوں عالم میں ہی محبوب الی مشہور
 حسرت ریل کے جو کر کیا ایل
 زلف کے چوڑے سوطر علی مل کھاتے
 سون وہ دیوانہ جو صحیح الطریق تھا
 عیش انبوی درازا کھری گشتی دی
 سونگہ لہنی کا حسن کو تمنا سم گئے
 قتل کو زمین تو جو محبوب ڈھونڈ
 موگیا باری اور کا تمیق دل کو
 صید پر نچ ہی موی بند بکری دیسی
 کون سہنی کو موی خون یہ کیا سوتا
 دھن موی جس کے باز میں بکریا
 خاک اکسیر موی جسکو صید یا اوست
 میری انسو بہ تصویر جو ہو جانا ہی

دل سنبالا تو ہوا درد جگر میں پیدا
 کوس جلت کے صدا ہی جو جگر میں پیدا
 حسن کی وہ بوباس شرمین پیدا
 تفرقہ ہو گا محبت کے اثر میں پیدا
 وہ لپکے ہی تڑکت لہریں پیدا
 تخت بریونگی موی راہلور میں پیدا
 خود بخود سو کا ترا نور نظر میں پیدا
 بو موی ہی وہ کل دماغ جگر میں پیدا
 اسی مسافر نے وطن کا سفر میں پیدا
 اچ وہ مات موی او کے خیر میں پیدا
 بی پری موگی تری تیر کی پریں پیدا
 جاکر موی کرمان بحر میں پیدا
 بیٹی شہلا کا یہ سو داسا کر میں پیدا
 عمدہ گی تاو دی سے ہی زریں پیدا
 اب اس وجہ سے موی گھر میں پیدا

اور ای خاک گلیے لگا کی پروں نے
 پہا سوتا تری دیوانہ کا جو سودیکھا
 کہلی جو آنکھ تو بویفے دی ہار کہا
 یہ کسا خواب میں زانو پہ نہی سر دیکھا
 نیز و ناز کے معراج میں سنیں باتیں
 خدا کی نرم بین ہی مہمان شہر دیکھا
 ہمیں تو فتح و کل کا اتفاق پسند
 کوی فساد نہ البس میں کوی شہر دیکھا
 نشانہ ہو نیکی حیرت میں دل ہی دیوانہ
 تمہاری تیر میں یہ کس پر لکھا ہر دیکھا
 کہی نکل جو گئی رگدڑ میں قاتل کے
 تو منے خون کا دریا کمر دیکھ
 نقاب لٹکی جو اونٹ دیکھا دی خیار
 نہ اقباب کو دیکھا نہ پیر قمر دیکھا
 تمام عمر نہ درو جگر نے فرصت دی
 رمی حسیح نی محکوم نہ اک نظر دیکھا

سامران عدم کا کوی شہر منے

شریک حال نہ دیکھا نہ سمجھا

تم جو کہتی ہو کہ کبھی خبر جا دل کا
 غمہ کو اتا سی جگر حال کس پر کہا دل کا
 درد تنہا نہیں مدد پر جگر کا دل کا
 بقولار میں غمی غم جو زار کلیہ دل کا
 تر کیا میں دشت کو شنبہ سو کر
 ابلہ سوٹ گیا کونے دریا دل کا
 شوق میں ذوق میں کیا کیا ہو لوں میں
 کوی ارمان محبت میں نہ نکل دیکھا
 بلکہ ہو رہی کوی وہی تو نہ پس سجانہ
 تم دلا دلا دو تو ہم کرتی ہیں مدد

کیا کرت یار کی نچر و عین اور کرت
 دکل گیل جانیکی کچہ داد بھی ملجاتے
 غم نہ تامل بیتا کے چل لسنی کا
 زندگی اور جوانی کا خرا ملجاتا
 تیرا دسکا کوی جو شش چھو پڑا
 خیر کنوری کہ حکیر کار و غمنی کاٹا
 تحلیہ بن شب معراج کا لطف اور نہ جاتا
 طوق اگر ثوق سری فی نہایا تو کیا
 ردی دریا بین باناتا جو وہ بہر تامل
 یار کرتا ہی نالیش جو کسے گلشن میں
 نور کے تڑکی جو تو سیر کنیا طر جاتا
 کیا خوش ہوتی سن دکل برادرین تیرا
 نرعمیں ہی تو نہ بہر ایسی پہ انکھیں سیر

ہم بھی ہوتی دس لونا جو نہ بازو ہوتا
 اہ کی سائے کو اسی کو جو انسو سوتا
 تیری بچانے اباد جو سہلو ہوتا
 جشن کرتے جو کبی یار پہ قابو سوتا
 اک ریزدلت مراقبت بازو ہوتا
 کیا گزرتی جو کوی خیر ازو ہوتا
 جلوہ فرامری محفل میں اگر تو ہوتا
 اس گلیم کسی محبوب کا کیسو ہوتا
 سنا ابرے سوقت لب چھو ہوتا
 بوہی سوتا جو حسن تو تری چھو ہوتا
 جان جاں چھو یاری کی شہو ہوتا
 شام سے الکی جو مہمان صابر ہو ہوتا
 جان بچ جائے ار پش نظر تو ہوتا

نیم بار اہو نہ اونکی جو ہوتی مفتون

اسی شرف دینہ چکایا ہوا جادو ہوتا

عشق کامل جو میں رکھتا ہمارے کام آیا
 کس کھلتا نکا چمن ترکتو نکام
 خون سہو ہو کی با اس کے خلتن
 بستی یہی کہی توئی نہ اولت و صلا
 سمیت عشق و کی بندہ بی طور ہو کر
 بیگنا سو ہو گیا یارینہ رخصت انھو
 روز ابا کئی وہ دیکھی حیم قید ہو
 نیم محبوبی بیابی فی بولوا ایا
 انھو میں سیکر وں مشوق کو نو دین
 سن ترانی نہ صدا انیلے پر داسے
 تجربہ شربت و دیار کا میں فی جو کیا
 کیا قیامت مہر ہی لہجہ ہی و دیار کا
 تجربہ شربت و دیار کا میں فی جو کیا

اسی طرف کے جو نکیر بن پر گھنٹن ہے
 عالم بایں میں اک شیر بد و کار کا

انکسار میں جو میں ہدم سوا
 نہا وہ عالی طرف مری خاک سے
 دشمنو نکو سی مرا ماتم
 جو بنا ساغر و جام جم

چاہی غمناک کرے یا چاہی کرے یا دیگر
 باغکو باغ جس کو نہ جس سم سمجھے
 پیرہ وی ای بار خدا کیلئے سبک نماز
 بر خدای رخصت و استی و اکی بر
 فکری میں رخصت و استی و اکی بر
 بی النور شبابت یہ برت وادد
 منعت بر یاد و علم چاہ کی مشق و تلو
 و فقہ ملک و خورشید و چلی و کمانہ
 لیا لکا و تھی کہ دل کسے لیا پلو
 اتی تو عالم ارواح سے آنی نکلیں
 دلی انصاف کو ہی تیری خبر پر رکھا
 کل نہ سو گئی نہ کبی نہ تھر پر رکھا
 اک خانہ کی کسیکاتری و بر رکھا
 مار دالہ حسی الزام اثر پر رکھا
 کوئی پیادانہ کے زخم جگر پر رکھا
 بیگنہ یارنی جہاد یہ گھر پر رکھا
 درست تحقیق کے مری کر پر رکھا
 کی وہ سمیت نہ نذر زانو پر رکھا
 نہ اس ناز سے اوس کی کمر پر رکھا
 مستعد و حکور و وقت پر رکھا

بی ہا سنجہ در انک کو مشق و تلو

ای شرف جانچنی کو دیر نظر پر رکھا

ہی پرستان میں نہ ہی انسانہ کا
 پال رکھی صیاد سے بلبل لیکر
 بین مد و مد و مد و مد و مد و مد
 محسوس پر نو نکو سوس و تری و تری
 مستعد ہی دل بیتاب کے سبدنی کا
 نام کر عادی ہی وقت و مرحانی کا

شعبد بزرگی کا قوبر سوگنا عشق گل شیدا

حوشت چشت میں نیا مشک میہ سر سجھا
 مینہ آفت سون کہ خوش کونہ خوش سجھا
 اولی سیدی بن خیمین دل مضطرب سجھا
 کل کے رک رک حال خار کو لستر سجھا
 قاصد یار کو جبریل سے پیکر سجھا
 اوس پرورد کی بیاجی کو پیکر سجھا
 جا بجا جمع کل و یکہ کی سحرار و عین
 دل فریوٹ لکھا میں اوترا سواں سکر سجھا
 بوریانچید میں دیکھا جو کوی افتادہ
 تیری دیوانہ معذور کا لستر سجھا
 عمر حیرت و امید کی فحاشیں کے
 ہم کی برکشتہ نہ سنبلہ نہ مقدر سجھا
 یار کی سامنی حیران محسوس کرتا ہے
 اوتار کا ایتھ کو ترنیت لکھ کر سجھا
 جم میں یار لہو کی حور میں پر جھٹن
 کشتہ ناز تر اچھوٹو کا لستر سجھا
 کندی زب جو اس کا لپکا پاپس نے
 میں اوسے تیری خاں پسے کا تیر سجھا
 اوکے کوچ میں خط افتادہ جو اڈتی ہے
 بھر پڑتا ہوا اپنا میں کیو تر سجھا
 انکھ اپنی عرو میں ہر لکادی میں نے
 خط میں ہی دیکھی حسرت یہی تیر سجھا
 اس قدر نور جہا یار کی خساروں کا
 لاکھ پردہ میں عدا میں میں سے بار سجھا
 وجہ کی حسن پرستوں کی شادی کی
 محمد اس فری میں تو سکر سجھا
 عمر و عرو میں ہی سیم و جہا میں گور کا
 روح کو یار کی سانس کو سر سجھا

تربت کو رطلی کل مونز میں ملیگی	انوس سو کا تابو او سپر سی گورن کا
اندھی نہا کرے کس ملی ہی	کا فور سے ہی او جلد زینا جین کا
حاری ہوا ہی کس دوزخ و فاجیت	موجد ہی کون رکھا سکے کس جلن کا
قدے فرنیہ جس کی کل شقیہ ہو	جیریل باغبان سے بل ہو جین کا
بیروانی ہی تو جاکا پرتا نہیں دکانے	کونکر کسلی کے سر حد اوسے انجن کا
دل کیسے نکلی شانوں پہنچ کا نہی	او سپر سی بل نہ تھلا گیسو پرنس کا
جواب غیب سے نکلی اک وحی ہو گی	انداز سے ہی بکر انداز ہی سخن کا
یلاے کوئی کہہ ہی بخون بچ تو خدا کے	اچھی طبع اوٹھای مردہ ہی ہو وطن کا
بیمثل کل کو نہیں یا شب جرنج سحر	دواع جگر میرا بالعل صرین کا
بہتی لگی جا کی صلہ فردوس عدم سے	ارمان بجلی سے دنیا سے پس کا

برقی کلام اکھا اچا زاری شرف
کیا بات سننے کے کہتا ہی کیا دین کا

بجہ گیا نیم میں اونسی خواہ دل سنڈا	کیا جرنج روح سو ہی سحر فصل سنڈا
سوز کیا سوز نہا گیا اک لگا تھی دین	سرد ہم ہوگی یکین سوال سنڈا
مور کا بچتی ہی لگی زلف و فاس دین	کرتا ہی ایسا سفر کو ہم نزل سنڈا

دل یار کا ہلکائی برہا کر ملی حشر
 حوٹن جو نمین زبان و طبع کا نہ جانے
 الفت دل و جگر گئے ہی نہ جانے
 کیوں لشکر و حاکم جبار کی ساتھ ہی
 بھجائی اوسنی رسم محبت و عشق
 سرمہ سوئی سما گئی اونکی نگاہ میں
 راہ وفا میں سایہ کو سی ہم نہ لہنگی سا
 سید و دیلی بوی بڑ کٹا ہی دم مرا
 حور شیدا کا نہ کپڑے کے رو پوش ہو گیا
 کیونکر مایں سو سن اپنی شباب سے
 تقدیر لڑکی لب معشوق ہو گیا
 روح الامیں کیا کہ عطا کی سہری
 فرما دھوئیں کے وہ فسانہ کو کون سنیں
 کیا لگاؤ خبر ہے اپنی خبر سن
 نہ لگاؤ واپسی تیری جو فرار کے اوس

لازم ہی ضبط اہ میں کنھوں جگرے کیا
 صحرا نشین سو تو سرد کار گرے کیا
 غیب سے بوہرنگی حلد و غم سے کیا
 دم بھر کی اس شکوہ کی کیا گرفت سے کیا
 دل تو گیا اوس سے کیا ایا اوس سے کیا
 انگوٹھیں گر گیا تو کر ہوگی نظر سے کیا
 تنہا یکسا سفر ہے مسافر سے کیا
 اوس کل نہ خط لکھا ہی سہ پہل سے کیا
 بجمی کالو کے خیمے ہو گا قمر سے کیا
 احوال اتفاق کا بھی دوہر سے کیا
 تیر مراد ہی اسے کچھ نہ جگرے کیا
 تمنی کیا سلوک میں نامہ بر سے کیا
 تفسیدہ دل سے کیا اوسے تفسیدہ کرے کیا
 خود بخیر ہی وہ اوسے مری خبر سے کیا
 جتھلدی کیوں حضور ہوا کر سے کیا

تسلیم درضا پرین را مبار و شاکر
 اک نونک صورت جو دلکشاوی جگر
 بیتاب و اہل جو کیا میں نے کھی پیار
 کی جھپٹے میت فرشتوں نے جو پر
 سرنامہ پر اہل ہا کہ نہ قابو میں ہا مل
 ہستے کا مکان شعبہ چند نفس بتا
 دنیا میں جو دیکھا تھا حقیقت میں وہا

خاک اور کے نعش میں دوزر جو چاہے
 حق میں شرف اپنی ہی اکسیر سجھا

سو جہا کبی نہ عشق میں کھی پیار کی
 اسی سوی علی چوٹس پہ چوٹ جو اپنی
 لہوای افتاب کج تر بای برق کو
 لا کون ہی خاک واک خاک سے
 منور سخن کو سو کجی تو غیب سے
 خلد بین میں بیٹہ رہی جا کی متقی

نجد اہی خطا کہیں مشک جو ہم تری زلف چھینے نہ آریا

نہ لوعشق کا نام یہ کہتی ہو کیا جو سوئے تللی ہی ہمارا گلا

یہی ہم کہی جا بلین خدا کی قسم تمہیں نہ آریا تمہیں نہ آریا

تری ماتہ سے مہی جو شہید ہو مری روح کا عشق مرید ہوا

جو حیات رہا تو نہ چوڑی قدم جو موات تو طواف فراد کیا

تری شوق نے ہم کو جو خاک کیا تری فراق نے خاک سی پاک کیا

تری رنگ نے مجھ پہ کیا یہ کرم مجھی تری چمن کا عیار کیا

تری تیرد فک کے حوک تھی مجھی بڑی حسرت کچھ قفس نے مجھی

مجھی جوک گیا یہ غضب یہ ستم نہ اسیر کیا نہ شکار کیا

تجھی چاہا تو رنگ یہ مٹکی مجھی تری باغ کی خاک سی پاک ہو

مری تیرنی چمن کے حوس مہی جو جو تو عیار کو ابر بار کیا

نہ عدم کی جو جھکو سواری ملی کوئی تخت روان عمار کی

کے دو ستون مری ہو کی ہم مجھی دوشہ اپنی سواریا

تری حسن و جمال کے شیفہ مہی تری نور ازل فرشتہ مہی

تری عشق مہی ہو گئی کشتہ غم وہی کر گئی قول جو بار کیا

اس حب کے خدا و او شرف و ادب لگی دم آئی لبو سیر سی تو فریاد نہ کرنا

ہم نہ دیکھیں گے تری در سوا اور دوسرا

کون سی تجہا جہا نہیں پیرور

واہ وای جان جان کیا رعب کٹا کٹا آہن سکتا تھلڑی پاس دم بہر دو

نفس کا ترتیب لگا ہی ہی کیا باز فغان چادر لکڑا سوا بچا نہ بستر دوسرا

دولت و دیار کی خست نہ نہی زور بہ خبر سون تو ہم لیتی مقصد دوسرا

برمی تربت سے قید و کس کو کس محروم ایک کلنتہ اوٹھالی کلک چادر دوسرا

کیا ہی کوہ طور پر مونس کی مٹی حراب عشق کے امید رکھی خاک تیر دوسرا

دبدم صیاد و کلچیں کو طر ایمای خزان فیج اک بیل گوی لعلی لکڑا تیر دوسرا

خون ہو کر ہم ہی جابی دلیں شکیل اور لو فصد حب کھلتی نسج دیتی سن نشتر دوسرا

ایٹم اوکا تربت پر جو بڑ و دالتی خاک بوڑا نیلو ختم لیتا سکندر دوسرا

اوسنے لکھائی کہ محب فوج کر کیا سی بہر کئی او سر چری سچو کو تیر دوسرا

ایسے کنگو کو نہ تربت عافیت ملی روع فی جہا کخانہ بہر جا کر گوی درو دوسرا

جو مٹی جانا ہی جو دیوانہ شک استل سر شکنی کو ننگا دیتی ہن تیر دوسرا

کیا فروع حسن کی سر پرستی شمع کے سر ربیہ حب ہی بند کیا سر دوسرا

سے

مین نے اپنی سرشوریدہ گوشترا دالا
عاجری کی جو بلا قید او سے تھی منظور
کیا سرت اپنی پاکیزہ سی سحران الہ
باغین سہلی جو خوشبودی میرا سچ
فخر حبت میں وہ رستی میں اکیلا دست
غضب ازو کی طلب بدبختی بای
اپنی اہوئیں جگہ کنسے سن دی جھکو
لوٹنی دولت دینار کو دل جابای

حب دماغ اپنی خوشبودی مقرر سوا
در توبہ بہ نگہان مقرر سوا
واقف سایہ کی جسم مطہر سوا
کونسا کلی سی کہ وہ طابعت سوا
جو پڑا بھی جنس دنیا میں سیر سوا
کیا کون پاس مویا یار کا دفتر سوا
کون دل سی کہ جس دل میں ترا گھر سوا
اسم ہم پر تو روانہ کوئی لکھ سوا

ای شوق سوا یار کو خوشی کا

جانی دانو کی حق میں تو پیر سوا

ہوئی سے فراموش مری یاد نہ کرتا
عادی سن بلا قصد کہ دیوانہ تھکرتا
مشکل جو محبت میں پڑی سی کجی ابدل
کیا نظم ہی تری تھکا جھکا دی جو جھکو
ای یار مر دھکوا دھکوا تو او چاردا

بنوہ سوان تھارا محبی اردو نکرنا
زندہ میں انسن سیکلی سوا نہ کرنا
اطہار حسد نے ہم افتاد نہ کرنا
یہ دہان کی اسی ستم اچلا نکرنا
اب یون کے مظلوم کو رباؤ نکرنا

رجح

جہیم ہوا چٹا جو چلی جھجک خاک نالک
 تیار قصر عرش الہی جو ہو چکا
 پہلی کے فی خون کسیکا کیا نہ تھا
 ایجا و قتل کا تری شمشیر سے ہوا
 اوسنے خطا عافیت تو یہ معوی قبول
 بخشش معوی بری جو بین تقصیر ہوا
 ہر وقت ای شرف تو یہ لہلہ رہا
 اکاہ ہی نہ قفل نہ زنجیر سے ہوا

شبکو نظارہ دلوار فی سونی نہ دیا
 شا وئی طلوع بیدار فی سونی نہ دیا
 انکہ تربت میں لگی تھی کہ ہلدا شانہ
 نیند بھر کر ہی چھپی بارے سونی نہ دیا
 لوگ رویا کئی شبکو یہ کراہا ایسا
 ساری گھر کو تو ہی بیمار فی سونی نہ دیا
 توبہ توبہ کا وہ غل شبکو حجابا مہج
 بیکنا ہو نہ کہ نہ ہمارے سونی نہ دیا
 دور رہ کر میں تری قصر سے بہتر ہوا
 حسرت پہلوی دلوار نے سونی نہ دیا
 نیند تو یہ کے اور ہی غل خمر بیدار دلی
 مغز و ہکامہ بار بار نے سونی نہ دیا
 رستراحت کا کیا خوشی کل
 نالہ بلبل ٹھوڑے سونے نہ دیا
 اکئی بند جو غفلت کے چھپی تربت میں
 صورت نیکو کی شمشیر نے سونی نہ دیا
 چو کی دید کی حکایتی رہی زبا بارو
 وقت شجون تری تلوار نے سونی نہ دیا

خج

بیری صدقه میں ہم جس حد تک تیار
 نہ دیکھا اس بزرگ جانت و درجست کا
 جلی میں گرد و پیر نیکی و خوبی غنقا و نفا
 زمانہ میں جو حسن باری عالم فرسی کہ
 ہماری روح فی راہ و فامین ہوئی اولیٰ
 جسے جلوه دکھایا گواہ باہر سو کا حایہ
 کتب معلوم کس صفات نے جو کمال لکھایا ہی
 خداے داد یعنی گو گویا ہی خون حق
 چرا کہ رستی گر نہ میر صیادانی اولیٰ
 دکھا اسی حسن و اللہ رخنہ کی حکم تصویر
 ہیں یہی ناز ہی اوس رسم و لکھی کار بار کا
 تمنا میں مفقود انجیر ہوئی گئی ہے
 تراغم چویتی کو سنی ہی مینو پیرا ہی
 سنا ہی فصل مورا جلی تیار سونہ صی
 تبا و تو لبر کو کسطن ریا سو قابو میں

نہ اپنا دل ہی قابو میں تمہرا اختیار کیا
 تو اوس کل نہ مری اکتونکو کو بننا ہنگام
 علی میں باری کی شاید وتر تازی عباد رہا
 نقش میں ہوا فل رست پہلی سبقت رہا
 نہ اپنی گر کو گہر حایانہ چنانہ مراد رہا
 عروس کل کو سپر پس سبقتی ہی ہار رہا
 کہ برسوں ہو گئی سر اختیاط حل کار رہا
 خضوع ہم کر چاہا ہر سو فی قیلہ عبار رہا
 قفسی مرنی مرنی ہمے سر پیکار رہا
 موقع جبکہ صدقہ میں اوتر وادی ہار رہا
 بگو جالی جو بکڑی سنو جالی کا کار رہا
 قضا فی اللہ ہو کر کی تجوڑا یاد کار رہا
 فی ایشیا ہر جہا سنبالی ایسا رہا
 دکھا بنگی و تہا کسو قدر اپنی اقتدار رہا
 حل اکو لکھی کر لیتی سو کو بند اختیار رہا

گہرا کی تم اوہ جانی ملاقات نہوتی
 ای یا رجبی ہمیش جو تاخیر میں آتا
 موتا نہ مقابل کی مردان جوانی
 لشکر ہی جگر نکو جو زنجیر میں آتا
 سینہ سیر کی مری سہولتی نہ بہ شہرت
 قاتل کے جو میں عبرت شمشیر میں آتا
 کہتا ہی زمانہ کہ میں وہ خواب عدم میں
 بنام اجل علی مری تبصر میں آتا
 ہوتا ہی کلیجہ سے جو پار ای قدر انوار
 یہ توڑ کہانے طر تری تیر میں آتا
 سہ جاتی شبہ اپنی کشتی کی جو بزرگ
 حلد ہو بہر فی کو تصویر میں آتا
 قصہ تری شیوا یلکا باہر ہی بیانیہ
 سہم گر نہیں کنجائش تقریر میں آتا

صحرای تری فوج یہ تانی ہی شرو کو

یا شیر سی جگر اہوا زنجیر میں آتا

ارمان مرا تو نیسی صحرانہ نکالدا
 صحرای تری فوج یہ تانی ہی شرو کو
 صیاد کئی سہاکی ترا خون کیا خشک
 اک روز دلا سے سی مواد نہ نکالدا
 جو بانی نظارہ ہی اسکو نہ سزاوی
 انکس تو نکالین دل مضطر نہ نکالدا
 مشتاقوں نے تر یا نیکو سر دین بھی
 کیا بوجہ کیا تجہ تک کوئی اقلیم بقا
 منظور ہی تھا کہ افسیت میں رہیں
 قاتل نے جو دل سے مری اختر نہ نکالدا

۴ جان جان لہہ اپنی شربت دیداری اکی تر و احابی پر شہر محبہ بیمار کا
 ۴ نیچے کو بند کونی جلوگی میری ساتھ در جل جا بگا حیدم طالع بیدار کا
 ۴ ہر کی تیشوین غبار اپنی شہید ناز کا ای بریدو اسکون خان کبھی حصار کا
 کیا سین و سہکارا ہی لی تو تامل کیا مہ تر چو فیکلی قصبہ چوڑ تر تلوار کا
 خاک پاپ اگر چٹاوی حبیب دم نورانی دہ واپر شہر توڑ واپای کیا بیمار کا
 کو کین فتح نہ عوی شہر ای شہر فیکا کس مل سو جا بگا اسکو کاٹا کسہار کا

لوگ سچے ہیں انی ہن تم کتاؤں سے
 چار ناچار ای شرف کرتے ہیں کسنا چار کا

جشن ہمارے شہر کے انتہا ہی نہیں تھا بادر کی بلوس جانی میر جاتی نہیں تھا
 اونے کین حالت اہل خصل مریج کے کس بو کچھو بات کم ہی یا واپتی نہیں تھا
 محکوماری کیں کے موت اگنی ہی شام سے شبکو گہری بادر کی ماون سباتی نہیں تھا
 میں تر کمر مر گیا دیکھا نہ اونسی خواہک اوہیں شکر کو خیر برانی جیاتنی نہیں تھا
 کیا تاوان حال از دل کا بہشت ترے کماں دوس نہانہ میں فضا باد خدا تہی نہیں تھا
 وعدہ لی لہیا کہ کھلو امانہ محکوم شکر میں عالم ارواح میں حسین جاتھنا تہی نہیں تھا
 صرف تر نا خوشی سے جاکے دوسمین اپنی کیا کون جسد نبای کر عباتی نہیں تھا

پُر کا عواہی دل جو تھا ست پہ بارگے
 کشتن میں دیکھ میں اردن یا کمن کو کیا
 رخسار میں کہ بول کسٹم ہی کلاب کیا
 غنچہ نہ پیر کون تو کون میں دھنکو کیا
 ندہ دم اوچھنی کامیری کو عروج
 سلجھا رہی ہوزلف شکن در شکن کو کیا
 جب بارانی کیا نہ فرا کی غم غلط
 کہو ایک بابر کوی سر سبز و محن کو کیا
 مجھ کو تو ساتھ لائی گئی کوی بار میں
 فردوس میں ہی ریح توجہ مردہ کو کیا
 اکبات اوس سے سو کی حاصل مسیح کو
 بیونچی کا کوی بار کی غزنی کو کیا

کیا تمنی اپنی شکل شاہی ہر آنف

دستار سر کمان ہی کیا پیر میں کو کیا

تیری عالم کا بار کیا کہنا
 ہر طرف ہی بیکار کیا کہنا
 اف نہ کے درد پھر ضبط کیا
 ای دل بتوار کیا کہنا
 وعدہ وصل اوسے کون کیونکر
 میرا کیا اختیار کیا کہنا
 کیا ہی شہزنگیان دکھای ہیں
 میری باغ و بہار کیا کہنا
 کسے عاشقی میں اوسے حب کیا
 بولی بی اختیار کیا کہنا
 مہشت پر ہی لگو نکلی گرد رہی
 افین ای سہر کیا کہنا
 تیر جی نظروں سے کام کرتی ہو
 چشم بد دور یار کیا کہنا

مستغنی

تعجب آتا ہی رہے رکلی اور کئی حجر
 ہو اسی گود غریبان یہ ابرسایہ گلن
 یہ کیا ہی جسم میں چمکائیں جو دنیا ہی
 کہ حسن کو دیکھی کشتن جو بی الی
 عروس کل غنبتائیں کیا سن ستم
 امیدور کیا تہا حور صاف دیا
 کیا درودہ سج توجہ دلا سا ہی
 کی طرح نہیں ساتھ چوڑی میرا
 لہو کو جاٹ کی سوتا ہی تین فرم کیا
 کنا ہمار یہ اوسنی کیا گرم کیا
 تمہیں بناو کہ سوتا ہی اور ستم کیا
 بیٹ لپٹ کی اوسے سار کی اسم کیا
 ہوا مبارک رب ابر کا قدم کیا
 ہم اراج یارنی مجھ پر کیا ستم کیا
 خیر نہیں اوسن ہوتا ہی رنج و غم کیا
 شریک جان ہوئی سن غم و الم کیا

کیا بڑی ہی خط دی شرف جان ہی
 کہلانہ خاک کھالو سپہ تارم کیا

قصد ہی پہلی بل جانب صحر اپنا
 عشق ہی ہم جو بنائی کہ کیو کیا کام
 آہ ہم کرتے نہی زہی مار کی فصل و الو
 یونچتی کیا ہو جدا نہیں جو گوری کردی
 کوئی شاق را جلوہ نے دیکھا
 دیک کیا دیک ہی و کہلدا تا ہی حود اپنا
 جان اپنی سر دل اپنا ہی کلیہ اپنا
 دو دن با تہوں جگر نام تو اپنا
 تھو معلوم ہی رطل کہن کیا اپنا
 دیکو کیا کیجی مقصود ہوا اپنا

ہماری سامتی سے ترے میں اوٹہ جو گئے
 جگڑ موس لیا تلملہ کی دم نکلا
 چسکا دی کو رکنا ہولے سنی تو یہ کے
 نجات کے ہیں رائیں تباکی دم نکلا
 مسیح کی جو اجازت تھی غل صحت کو
 قضا جو تھی تو شفا ہو سو اکی دم نکلا
 درخت موکی طبیعت بکڑ گئے اپنی
 سنبالا لیکھی محبت پرش اکی دم نکلا
 شب جدا نہیں دل بہر کی جانفشانی
 کج رجی عجب ایذا اوٹھا کی دم نکلا
 بکڑ گئی تھی مری احتضار میں اگر
 وہ ہے روئے گئی تھی نہا کی دم نکلا

نچوڑتی تھی کس طرح روح لب کو
 شرف حب الکی دم میں کی دم نکلا

دھن میں تجھ میں جو ای کو چہ جان سوتا
 مغرت سوتی مجاور مراد خداں سوتا
 جان جان پر وہ سر اور نک کے نشان سوتا
 تیری خاتم جسے ملتی وہ سلیمان سوتا
 زخم دلے مری کیوں خون کی بونیریں شہین
 مسکرا کر کبھی غم نہیں گراں سوتا
 حرف شیرازہ جو سوتی رگ جان بلیسل
 پہر کھلتا کھانا مجموعہ پریشان سوتا
 دہوم اور جاتی چائیں مر جان باریلی
 نام سوتا دہن زخم جو خداں سوتا
 مفت محبوبس سوئی کو کی کوئین پو
 ابو سوتی اگر چاہے رکھان سوتا
 توڑتا دم جو بری ماتہ میں نہایتا
 قصد کہلتی تو خون اور فراوان سوتا

برونگو نو چکی صناید فی محبی چوڑا نہ اور مسکانہ میں مالای ایشیاں سوچا
 جہان سنا کہ وہ عیسائی فرودکش ہی گرا پڑا ادھار بیٹا میں نا تو ان سوچا
 کلوسے ملنی کی خواہش نہ پائی بلبلانی گیا جن سے جو صیاد باغبان سوچا
 نیم مٹی عشق کے مودور کی خراب سے محل میں دنگو دارات کو دکان سوچا
 کسکو گنج نشید انکا حوصلہ ہوا سبھی نکل گئی وقت امتحان سوچا

وہ ہر قدم پہ قیامت پہ کرتی ہیں
 نشان قبر طوفان محبت میں سوچا

فروغ حسرتی کا دلہنہ سوہنا تھا زہی شرف محبتی روشن ضمیر سوہنا تھا
 کلونگی مشکل ہی سمجھتی نہ انکے دیکھی بہار اتی ہی سچو اسیر سوہنا تھا
 سوہی میں دلہنیں ترکش مری کئی خا کوی جگر میں بھی پوشت تیر سوہنا تھا
 کسے شہید کی خاک اور کی زینت اور اگلے کللال لعل ہوا کیون عبیر سوہنا تھا
 تری گلی میں جو بیت ہمار دھن سوہنا اس اب کل کو میں کا خمیر سوہنا تھا
 پیہ وجہ چوہو میں شکو سی اور کئی جگر کی داغ کو بدر میر سوہنا تھا
 بیان میں کیا کون اب باز پرس کا ہوا جو مور کہ دارو گیر سوہنا تھا
 رما کی دھونی جو بیٹا ہوا فاکٹ پرتی اسے لکیر یہ محلو فقیر سوہنا تھا

صدای آبی پر ایل نه لن توانی که
 کس طرح جو پرده اولت دیا جان
 یہ القال ہو رہی تری نہ ملنی کا
 زمین شکاف جوئی تو میں سما جان
 شہید ناز کی ہر قدر وفرت کچھ
 برای دفن حیارہ جو کر بلا جان
 دکھائی شکل تو پر دیکھتی تماشام
 کلاب لاکھ جڑکتی اگر غش اجا جان
 نصیب حاکمی اراد کرتے حنیت میں
 ہیں جو کچھ شہیدانیں سدا جان
 نظریہ یار کی کرجاتی ہم ستم سوتا
 کہیں جو یوں تہ تیغ دگکا جان
 خطای عشق پہ آنا ستم نگر ظالم
 معاف کر تحمل نہت ہوا جان
 تمہیں بناو جو تم لے پتہ جان میں
 تو بوسہ کا ہی کو دیتی مرا فرجان

مری ہم آج ٹری رات ای شرف ائی

نہ ائی لگا جوہ آنا تو اتک ایا

سوا خود رفته نفس دیکھ کر اوس یار کا
 مان کا
 بھڑکی سرخی تو زندہ اور اور گیا جیسے
 مانی کا
 مچلی کٹی ہیں سہرہ ہی جہان میں لڑنی کا
 ہوا ہی بار کو شاید عرفانی حوائی کا
 ارادہ ہی حوائی ظالم ترا اید ارسانی کا
 تو بسم اللہ مکتوب ہی فراہی حافشی کا
 خوشے کیا خاک سوکتا ہی صد کل وہ نیکی کا
 بیان دم بہر سن رکتی ہر سازندگی کا
 غرض بہ چلتی ہر تلی جیوا ہی عالم جوانی کا
 دور و زہر ہر عمر انسان باغ عالم میں

زخمی مومن تو مہونی دو کھن بار سوز
 کیا بات رہی کما کر تلو در جو میں رو یا
 مومن مستعد وقت فرما دیجی سدا
 لی دو بینگی تکی کو ہی کسب جو میں رو یا
 محبون نے کیا جاو جنت اوشن کلاو
 بیجا ہوا صحران بیکار جو میں رو یا
 رحم ہی گیا اذکو کوادی مری بی
 زنا عین جلاکار اکبار جو میں رو یا
 کی غصہ ماری پراونستہ نظر سدا
 این اکبر نو کیا سو کر بار جو میں رو یا
 بیتابی و داری پر مری اوں رحم
 و کلا ہی دنیا محکو دیدار جو میں رو یا
 آرام و کرتے میں رلوانہ محبی ایل
 شہر شکی سو کر وہ بیدار جو میں رو یا

ای تہی عکس کل وہ کلا تہی شرف اوف کو

پراوٹگی وہ سو کر سبوار جو میں رو یا

تم موہیتای جان کوی تمسانہ سوا
 جسم ہی نور خدا جسم کا سایہ سوا
 کوی اسوار خدا کا کبی اٹھا سوا
 یا علی تم کسی بات کا پردانہ سوا
 سایہ تک جسم نفارست سویدا سوا
 نور کا جامہ پاکیرہ تہا میلانہ سوا
 زلف شیرنگ کا تری سے سویدا سوا
 کوی ایسا تہا زانی من حور سوا
 محبت جاتی رہی فرماو کی جان شیرین
 کوی ارمان ہی ناشادو کا پورا سوا
 تیری کشتو کی مالیش موی کل سویدا سوا
 خون بایس خاک سے کس کا سویدا سوا

محفل میں یار کی جو تڑپا ہو جاگی ہیں
 و پیر مری چیز کے نکل مریچ یار نے
 دکھلا تا ہی جو یار تلون مزا جیان
 جھپٹیں پڑی ہیں تپہ جو خون شہید کے
 کس سول کا و حنت لگا یا ہی یار نے
 اک دن حمل او سکود کہا یا تیار نی
 ہر دے حسرتوں کی ہم دل لوٹ جاگا
 چور و حیا و شرم کو آیتو میری پاس
 حمام میں نہا تا ہی جس دن وہ رنک
 پردانہ لوٹتی ہیں مزا اضطراب کا
 بیو تا ہی کس مریے کلیمہ کیا بکا
 رہتا ہیں زمانہ کو عشق القلاب کا
 کس طرحے رنگ اور اہی شباب کا
 مانکا ہی سنجینی کو قریہ کلاب کا
 اوندے رخ او سر ہوا اقباب کا
 موجود ہیں پڑکی کون ہر و شباب کا
 او ہوا و درمیانے پردہ حجاب کا
 بہتا ہی موج مار کی دریا کلاب کا

تم کہہ گئے اور آنگو سوئی تھی اوس کی بات
 یہ سچ مہر ای شرف کہ فسانہ ہی

نہیں ہی زندگلوں کا بہار سے پیدا
 صلاب کل سے کشیدہ سول خجل ہو کر
 کہاں قیام شباب اولطہ جوانی میں
 نہا ہی رہی گھاس عروس کل
 ہوا ہی پر توہ روی نگار سے پیدا
 وہ بوسوی عرق روی یار سے پیدا
 روال شمس نصف النہار سے پیدا
 جو ہی کلاب کے خوشبو بنار سے پیدا

کیجئے

بسا این کونسا صحرادر کو اوجرتان
 کہان رس چہستہ عنین ایشیان نہ را
 کہیں کا پر سن رگہا ہی سیک عالم
 بشرے موت ہی قلوب میں دل جان رہا
 حد کو تاک کے ترکش کے کئی خانے
 خدا کا ڈر ہی او سن کچھ کرمان نہ را
 مسجہ بو بخینی اوسدم حقیقت ای
 ہمارا حال ہے حب قابل بیان نہ را
 چکہا میں کیا تھی ہم چاشنی محبت کے
 جو چاہی وہ فراہمین ای زبان نہ را

قصص مای وہ ایشیائی ترقی

جہن کو مول کے نامہ ایشیان نہ را

کیون چون اسکو ہوا تہا کسے دیوانہ
 دل ہمارا کوئی محفل کے پردانو میں رہا
 دوت گاہی سلیمان تاجردیو زون
 کیا کہوں میرا کوز کن کن پرچو انو میں رہا
 بر ملا محشر میں گھوڑنکا جوگی بار
 میں سن کچھ جانتا ہوں تو دیوانہ رہا
 روز محشر میں کم تہا میر مر مچا ہی
 حشر و نشر انو میں تہا کرام سکا کہیں رہا
 وہ رزق دیر جب ہم سوچی نرم بار
 شمعین سیکل ہو چکیں تہا ہم پر رہا
 عشقبا زون میں مر چکا تہا ملجا ایکا
 دشت و خربت ہمارا خاک ہے چاہ
 حب الغت کا رہو نکاح ہر احسان
 نام ہی بارو مگھو لو گانہ دیر انو میں رہا
 بالکل اوسکو کر لیا اپنا جو سکا کہیں رہا

دور بنوا دھری خاک سے تربت دل کی پاس باروت کی کیا کام سی چکار کیا
ہی تو ای یا لہب قاتل عالم سیرا دلربا کی کیلنی نام ہی دل داری کا

ای شرف سہمی نفس خدا کا دم ہر
جو بک غفلت سے یہی کام سی چکار کیا

تیر نظر سی جید کی دل افکار ہی رہا ناسور پڑکی صورت سو فار ہی رہا
دینا سی ہی نرالی عدالت حسبنو کی فریاد جسے کی وہ نگار ہی رہا
سو دینو کی ستر کو نیدم نہ کم ہوئی ہر وقت گہرین یار کی بازار ہی رہا
نرکس جو اوس مسیح کی نظر لگے اچھی نہ پیر ہوئی اوس ہی ازار ہی رہا
کلزار میں ہمیشہ کئی سہمی جیسے صیاد و باغبان کو سد احار ہی رہا
آئی نہ دیکھنی میں ہی تصویر یار کے ایتھ دریا میں دیوار ہی رہا
سرمے طور کی سہمی نہ کچھ فائدہ ہوا اکتھونکو انتظار کا آرتر ہی رہا
مجنون فی میر داغ جگر سر پہ رکھ لیا یہ کل وہ ہی جو طرہ و شمار ہی رہا
کچھ ہی نہ محض و نکاد راند زبان چلے اک الس مجھے اوز حوتہا پار ہی رہا
یوں وہ میری قبر حرو کی سے دیکھ رہے شخص مر کی نہیں دیوار ہی رہا
ممکن نہ پیر ہوئی نفس گور سی جا جو اس میں سپس گیا وہ گرفتار ہی رہا

بہ تم بناو کہ او کا جواب کیا ہو گا

جب لہ نظر کی سوی گیسو نظر آیا کیا قبلہ نما ہی کہ جو سپر و نظر آیا
ایا جو تصور تو ترار و نظر آیا فی الفور محیی پیش نظر تو نظر آیا
سمجھا من اشارہ کاری انکھ سے انداز جب جو گری ہوتا ہوا اہو نظر آیا
اوس قابلِ عالم کوست حشر میں تہی بہر نہ محکومہ ملا کو نظر آیا
صورت عجب اس ائیہ دل نے دکھا متا ق تہی حکمے وہ پر و نظر آیا
کیا وید کی کرتی ہی سوس رنگ شہلا اکون نہ تری انکھ میں انسو نظر آیا
دیکھا جو تمہاری نگہ باز کا لیکا دل کو جو اولٹا ہی وہ حاد و نظر آیا
سروقت وہ موجود با باغ جہاں لیکن نہ کہ کو صفت لو نظر آیا
حسوت ہم ای یاد ترا دم لگی ہر نی قمری ہی دکھای دی نہ پا سو نظر آیا
۲ دینا کا لہو اب تو سفید ایسا ہوا ہی لالہ بی بزرگ کل شبو نظر آیا
۳ قاتل کو مری قتل سے روکا نہ کہے دن باؤنیہ گرتی ہوئی کیسو نظر آیا
انکھیں جو عطا کیں تو رہی حسرت ویدار پینای نبای تو محیی تو نظر آیا
تا حشر از روح کو سنسائی کا عالم تربت میں محبت کہ سو نظر آیا
ای یاد تری جسم کی اندری صفا اس صحت سی اوس صحت کا پہلو نظر آیا

روح نشی مری غالب اور الیٰ الٰہی

اج پیک اجل ایسا جی غافل سمجھا

بانی انکی اجازت خود دولت پر

باد نہاست اور سے مدار کا سائل سمجھا

بار و ملاجی و مدار کا جفت ادا

حق جو انبات کو سچا تو وہ مل سمجھا

کوی دنیا میں نہیں خوف زندہ سمجھا

جیسے دلجوی یہی کی اور سکون سمجھا

جو دوسوں کا تکیہ چتا جو پر غرور ادوس

حوادث اس نہ کہ نہ توای نہ کامل سمجھا

دھوڑتی دھوڑتی درباری کرم کوثری

لب کو تر نظر ادا تو سن ساحل سمجھا

خانہ سرہ کو کیا خوب کو بیبا

نارین توئی جو اپنا اینٹ پائل سمجھا

ای شرف حسن سر سے نرا تھا تکیہ

دل دیا او کو یہ سار کی قابل سمجھا

نواب گالہ میں عذاب کیا ہو گا

ہم دیکھ بندہ میں ہمیر عتاب کیا ہو گا

شمار کون کر کیا تمہاری تشو نہکا

یہ پیجاہ میں انکا حساب کیا ہو گا

شہید ناز کا خلوت نہو کا بوسیدہ

بلد بہشت کا حلا حزاب کیا ہو گا

کسین غبار جیمہ اوارہ کا نہ بیٹی کا

لبٹ کی رو جو رکھی سچا کیا ہو گا

مری حضور کا محبوب کی مایہی نفوت

اب اس بزرگی کی کیا خطا کیا ہو گا

بلد نہ جی پر وہ اولت سکھوت

وہ توجہ چشم میں انورے حجاب کیا ہو گا

شرف لطف حسنیو کی ہا پرین دیکھا

زمانہ شور قیامت سی جان اوہا
 مری نہ آنکہ کھلی اور اک جان اوہا
 چہی نہ حامی شہادت تمہاری کشتوں
 جان پرانہ دکانی بہ کار و اوہا
 نہ انی باپی خوش عمر ہر مری دل
 بیان دغو نکا پیرہ نہ جان اوہا
 محبی تو جہانک لیا مری سانی توئی
 حجاب اوٹکی سہی پردہ نہ جان اوہا
 شب حداب نہیں بسین سو گئی محکو
 فسانہ گوچرا لکھی داستان اوہا
 مزا غبار سہی اور کی سوا شریک اسمن
 کیا سی توئی جو چور زکشت قبا زونکو
 حدای ہر سین بگولہ کوی جان اوہا
 قفس سن اکی سیہ بلبل نے ابرو بکری
 نیم کھونکر اپنے ترانہ جان اوہا
 صغیف سو کی زمانہ کی شوگرین کہا تا
 کہ سرو قد بی تعظیم باغبان اوہا
 دل عزیز کو سرباد کر کی دم نکلا
 بدلہ سوا کہ سین دنیا سے نوجوان اوہا
 کہا جو بارے میں نے کہ خجہ بہ تر نام
 مٹا کی صاحب خانہ کو مسلمان اوہا
 قیامت ای سوا اتار حشر بلند
 چہرے کاشی طالع مری زبان اوہا
 عین سن ایا جو لیکر مرا قفس صا
 کتا ہکار و مکی لشکر کا وہ نشان اوہا
 طواف کل کسلی لکھی باغبان اوہا

جس میں تمنی نہ کیجنا تاکو کونین
 کیا ہی قتل بھی بلکہ قاتل نہ
 وصال صواب نہ دنیا تو نرم حسرت
 ہم کسے جلوہ گاہی روشنی مری
 کتا سکا رنوتی تو کوچ کر جاتے
 کلیم ایہ کیا بکلام ہو سکتی
 تری تلبش تہ بکواد ہی آنکلی
 چلی وہ حشر کی دن چاہ اس قہر
 ہم اونکو جا ہی دیتی تو سے لیتی
 تمہاری دید میں لوت ہی لوت دارو

لباس با عین کس کل کا بور دور نہ
 خدا گواہ ہی میرا کوئی قصور نہ
 سہارا دے جگر نہ چراغ طور نہ
 وہ کیا سا پیر عری نور کا طور نہ
 مقام منزل سے میں کہ عور نہ
 بدلا سو اچو میں حاضر حضور نہ
 ارم کا شوق نہ تھا اشتاق حور نہ
 کہ دم بخود ہی سراپیل شوش صورت
 بید ہوتے نہ ہم وہ اولے دور نہ
 جو ہا وہ حوم رہا تاکے سرور نہ

کہیں گے ابلی ملاک میں وہ تجھے
 حجاب شرم جسے آؤں غور نہ

ہم بن روزگار میں دیکھا
 کلونکو چاک کر بیان سبار میں دیکھا
 دل بڑا دل سبوار میں دیکھا
 جو عمر بیدارے اغوش یار میں دیکھا

اے اہل سوس کا دل جو کھلی کر کے
 اور اجین تک مع صبا شہرت ستانی کا
 پیار و عین صدا فراد کی تربت دلی
 ہماری خون کی جھین ترپنی میں چڑھ جائے
 شہیدان ادارے اور کس حوریں کی کھنکھن
 طہارت کیلئے تم آریز قوم سے قس و سونا
 بیانات تک کا دریا حور زلف بزم گس و سونا
 بیان تو مانتے اپنا چس ای کو کھنکھن
 کیسے انوسے سیریں ای تیورن و سونا
 جلو تم آب کو نرسے اپنا سیرن و سونا

کہی تو ای سرو درمائی حوریت خرم گنا

لحد سے تم ہی اوٹھ کر گدا لود کھنکھن و سونا

ضرورت کیب کا تحمل نہ ہو سکا
 محبوبے چاک پریدہ تحمل نہ ہو سکا
 افسوس کہ تج سے نہ مل نہ ہو سکا
 کیا کیا کیا جن کو شفقہ سبار نے
 ٹکڑی اور ای کل کی ہوا ہی سبار نے
 چراغ و سدا کی محبتی نیم جان کیا
 پیمان جگر میں رنگی جنکی وہ سج گئی
 قابو میں اپنی محبتے مراد نہ ہو سکا
 تباہ دل دریدہ کام نہا مشکل نہ ہو سکا
 آنا سا میرا کام ہی قابل نہ ہو سکا
 اک کل میں تیری زلف میں شامل نہ ہو سکا
 لیکن مری جگر کی مقابل نہ ہو سکا
 دو ٹکڑی تج سے بار مراد نہ ہو سکا
 جانبہ خدنگ ناز کا گھماں نہ ہو سکا

شرف کا رفق دل اونیر بر جو دل آیا
اور انہی جا کو ان جہنم میں نسل بنا

نہاں طرح کی ہی جان پر لیں
میرے دل لگی سنن پر لیں
قریب گھون ہم اپنے چہرے و
گلی میری اپنی جاوہر نکھ لیں
نیا مندے کیا بی نیازی کرتی ہو
جو غیر ای تو اوس سی غور کرتی
شہید خاص یہ لوگ نثر کا ہی ایل
چراگی ہاتھ رگ جان پہنچتے لیں
دعا کو ہاتھ میں اس شرط پر اوٹھتا ہوں
کروں جو عرض تو اسکو کر لیں
بیان کروں جو میں دروہگر محل
سب اپنی اپنی کلچہ پہ ہاتھ دے لیں
ازل سے سن پرستی کا ذوق ہی سکو
کوئی حسین ہو میں چاروں در لیں
وہ ہر کسے تہی میں نور طلوع کرتا ہو
لی اے رات کو دل بہر کی بار لیں
تلا ملی ہی اونہی کے سب اے تضاد
جو فصد لیں تو خون دل و جگر لیں
محل یار تک ایل خدا جو بوجھ ساد
جگہ قیام کو گرہ کی قرب لیں
کریکی اونہی صوفی مرقم وصیت
ہمارا سوئے نہ رکنا بنا کر لیں
خدا جو سلطنت حسن ہی جوانی میں
تو یار ہے غریبوں کی ہی خبر لیں

سدن ہماری گھر میں بی نقاب ہوگا
 بیت الشرمین مہمان کب اقباب ہوگا
 لیا ہوگا جو خزانہ کامل بر عتاب ہوگا
 زہر جو آب ہوگا وہ ہی کلاب ہوگا
 باقی ہی وصل کے شرب ذغذغہ ہی
 ترک کی ہماری دلو کو کیا اضطراب ہوگا
 دیکھیں گے جاکی حبس جلوہ عروس کل کا
 اپنی بھی سر پہ اور سد چتر عتاب ہوگا
 کیا نہ ہی کر سکی جو اس کی سر کے تین
 بولا میسر کی غنیمت خراب ہوگا
 آخری وصل کے شرب سے سری ماتہ اور
 کتکت سے شرم ہو کی کتبک چار ہوگا
 دل کیے تنکری پر سو جانے شیفہ ہی
 کیا شکل اس کی ہو کی کیا شباب ہوگا
 میرا نہ ذکر لانا اس کل سے اسی صبا
 تازک فریاد ہی وہ تجھ پر عتاب ہوگا
 بلبل کی ہلکی سرخچہ بسورتی ہیں
 صیا و اسی اوڑادی تھکو ثواب ہوگا
 بوزلف کی ہو اسی حبس حق میں
 نافہ سے ہر نہ سرکشوں مشکنا ہوگا
 خلقت خدا کی ایدل معلوم ہی ہوگی
 اگر فور اس جان میں وہ انقلاب ہوگا
 ہونا ہی کس میں تہی نہ خیر کر
 کیا میری دل سے بڑی بران کہا ہوگا
 عقبی ہی پاک کر دی وہاں نے میری
 ہو گا حساب ہو گا حساب ہوگا

حسنی کہا شرف کو تمہی ڈیوانہ نہیں

پیر کے جان نہ دیتا تو آہ کیا کرتا قفس سے اور بکھنی کی راہ کیا کرتا
 خدا کو دردِ حشر کا کو آہ کیا کرتا شکر و نسی میں بھی نگاہ کیا کرتا
 کیا تباہی سبیل امتحانِ قاتلِ نی طلب میں تیغِ دودم سی نہاہ کیا کرتا
 دمانِ زخمِ فی ثابِتِ مہرِ شہادت کی زبانی دیکھی گواہی کو آہ کیا کرتا
 سبِ باغ کو وہ سبزہ زنگ کتہا ہی حجب میں جاکی میں سیرِ نہاہ کیا کرتا
 تر اسی کام ہی ای یارِ گہرِ نہالینا برای دلین کوی اور راہ کیا کرتا
 امید وار کیا ہی خدا کی رحمت سے اب اس سے بڑھکی ساری کناہ کیا کرتا
 چراغِ کل نہ سمجھتا تو کیا سمجھتا میں حشر کی داغ پہ اور اشتباہ کیا کرتا
 خدا کی کہہ سی اوسے چکی دلاؤتی دوا ہی دیکھی ترا دادِ خواہ کیا کرتا
 حیرتِ ہزار کی مٹی یہ افش کی میں نے نگاہِ چپتی قاتل سی آہ کیا کرتا
 خدا ہی دیکھ رہا تھا سنا شبِ بحر بلبلا میں اور سبکو کو آہ کیا کرتا
 کلی کو کہنوٹ کی قاتلِ فی دجِ کُردا حشرِ مسوسِ یاسین فی آہ کیا کرتا
 تریِ ذوقِ میں تباہی ملتا یوسف کا خدا ہی جانی اوبل کر یہ چاہ کیا کرتا

ہمیشہ قفسِ دستارِ باوِ پیر رکھی
 حشر کی سامنی وہ کھلاہ کیا کرتا

ردوس مجھ پر تری کو چہ بین مرہن
 حلقہ ہی چل سو بہن دنیا کفن
 پانی ہی چڑھ کو انکی جات بہن یارو
 رویا ہی مری قبر بہ اک کو کرن
 ایٹنی قدرت کی مرقع میں اوتا را
 زینا ہو ایوسف کو سیا بہن
 کلاردو عالم میں نظیر او سکا نہیں
 معشوق ملا ہی بہن کل بہن
 حور فکی مرقع میں دکھا دی جھی کو
 زلف ایسی رخ ایسا کمر ایسی
 کلدستہ مری قبر بہ رکھ رکھی وہ بولی
 فروس میں ہی کوی نہیں چین
 مٹ ہو جو تہا کفن فروس جہاں
 ای سو طی ٹوٹی جڑا یا وطن
 جانام ہی ہی سنی ہو حشر میں ای قبر
 دہبانہ لگی رکھو بہا کفن
 کلرنگ جو ہی خاک نشید فکی تمہاری
 ہوتا نہیں خوشترنگ عبا چین
 نرملین محبت کی کسین کا سن رہا
 اس راہ میں لٹا ہی غریب الوطن
 تربت میں نہی ہر دم جھی اجا ہی بکلی
 کرتی ہی جھی یاد ترانچین
 نوخیزی مرنا ہی تحش کا ریا صنی
 کامل سن ہوتا ہی مشکل ہی من
 اتی ہی تری کنج شہد انسی بہ آواز
 کہت ایسی شیشکی نہ بڑا ہو کارل
 کہت ایسی شیشکی نہ بڑا ہو کارل

بوجہ بنانی سی رہا او سنسی کڑی
 کیا تمنی مٹ نہ ہی نکالا سنح البیا

